

پہلو پٹ

سرائیکیء چ لکھے ابنِ کلیم دے
دُؤ افسانے، چار لوک کہانیاں

پیر ہر

سرائیکیء چ لکھے ابنِ کلیم دے
ڈو افسانے، چار لوک کہانیاں

حکابطہ جملہ حقوق محفوظ ہیں!

کتاب نام	_____	”پھلیوٹ“ (سراییکی، نشر)
موضوع	_____	سراییکی، ج ڈو افسانے چار لوک کہانیاں
مصنف	_____	ابن کلیم حسن نظامی (موجد خطِ رعنا)
انتظام	_____	ادارہ فروغِ سراییکی پاکستان
کتابت	_____	حامد اقبال خان لنگاہ، آصف اقبال خان
بانہ پبلی	_____	محمد جمال محسن، محمد مختار علی، مبشر کلیم
ڈیکھ بھال	_____	سین حبیب فائق، ملک محمد عامر ڈوگر
نشر کرن آلے	_____	گل رعنا ادب سوسائٹی حسن پروانہ روڈ ملتان
چھاپہ خانہ	_____	کلیم آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان
پہلی اشاعت	_____	۲۳ مارچ ۱۹۹۶ء مطابق ۳ ذیقعدہ ۱۴۱۶ھ
مُل	_____	ستر روپے / ۷۰

منگواؤں ٹیکتے پتہ

کلیم پبلشرز حسن پروانہ روڈ ملتان پاکستان

فون 510545

تہذیب (فہرست)

اکھراں دے موتی _____ صفحہ نمبر —

۱ _____ ترے قطعے

۲ _____ "ہک رب دی سچی ذات ہے"

۳ _____ انتساب

۴ _____ ابنِ کلیم کا سچ (ڈاکٹر ارشد ملتانی)

۶ _____ بیٹھی سرانیکی زبان پڑھنے کا آسان کلید (مصنف کا اردو مضمون)

۹ _____ کچھ میڈیاں گالھیں (مصنف دا سرانیکی مضمون) —

۱۵ _____ پہلے قصے دی پہلی گالھ (شبیر حسن اختر) —

۱۷ _____ "گوئی" (پہلا افسانہ) —

۲۵ _____ ہک قطعہ

۲۶ _____ آجو کی کہانی دی سو بھ (سیٹ جیب فائق) —

۲۹ _____ "تڈے پٹاخے" (ڈو بھا افسانہ) —

۴۰ _____ سرانیکی ماء بولی دا ودھارا (ملک قادر بخش تھہیم)

۴۳ _____ "ہک ہئی ڈنڈن" — (پہلی لوک کہانی)

۵۴ _____ "ملکو دا پتر فلو" — (ڈو بھی لوک کہانی) —

- "اناراں بادشہزادی" (ترجمہ بھی لوک کہانی) — ۸۱
 "تقدیر دا لکھیا مٹدانیس" (چوتھی لوک کہانی) — ۹۹
 "ابن کلیم وڈا کاتب اے" (ملک محمد صفدر جھونگل) — ۱۱۰
 "عصر حاضر میں لوک کہانی کی بازیافت" (ندیم نیازی) — ۱۱۲
 مصنف کا تعارفی خاکہ (ترتیب حاجی شفیق اللہ خان) — ۱۱۶
-

سرائیکی زبان نال محبت کرن آلیاں کیتے

لوک کہانیاں قصیاں دی، اے پھلپوٹ جو کیتی ہم
 کارن تہاڈے ذوق دے، تیرھویں کتاب اے سیتی ہم
 ادارہ فروغ سرائیکی دے، ایس پلیٹ فارم توں
 ماء بولی دے ودھائے کیتے، میں اے بازی جیتی ہم

پاک

کوئی پاک نبی جیاں ہو سی سٹیں؟
اگوں جب رے تن کھڑوسی سٹیں،
اساں عاصیاں کیتے حشر دے ڈینہہ،
سو ہٹاں ساناو لضا من پوسی سٹیں!

روہ، روہی، تھل، دمان جیوے
لے پیر فرید دا، مان جیوے
کر عشق دی سو جھل دل دے وچ
وسیدب دا ہر جوان جیوے

جیکوں ماء بولی دا شعور تھئے
اوند اباطن نور و نور تھئے
وہ علم عرفان تے قدرت تھئی
سوہٹے رب کوں او منظور تھئے

(ابن کلیم حسن نظامی)

”ہک رب دی ذات سچی ہے“

(ابن کلیم احسن نظامی)

لوک کہانیاں ساڈیاں ہن
گوک سُنیندی راہندی ہے
چینویں ریل گاڈیاں ہن،
پرُتے وُسٹوں راہندی ہے
سمہ فنادی گھاٹاے
باقی ہکا ذات اے

کوہلی سستی پئی ھئی،
پاسے تاں ولیندی رہی
اٹھ سراندی رکھیا مَس
ساری رات پٹیندی رہی
نخریاں دی جو تکھی مئی
اچاں سراندی جھکی مئی

ہک مئی سیئں بادشاہ
رعایا کوں مرویندا ہا
لوٹے زمین دا، خیر خواہ
گھانڑیں وات ڈیندا ہا
جیڑھا ظلم کریندا ہے
وچ جہنم ویندا ہے

کہانی مئی کہان دی
گالھیں گپاں دی اے دھوڑ
بھید مونی در کھان دی
جگتے سمھو کوڑی کوڑ
دُنیا فانی کچھی ہے
ہک رب دی ذات سچی ہے

انتساب

میاں منصور کریم سیال

(سیکرٹری جنرل پاکستان سرائیکی پارٹی)

دے ناں

دکھانہ نظامی
ابن کیم حسن
۲۳
۹۶۶

ابنِ کلیم کا سچ

(ڈاکٹر ارشد ملتانی)

ابنِ کلیم صاحب کی شخصیت فنِ خطاطی کی دُنیا میں اب کسی رسمی تعارف کی محتاج نہیں ہے، اُن کا خطِ رعنا اہل فن سے بے پناہ خراجِ تحسین حاصل کر چکا ہے اور اس ایجادِ خط کی بدولت انہیں بین الاقوامی شہرت کا اعزاز میسر آ گیا ہے۔ کتابت کے فنِ شریف کی جنگِ کامیابی سے جیت کر اب وہ ادبِ شعر کے میدان میں سرگرم عمل ہو گئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس محاذ پر بھی اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے کامرانی سے ہمکنار ہونگے۔ ایک شاعر نے کہا تھا:۔

نالہ پابندِ نئے نہیں ہے

فریاد کی کوئی لے نہیں ہے

نالہ و فریاد اپنی ایک الگ پہچان اور آہنگ رکھتے ہیں، ابنِ کلیم کے سینے میں ایک درد مند دل دھڑکتا ہے۔ محبت اور پیار سے

لبریز دل، انہیں اپنے وطن سے محبت ہے، اپنی تہذیب، ثقافت اور زبان سے والہانہ پیلا ہے، اس محبت اور پیار کی نسبت سے جب انہیں کوئی دکھ محسوس ہوتا ہے تو وہ بے ساختہ فریاد کرتے ہیں اور وہ فریاد ان کی نظم و نثر کے ٹکڑوں میں ڈھل جاتی ہے اور یہی جگر کے ٹکڑے اس کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔ ان شہ پاروں میں سچ اور خلوص کی ایک دنیا آباد ہے، محبت کا سمندر موجزن ہے، اب آپ ہی بتائیں! پیار اور خلوص کے ان نازک اور تابدار آبگینوں کو ادب فن کے کسی کڑے معیار سے کس طرح زخمی کیا جاسکتا ہے اور کیسے ان کو ٹھیس پہنچائی جاسکتی ہے؟ پھر ادب فن کے معیار بھی کیا ہیں سوائے تکلفات کے، بس ابن کلیم ان تکلفات کو خاطر میں نہیں لائے۔ ان کا سچ تو ان کے فن میں موجود ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔

میٹھی سرائیکی زبان پڑھنے کا آسان کلید

(تخریر:- ابن کلیم حسن نظامی)

سرائیکی زبان پڑھنے کا شوق رکھنے والوں کے لئے کئی بنیادی قاعدے قبل ازیں تالیف ہو چکے ہیں جو مفید ثابت ہوتے کچھ لوگوں کے نزدیک شاید وہ الجھا دینے والا عمل بن گئے ہیں اسی لئے میں اس مختصر مضمون میں سرائیکی پڑھنے کا آسان کلید بتانا چاہتا ہوں، اس کو یاد کر لینے والا ہر وہ شخص جو اردو، پنجابی پڑھ سکتا ہو بہت جلد صحیح تلفظ میں سرائیکی پڑھ سکے گا،

صورت حال یہ ہے کہ اردو قواعد میں جتنے مفرد حروف یا مرکب الفاظ ہیں وہی تمام کے تمام سرائیکی میں بھی استعمال ہوتے ہیں کسی بھی زبان کا لہجہ اختیار کرنے کیلئے چند ضروری باتیں توجہ طلب ہوتی ہیں جو سرائیکی کیلئے بھی ہیں۔ "الف" سے لیکری "تک جتنے حروف اردو والے ہیں ان میں سے صرف پانچ حروف ایسے ہیں جنکو پڑھتے وقت زبان کو نرمی سے ڈھیل کر کے استعمال کرنا ہوتا ہے ان حروف کی نشانی یہ ہے کہ ان کے نیچے ایک اضافی نقطہ لگا ہوتا ہے جو کہ عمودی طور پر لکھا جاتا ہے، وہ یہ ہیں: "ب" "ج" "ڈ" "گ" اور پانچواں حرف "ن" جس کے اوپر ایک اضافی "ط" لگتا ہے "ٹ"، اوپر والے چار حروف کو تو نرم کر کے پڑھنا ہے جبکہ اس اضافی "ط" والے "ن" کو غٹہ شامل کر کے "ڑ" کی آواز میں پڑھنا ہے جیسے "چکھن"، "رووٹ"، "کھاوٹ"، "پیوٹ" والے لفظوں میں صوتی اثر

پیدا ہوتا ہے، سرائیکی تحریر پڑھنے کیلئے اس بنیادی کلمہ کو یاد کرنے کے بعد درج ذیل چند باتوں کا بھی خیال رکھئے کہ :- (ہمزہ) ء الف کے طور پر لکھا جاتا ہے مثلاً ءچ، ءچ "دونوں کا معنی ایک ہی ہے" بیچ، ءچ - ایک اور لفظ کیا گال ہے کے آخر میں پورا ہے، لکھنے کی بجائے اختصار سے کام لیتے ہوئے صرف "ھ" بھی لکھ دیا جاتا ہے کیونکہ اس ایک حرف کے نیچے زیر لگا دینے سے مدعائے کلام پورا ہو جاتا ہے۔ ایک اور لفظ اردو عبارت میں "تاکہ" کہے اس کی جگہ سرائیکی میں لفظ ہے "تاں جو"، اسی طرح لیکن "کی جگہ سرائیکی میں لفظ "پم" ہے۔ جبکہ "کی جگہ" "جڈاں جو" اور کیونکہ کا متبادل کیوں جو" ہے، مضمون میں ان الفاظ کا استعمال زیادہ تر ہوتا ہے لہذا پڑھنے والے ان لفظوں کی تکرار سے پریشان نہ ہوں، بلکہ ان کی ضرورت لفظی کو جان لیں۔

آئیے ایک یہ وضاحت بھی کرتے چلیں کہ بعض سرائیکی مفکرین نے سرائیکی لکھتے وقت مذکورہ حروف کے نیچے ایک کی بجائے دو اضافی نقطے لگانے کے عمل کو رواں دیا ہے مثلاً گپ اور بعض نے ان دو حروف "ڈ" اور گپ پر اس طرح اوپر کی طرف اضافی نقطہ لگایا ہے، یہ بھی درست ہے، مقصد محض وہی ہے کہ ان حروف کو ایک نشانی دیکر بتلایا جاتا ہے کہ ان مخصوص صوتی اثر والے سرائیکی لفظوں کو نرم زبانی سے ادا کیا جائے۔

سرائیکی زبان میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ عربی زبان کی طرح زبر، زیر، پیش کے فرق پر بعض لفظوں میں صیغہ اور بعض پر معنی تک بدل

جانتے اس کی مثال میں یہ چند لفظ دیکھئے :- "کُکڑ" بمعنی مرغ، اور "کُکڑ" مرغی بنتا ہے، "چھوہر" (لڑکا) "چھوہر" (لڑکی) اور آب دیکھئے، ان اعراب کے اوپر نیچے ہو جانے سے معنی کیسے بدلتا ہے :- ایک سرائیکی لفظ ہے "بُولی" (رگائے بھینس کا پہلا ناڑہ) اور اگر اسی "ب" پر پیش لگ جائے "بُولی" تو اس سے قمیص کا کف مراد ہے، "کھٹن" (بمعنی مسکرانے کے ہے) اور "کھٹن" دروازہ کھلنا، "پھٹن" (پھٹ جانا) "پھٹن" (ناراض ہونا) اور "پھٹن" (بھاگ جانا) مراد ہے، "کوڑ" (جھوٹ) اور "کوڑ" سے مراد کڑواہٹ ہے۔ ان مثالوں کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سرائیکی تحریر میں جو بھی زیر، زبیر، پیش لکھا گیا ہو اسے خصوصی توجہ دیکر پڑھنا لازم ہے تب صحیح لفظ ادا ہو پائے گا۔

ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ آپ نے اکثر اجاب کو یہ کہتے سنا ہوگا کہ سرائیکی میٹھی زبان ہے "حالانکہ اسمیں کوئی شکر (چینی) وغیرہ تو نہیں ڈالی گئی، اس ضمن میں یہ واضح کر دینا از بس ضروری ہے کہ ہم نے جن اضافی نقطوں والے حروف کا ذکر کیا ہے کہ ان کا صوتی اثر بدلنے کے لئے نرم خونی سے ادا کرنا ہوتا ہے اس بنا پر لفظوں کی زبان سے ادائیگی میں سختی ختم ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ سرائیکی بولنے میں مٹھاس سی پیدا ہو جاتی ہے تو نہ صرف یہ کہا جاتا ہے بلکہ ثابت ہو جاتا ہے کہ واقعی سرائیکی ایک میٹھی زبان ہے۔

کچھ میڈیاں گالھیں

(ابن کلیم احسن نظامی)

گزرے ہوئے وقتاں دے چنگے، بھاویں مندے ڈینہاں دی یاد
 دے بغیر مستقبل کوں کامیابی دے نال گزارنا وڈا اوکھا کم ہوندے۔ اسے
 انسان داما ماضی، یسے جیڑھا کئی کہانیاں تے یاداں کوں جٹھم ڈیندے
 ہیں سلنگے لوک قصے، کہانیاں ساڈے ماضی دا پکا حوالہ تے ساڈی
 تاریخ دانہ بھلا ڈیون آلا سبق تے چارن کمرن آلا ثبوت ہوندن، جتنی
 قدامت ساکوں لوک قصیاں دے حوالے نال زمانہ حال دی کندھ دے پاروں
 نظر آندی ہے اوندے اندر ساکوں آپنی صحیح ثقافت دا سٹھپ آپنے
 قدیمی وسیب دا ورتار تے تاریخی پس منظر سبھے نظر آندن، انہاں لوک
 کہانیاں وچ ہمت اتے جرأت، جستجو اتے کچھ پاگھنن دا سبق ملدے
 کتھائیں کتھائیں مافوق الفطرت گالھیں تے وت کئی ان ہووٹیاں دی
 جھلک وی ہوندی ہے جیڑھیاں جو بھانویں عملی زندگی، سچ نہیں ہوندیاں
 پر انسان دے خواباں اتے خیالاں وچ انہاں دا بھانور ضرور پوندے
 وت کئی وکھرے وکھرے روایتی قسم دے کردار وی لوک کہانیاں وچ
 کم کریندے نظر آندن جنہاں دا تعلق انسان دی گزرن آلی زندگی دے

نال ہوندے، بھانویں جواو مہالے دی حد تک کیوں نہ ہون۔ ہک
استعارے دے طور تے کہانی بیچ رنگ بھرن کیتے کئی کردار گھڑے دین
جیکرہ ایں نہ تھیوے تاں کہانی، کہانی نہیں راہندی زندگی دے دکھ درد
بیچ ہک عام نظر ن آلا واقعہ بن دیندی ہے۔ اتے انہاں گزریاں
گھڑیاں بیچ عام گالھیں توں ہٹواں تے ہک تصویری تاثر ڈیوٹ آلے
وقوعے کوں دی کہانی آکھیا گے، اتے لوک کہانیاں دی مقبولیت
ہر سٹن آلے کوں یاد تھی وینجی دی صلاحیت یا مذکور کرن دی ضرورت
محض ہیں گالھوں ہوندی ہے جو، انہاں دے بیچ اثر ہوندے۔

ثابت تھیا جو، لوک کہانیاں دارنگ اپناں نو یکلارنگ
انہاں بیچوں خاص طور تے سرائیکی لوک کہانیاں آپے اندر بہوں زیادہ
قدامت رکھدیاں ہن، واقعاتی غنائیت، اتے سپنس توں
دی پرم ہوندن، پڑھن آلے دی توجہ کوں بدھ گھن سرائیکی
لوک کہانیاں دا ہک وکھرا خاصہ ہوندے۔

اچو کے دور بیچ انسان بہوں مصروف تھی چکے، کماں دی بھرمار اتے
پریشانیاں دی کھیر بیچ کم تھیا ہو یا انسان چاہندے جو او کوئی ایہو جیں تحریر پڑھے
ہیندے نال تھوڑے وقت بیچ اوندے ذوق کوں تسلی تھی ونجے، و ت ایہے
مختصر اکھراوندے جذباتی، نفسیاتی اتے تفریحی تقاضیاں کوں پورا کر سگن، افسانہ
ہیں ضرورت دی پیداوار ہے۔

میں آپنی ایں کتاب بچ پہلے ڈو افسانے ڈتتن، انہاں دے بارے بچ اتنا
جان کدا ونجے جو اے کہانی دی ترقی یافتہ شکل ہن، بھانویں جو افسانے دلفظی
معنے وی، کوڑی گالھ اے، پر اے حقیقت ہے جو اے افسانے داتناں پٹیا
کوڑ بتوڑ دی بجائے سچ دی بنیاد اتے اُسار یا ویندے، اتے انسان دی حقیقی

زندگانی داسکاس ہے پیا۔ ہیں گالھوں عام اصطلاح بچ افسانہ اول مختصر
کہانی کول آکھیا ویندے چھیندے بچ زندگی دے کھیں یک پہلو وی پوری پوری
سکاسی کیتی گئی ہووے اتے منطقی انجام تے پہنچن دے باوجود وی قاری کیتے
کچھ سوچن دی گالھ اجن اگاں موجود ہووے، میڈے انہاں ڈو ہاں افسانیاں بچ
اے گالھ پوری بھیندی نظر آسی۔ بعد بچ ٹرے کہانیاں ہن انہاں لوک
کہانیاں دے بارے بچ اے ڈستی ونجاں جو ناول یا داستان بچ تاں کرداراں
دی بھرمار ہوندی ہے پر افسانے تے لوک کہانی بچ یک مرکزی کردار ہوندے ہے
اتے اوکھیں کہیں ایلے عام انسان توں ہٹ کے مافوق الفطرت کم وی کریندا
نظر آندے یا ایں سمجھ گھٹو جو کئی بٹاوتی تے خیالی کردار ہے تیں اوندے بھائی
وال نہیں بٹدے او تیں لوک کہانی اگاں تے نہیں ٹرسکدی۔

میڈی اے کتاب خاص ملتان سرایتیکی لہجے دی ترجمان ہے
سندھ پنجاب اتے سرایتیکی دیاں علاقائی زبانان تے تحقیق دی یک ۱۹۱۹ء راج
کلکتہ سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ انڈیا دی چھپی ہوئی کتاب لینگویسٹک سروے
آف انڈیا دے صفحہ ۳۱۲-۳۱۳ تے سرجی اے گرین نے سپریمین آف سندھی

اینڈ لہندا دے سرنامے نال اُوں ویلے دی جیڑھی ملتان لکھی ہے اُج ستر
سال گزرن دے باوجود اُوں ملتان دے سرائیکی لہجے چ کوئی فرق نہیں آیا تے
اینویں دی اندازہ لایا وُج سگیندے جو ہزاراں سالوں توں ایس بولی وُج کوئی
فرق نہیں پیا جیڑھی جو ایں دھرتی تے بولی ویندی پئی ہے، او مادری زبان دے
حوالے نال گھراں وُج تاں اُج وی بولی ویندی ہے پر۔ ارمان اے ہے جو ہن
کئی روایتی سرائیکی گھرانے آپٹی ایں مار بولی کوں بھلدے ویندن، آپنے گھر وُج
بالاں بچیاں نال آپٹی مادری زبان کوں بولنا خیر واکم ہے ایلو جاری رکھیا وُجٹا
چا ہیدا ہے، آپٹی جنگی اوقات اتے آپٹیاں چنگیاں یادوں کوں بھلا ڈیوٹ
وی بے وفائی ہے، اتے آپنے وُڈ وُڈیریاں، تے آپٹی نسل کوں بھلا ڈیوٹ آلی
طرحاں ہے، بلکہ ایں توں ودھ گالھ اے ہے جو آپٹی زبان تے روایتی ادب
توں بے غنولا تھیوٹ آپٹے وجود، تے آپٹی پہنچاں دی نفی کرن دے برابر ہے
ایں کتاب وُج میں ہیں اصل ملتان سرائیکی وُج لے کہاٹیاں
لکھیاں ہن۔ تے انہاں دی لکھائی اتے چھپائی کیتے ایں کتاب وُج بعض
گالھیں دا خاص خیال رکھیا گے، او اے ہے جو، بعضے لکھائیاں ایہو چیاں وی
ڈٹھن جنہاں وُج نقطے حرفاں توں آگڑ پیچھڑ لگے ہوندن، آساں آپڑیں ایں
کتاب وُج لفظاں تے نقطے وغیرہ صحیح سدھام تے لائے ہن،

جینویں جو اے گالھ وی بہوں اہم ہے جو عربی زبان آلی طرحاں
سرائیکی زبان وُج وی نہ براں، نہیراں اتے پیشاں لائوٹ ضروری ہوند ہے
نہیں تاں بعض لفظاں دے معنے بدل ویندن، تے وت او پڑھن آ لے جیڑھے

ایں بونی کوں نہیں جاڈے اُنہاں دی تاں گالھ دی ہٹی ہے خود سرائیکی بولن
آلے وی نہیں پڑھ سگدے ہیں گالھوں لکھائی، چ آساں ضروری زباناں نہیں
پیشاں آتے شوشے وغیرہ لاچھوڑے ہن آتے ہی گالھ ایسے ہے جو سرائیکی
ترکیب آلے اُنہاں مخصوص حرفاں آتے جتھاں داصوتی اثر بدلن کیتے جیڑھے
اضافی نقطے لائے ویندن اُنہاں کوں وی وڈی احتیاط نال لایا گے تاں جو۔
پڑھن آلیاں کوں اوکھ نہ تھیوے، ایندے علاوہ کتابت واضح، کھلی صلی
آتے جلی قلم نال کیتی گئی ایسے تاں جو سرائیکی نہ پڑھ سگن آلا وی ذرا جیہیں
کوشش نال پڑھ سگے، ایندے نال نال سرائیکی زبان دی صحت لفظی دا وی
خاص خیال رکھیا گے، میکوں یقین ہے سرائیکی پڑھن دے شوقین پختاں
سرائیکی کتاباں دی نسبت ایں کتاب دی لکھائی سوکھی پڑھسن۔

میڈی وڈی ماسی جی دریا چناب دے پار سنگر سرائی توں اگاں ہیٹ
عج رامندے ہن، میڈے نانا جی حکیم اللہ و سایا خان لنگاہ قلندر سی صاحب دی وڈی
دھی ہن تاں مانے اللہ ڈیوانی، فوت تھی گین، اللہ بخشے۔ اُنہاں دا وڈا پتر
میڈا ماسات جیکوں اوں ویلے آساں لالہ محمد حسین سببندے ہاسے۔ ایسے ڈوہیں
ساکوں اوں ویلے کہاٹیاں سببندے ہن جڈاں آساں نکے بال ہاسے، اوں چنگے
ویلے کوں یاد کریندے ہوتے ذہن دے کہیں خانے وچ لکیاں ہوئیاں ایسے
سرائیکی لوک کہاٹیاں میں ملانی سرائیکی زبان وچ لکھیاں ہن، جیڑھیاں جو،
بہوں سادے تے سوکھے اکھراں وچ ہن، امید ہے جو پڑھن آلیاں کوں
سواد آہی۔

سٹیں! سرائیکی دامتانی لہجہ وڈا سٹو کھاتے پڑھن چچ آسان ہے
ہیں سانگے میں آپنے سرائیکی بھرانواں کوں منت کریناں جو، ویلا کڈھتے
سرائیکی بولی کوں پڑھیا دی کرن، اتے آپنے سرائیکی قریبی سکیاں کوں
سرائیکی چ خط لکھیا کرن تاں جو، سرائیکی لکھن تے پڑھن ول توجہ تھیوے
تساں میڈے تے سوہنے اللہ نال وعدہ کرو جو، ایں گالھ تے ضرور عمل
کریسو، تاں جو، مار بولی سرائیکی وڈھے پھلے۔

بے ہمتی نہ ڈکھاؤ! آپنی بولی تے فخر کرو، تے اے جان گھنؤ
جو، اے سرائیکی بولی ہزاراں ورھیاں توں ایں دھرتی دے بزرگاں ولیاں
اتے علم و عمل آ لے لوکاں دی پسندیدہ زبان ہے۔

فرا سوچو تاں سہی! اے کتنی شرم دی گالھ اے ساڈے کیتے۔ جو، باہروں
آنوٹ آ لے تاں وڈے فخر نال باہرلی آپنی بولی بولیندن پر، آساں تل وطنی
تھی تے آپنی مار بولی کوں بولن کیتے اچھکدے راہندے ہیں۔ کوئی
پتہ لگدے جو، کت دی اچھک ہے؟، احساس کمتری دی؟

جے اے گالھ کئے نہیں تاں وٹ آج کو لوں امنّاں کر گھنؤ۔ جو
آج دے بعد سرائیکی بولیسوں، سرائیکی بکھسوں تے سرائیکی پڑھسوں
اللہ تعالیٰ ساڈے ایں نیک ارادے چ برکت پاوے۔ (آمین)

علم و فن دا مخلص خدمت گار:-

(پروفیسر) احسن نظامی، ۲۳ مارچ
۱۹۹۶ء

پہلے قصے دی پہلی گالہ

(شبیر حسن اختر)

ابن کلیم دے افسانیاں داسب توں زیادہ نشا بر پہاڑے ہے جو انہاں افسانیاں وچ وسید دے حقیقی عکس نظر دے سرایتیکی لوکاں دے ورت ورتائے، رسماں بریتاں ڈکھ سکھتے انہاں دے مزاج دے عکس او عکس جتھاں اچ روہی "تھل دمان" دی خشبو تے رنگ سبھے موجود ہن۔ تساں انہاں دے افسانیاں دے ایں مجموعے دی کہانی "گوپڑی" پڑھسوتے محسوس تھی ویسی جو سرایتیکی افسانہ ڈو جھیاں زبانوں دے افسانے توں وکھرا لے، "گوپڑی" داموضوع ایندے کردار، ایندا انداز بیان، ایندے کرد و پیش دیاں ساریاں جزئیات افسانوی نہیں حقیقی ہن خصوصاً موضوع دے اعتبار نال لے افسانہ سرایتیکی وسید دے تہذیبی ورثے دا امین لے۔

"گوپڑی" چیکوں آساں عام لفظیں وچ سراغ رساں آکھ سگدے ہن، ایں وسید دی ذہانت تے فہارت دا بہوں وڈا ثبوت لے جراثم دا سراغ لاؤن ہک خاص فن لے چیکوں اچ دے سائنسی وسائل نے عروج تے پچاڑتے، پر ساڈے گوپڑی، کھوجی تے پیرو آڈھی،

سُراغِ سانی دے نوں وسائل توں محروم ہووَن دے باوجود حقیقت دی
 کھوج لاوَن وچ مغربی دنیا دے سُراغِ سان ماہرین توں ہزار قدم اگوں ہن
 ساڈے گوپڑی کہیں چھوہیں جس دے ذریعے ایجھی سُراغِ سانی کریندن جو
 عقل دنگ تھی ویندی اے، ایس افسانے دے ترے گوپڑی، کھیلو، پھتو
 تے بشرانے چند منٹاں دے اندر نہ صرف اے کھوج لاگھدے جو چور دی
 جُتّی تلے دار، اوندی قمیض دھاری دار ہئی بلکہ اے وی ڈسا چھوڑے
 جو ناں وی اللہ یار اے، کھیلو پھتو تے بشرے دا اے کمال ہنرتے مہارت
 سرائیکی وسیب اچ نوں گالھ نہیں اے معجزے ساڈے وسیب اچ روز
 پھیندن تے ابنِ کلیم نے سرائیکی وسیب دے سُراغِ رساناں کوں ایس
 افسانے اچ کامیابی نال پیش کیتے۔ فنی اعتبار نال گوپڑی "افسانہ نگاری
 دے اعلیٰ معیار تے پورا اتر دے۔ کھیلو، پھتو تے بشرانے سفر نامے کوں بہوں
 سوہنے تے دلکش اسلوب اچ پیش کیتا گے، لفظیں تے محاوریں دی
 جُڑت وی افسانہ نگار دی صلاحیت دا پتہ ڈیندی اے۔ سرائیکی نثر
 اچ ایس طرح دے افسانے دا اضافہ بہوں نیک شگون اے۔
 میڈی دے اے جو ابنِ کلیم جہیں لکھاریں دی بدولت سرائیکی نثر
 ترقی دیاں منزل لاں طے کرے سی نئے ساڈا ادب منزل منزل عروج
 دی طرف مائل تھیسے۔

گوپری

(پہلا افسانہ)

ہک بندے دی چوری تھی گئی، دیہات دامعالمہ، تھانہ
چھری دا چکرتاں کوئے نہ ہا، اتے دیہاتاں وچ ہکو وسیلہ چور کوں بتاؤں دا
ہوند اے جو گوپری گوپڑ کریندن چور تئیں پجھدن۔

”گوپری ہک کردار ہے جینکوں پڑھیوں” سہتی تے کھوجی وی
آکھیا ویندے۔ اتے اے کہانی اصل وچ گوپری دی ہے۔

دیہاتاں وچ جیڑھیاں اچے اچے بیباں تے جھکیاں وانگوں تگنے
کوٹھے ہوندن انہاں کوں دریادے پیٹ آلے علاقے وچ ڈھوری آکھیا
ویندے، اتے جیڑھی ڈھوری توں چوری تھی اوندے نال ہک سیپی
سیاٹاں گوپری وی راہندا ہا۔ چوری کھیلو دی تھی تھی، کھیلو اٹھیا
اتے سانجھرے ویلے ہی پھتو گوپری دے گھر وچ اپڑیا اتے او کوں حال
خوبیلہ ڈنٹس۔ یار پھتو میڈی ساہ توں رات چوری تھی گئی ہے، توں
کوئی ترلہ لائوہ ہا، کوئی بان ماریں ہاتاں جو میڈا نسقان پورا تھی
پوے۔ ”کھیلو“ نے گالھ کوں ملبا کریندے ہوئے آکھیا: یار۔ پر توں
پرار سال وی میڈی چوری تھی تھی، تڈاں میں پرلی وستی وچ راہندا
ہم اتھاں کوئی گوپری بھرانہ ہا پیرڑی نہ تھی، چور میڈا مال پی گئے،
میڈا لکھ نہ رہیا، لگدے چینیوں چوراں میڈا گھر ڈیکھ گدے
میں کما کما تھکداں کئی شے بٹ پوندی اے تاں چور جھکا بھن ویندن۔
بھلا تھیوی ہن توں مہربانی چاکر میڈے کم کیتے دی ٹیم چاکر دھ۔

پھتو گویڑی نے دلا سہ ڈیندے ہوئے آکھیا! اوتے کھیلو آ!
 مونجھانہ تھی۔ میں تیدا ہمسایہ نمٹیں، ٹرداں، کوئی ترلہ لینداں تاں
 جو تیدا چوری تھیا مال لبھ پو وے۔

اتے وت کھیلو دے بیٹھے بیٹھے عی پھتو گویڑی نے اپنی
 گھوڑی کڈھی اُوکوں تیار کیتا، نہرہان شہرہان کیتس، ٹپ مارتے
 گھوڑی دی کندھتے چڑھ بیٹھاتے کھیلو دے چور کوں لبھن ٹر کھڑوتا
 ویندیں وگدیں، ویندے وگدیں اچن چیت اُوکوں اے قیاس آیا جو
 پرلی جھوک تے لمٹیں پاسوں میڈا یار بشیرا گویڑی وی تاں راہندے
 کیوں نہ اُوکوں وی میں آپنے نال گھن گھنناں ایں سوچ دے آندے
 عی کماندے کھیت عچوں لنگھدی نکلی کستی دے نال آ لے رستے
 تے تھی پیا۔ اتے تھولی دیر دے بعد او بشیر دی جھوک تے ونج
 کھڑوتا۔ ہک مار لیس! اندروں بشیرے نے ہلار اڈتا! بھلا،
 بھلا آیم آیم! بشیرا ہر آیتاں آپنے یار توں ٹکر پانی کھپس
 پھتو نے ولدا ڈمنا! یار ٹکر پانی دی طلب تاں کے نہیں لسی مستی
 پی گھنساں۔ پر یار! انون کینویں تھیا؟ بشیرے نے کھچیا! اُتوں
 پھتو گویڑی آکھیا! بشیرن یار! رات میڈے ہک ہمسائے کھیلو
 دی چوری تھی گئی اے چوردا کھرا چاتی وداں تے گویڑ کرینداں وداں
 اتھوں تئیں آیاں تاں سوچم جو آپنے یار کوں نال کیوں نہ رلا گھنناں!

گالھیں گپیاں مریدے ٹیم گنبدے پتہ نہ لگسی، تے گویرے وی چنگا تھیسے
 آخر ہک ہک ڈو یا رہاں ہوندن۔ بشیرا وی پھتو گویرے
 نال ٹرپیا۔ گھوڑی ہک تے سوار ڈو تھی گئے۔ اے ڈوہیں پیرو
 آڈھی کھیدوے چور دا پیرا ڈھدے ٹردے ٹردے اکوڑ تے ودھے
 جڈاں دریادی پھاٹ جھاگ کھڑوتے تاں بشیرے کوں خیال آیا جو
 وستی جیل توں لنگھدے تاں پئے ہیں اتھاں میڈا یار اتو گویرے
 وی تاں راہندے کیوں نہ او کوں وی نال رلا گھنوں! کیوں جو مثال
 مشہور اے ہک ہک ڈو یا رہاں، ترے ہک سو یا رہاں! اپہو
 سوچ کریندے اتو دے بوچے تے وچ کھڑوتے، پچھ پریت
 کتو نے تاں اتو دی سنواریں آکھیا جو او تاں پٹھے کپن گیا ہوئے
 بس آنوٹ آلائے، اتو دی سنواریں نے منجی پتھاری تے بدماناں
 کوں بلھایا، لستی پانی دا اہر کینٹس، تھولی دیر دے بعد اتو وی آگیا
 او بشیرے کوں ڈیکھ وڈا خوش تھیا، آنوٹ دا مطبل پچھیس، تاں گالھ
 مہار دا پتہ لگن تے نال ٹرپیا۔

آوستیں! گھوڑی ہک تے سوار ترے تھی گئے، ترے
 پیڑی کھرا ڈیدھے ڈیدھے اکاں تے ٹردے رہے۔ نماشیں دا
 ویلا تھی گیا پر کھرا آجاں اکاں توں اکاں۔ پر اندھارے
 عوج ہن کھرا وی تاں نظر نہ آندا، رات جو پئے گئی تھی۔ اتے وت۔

رات وی اندھاری، چانٹی رات ہوندی تاں گالھ بئی ہئی، تریہاں
 سوچیاں جو اگاں کہیں بھینٹریں تے رات دا جھٹ گزاروں، وت ساں بھرے
 اٹھدے دی چور دا پیرا ڈیکھسوں، حیران وڈے تھئے جو چور ملے سارے
 پینڈے دا ہے فجر توں شام تھیون کوں آگئی ہے تے اتوں رات بئی
 پوندی اے آجٹن چور دا پاند نہیں ملدا پیا۔ وت سیالی رات چرٹ
 پالا، اتے اے مکھتے، پر ویندے کھرے تے پئے ہن اورھاں
 پرھاں نہ ہٹے ہن۔!

تریہے گوپڑی گھوڑی توں لہہ تے ٹرے ٹرے ابادی کول آئے
 ڈٹھونے تاں اتھاں ہک زمیندار دی وڈی حویلی ہے۔ انہاں جیویں
 عری حویلی دو مہاڑ کیتا زمیندارے پالتو کتے زور زور دا بھونکن لگ پئے
 اتنے تئیں ہک کرندا آیا کتیاں کوں بھلیس اتے پچھ پریت دے بعد
 انہاں کوں زمیندارے دیرے تے گھن گیا۔ چاٹ سُنجان تھئی۔!
 حال حویلی کتو نے تاں زمیندار نے انہاں دی خدمت داری کیتی، منجی
 پتھاری، بھا بھینٹریں، روٹی ٹکی، بسترے سنوڑیں دی دھو دھا تھی
 گئی؛ ترے یاراں نے وڈے مزے تے بے غنولی دی نندر کیتی،

نال دی مسیت توں ملاں بانگ ڈتی ہلار اُسٹتے ہک
 جاگیا اوں نہیں پنہاں کوں بندوں پٹیا، پو پھٹن لگی تاں تیاری میاری
 کرن لگے اتنے تئیں ناشتہ ماشتہ آگیا۔ شکرانے دے ڈکار ڈیندے
 گھوڑی دی فکر کتو نے۔

رات جیڑھی کھولی بچ گھوڑی بدھی گئی ہئی ہے ڈیدھن تاں،
اُتھاں گھوڑی کے نہیں، حیران تے پریشان تھی گئے۔ زمیندار دے نوکراں
جڈاں اوکوں ڈسیا تاں اوچپ تھی گیا اینویں مہکا بکاتے پریشان تھی
کھڑوتا چینیویں گونگلوں توں مٹی لہندے ہوئے اپنے کمرندیاں کوں
آکھیس جو آج اوندے دیرے توں وی چوری تھی گئی ہے۔ اتے کھل
کرنیدے آکھیس "تے وت گھوڑی وی مداناں دی"۔ مونجھا تھیا
تے آکھن لگیا "گوڑی بھراو! میں بہوں شرمسار ہاں، تہا ڈالے
نسقان تاں چینیویں کیویں بھریساں پرے گوڑ ضرور کروسیاں جو
میڈے دیرے توں چوری کرن دی کوشت کیں کیتی اے" تے اُج
ول تساں اپنی گھوڑی دا چور گو لھو!

تہیہ گوڑیاں کوں "پرانی بھلتی تے آپڑیں پووی" آلا
گیڑپے گیا۔ اٹھے تے کھولی کولوں دنج کے اپنی گھوڑی دے چور دا
پیرا ڈیکھن لگے۔ ریتلے علاقے دی زمین ہئی پیرا صاف پیا ڈسدا ہا
کچھ دیر دی پڑھیول دے بعد آتے کھٹے تھئے تاں بشیرا گوڑی آکھن
لگیا زمیندار! میں ہک گالھ دا انت پاگدے۔ سبھناں نے پچھیا اوکیا
تاں بشیرے جواب دتا "ساڈی گھوڑی دا جیڑھا چور اے اوندی
جیتی تلے دارے"

وت اتو گوڑی بولیا "چے چور دی جیتی تلے داراے تاں
اوند چولاوی دھاری دارے"

ہن واری آئی تریجھے دی تاں آپنی گوڑے بعد پھتو آکھیا
بھراوو! "جے چور دی جٹی تلے دارے، تے چولا دھاری دارے تاں
جاٹ گھنوں جو چور داناں وی اللہ یارے۔"

آؤ سنیں! گوڑ پورا تھی گیا۔ زمیندار سُنیاتاں وڈا حیران
تے پریشان تھی گیا، جو اے تاں کئی وکھرے گوڑی ہن جو کھرا ڈیکھ
تے چور داناں تک بچھی کھڑن، اوں تھولی دیر سوچیا تے وت آکھیس
میدے وسیب، چ ہک اللہ یار تاں وسدا ہے، نوکراں کوں آکھیس
ونجو اوئے! اللہ یار کوں سداؤ!"

زمیندار دے نوکر اللہ یار دی بھینٹیں تے پُچھے تاں سدا
ماریونے۔ "اللہ یار! تیکوں زمیندار سیں سدا ویندا ہے۔"

اندروں ہک نینگر نکھٹا، آکھن لگیا "سیں اللہ یار میدا بھرا
ہے او تاں کے نہیں کھڑوتا کھا کرن گئے۔ میدا ناں خدا یار ہے۔ خیر ہے
کم کیا ہے؟" نوکراں نے ساری حال حقیقت کھول سٹائی تاں
او وڈا حیران تے پریشان تھیا، اتے آکھیس "اے کیہو جیں عجب
گوڑی ہن جو کھرا ڈیکھتے چور داناں تک بچھ ویندن، ہووے
تاں میں انہاں دا ہک بھلاندرہ تاں بھٹاں ہک امتحان چا گھٹاں!"
خدا یار نے زمیندار دے نوکراں کوں آکھیا! "ذرا اچھکو
میں توادے نال بھلداں۔ اوں اندرونج تے کئی گول گول شے چاتی

اُوکوں وڈے سارے ہک کپڑے ءچ چنگی طرحاں ولھڈٹ ڈتا چو پتہ
 نہ لک سکے وچ کیا ہے، اتے زمیندار دھر تر پیا۔ جڈاں زمیندارے
 دیر سے تے اپڑیا تاں سلام دوا دے بعد پھیس چو کپڑے گویڑی ہن
 چنہاں دی گھوڑی چوری تھی گئی ہے؟ تے وٹ آکھن لگیا سوہنے او
 اے کوئی گالھ نہیں جو تئساں ہک بشریف آدمی داناں گھن تے اُوکوں
 چور چا بناؤ! جے تئساں ایڈے وڈے گئی گویڑی ہوتاں اے ڈیکھو
 اے کھڑے تے کپڑے ءچ ولھٹی ہوئی ہک شے میں رکھدا پیاں جے
 ایکوں بچھ ڈکھاؤ تاں میں جاناں جو تئساں بہوں سیانے سوڈھے ہوا!
 زمیندار وی خدایار دی اے گالھ سُن تے چپ تھی گیا، دل دے وچ
 سوچیس، ”ڈیکھاں تاں سہی اے کیا تماشا تھیندے“ جے گویڑی ایکوں
 مجھ گھنن تاں منزے آلی گالھ اے۔ تے جے میں مجھ سگدے تاں
 کوڑے تھیں، وٹ میں آکھ سگساں جو تئساں فریبی تے کوڑے ہو“
 خدایار نے کپڑے ءچ ولھٹی اوئی شے منجی تے ادھ دے
 وچ رکھ ڈتی۔ تے پک واری وٹ انہاں کوں زچ کریندے ہوئے
 آکھیس ”گھنوسئیں ایکوں بچھو!“

پہلے بشیر گویڑی اٹھیا اوں ڈو واری منجی دے آسوں
 پاسوں بھوں تے کپڑے ءچ ولھٹی ہوئی شے دا جائزہ گھداتے کچھ
 دیر سوچ تے آکھن لگیا ”خدایارا! اے کئی گول ملول شے ہے“

وَت اَتو گویڑی اٹھیا، اوں دی کھٹڑی دے ڈو
چکر گھدے تاں اوں وڈے سارے کپڑے بچ لکے ہوئی شے
کوں آپنے تجربے تے دل دیاں اکھیں نال جائزہ گداتے آپنے
وجدان توں انگ سُنک گھندے ہوتے آکھن لگیا، "مار کہ سُنو
جو اے کئی گول مول شے ہے تے وِت ہے وی دانے دار"

اخیر بچ واری آئی پھتو گویڑی دی، اوں دی کھٹڑی
دے آسوں پاسوں ڈو ترے پھیرے لاتے آپنے تجربے تے ریاضت
دے نال بتا رہا تریندے ہوئے اے نتیجہ کڈھیا۔ تے آکھیں!
"بھراو وُسٹ گھنو، اتے خدا یار کوں سُنو بندے ہوئے
بولیا " اے شے وی گول گول ہے۔ اتے ہے وی دلے
دار، تاں ہے وی اے انار!"

جواب سُن تے خدا یار ہکا پکا تھی کھڑوتا تے زمیندار
کن منہ کرتے آکھن لگا۔ "سوہٹاں سیں اے گویڑی سچے
ہن، انہاں دا پیرا ستا سچا تے انہاں دا گویڑ کھیر دا دھوتا
سچا تے پکا ہے۔ ایں کپڑے بچ انار ہے، تے انہاں دی

گھوڑی دا چور وی اٹھیا ہے۔ آو تے کھول گھنو!"

گویڑی دا کردار سراسیمہ و سید دے دیہاتاں دا اُج وی
اہم کردار ہے۔ ہیں سانگے انہاں گویڑیاں توں بھلا چور کینویں

لُک یا بھیج سگدا یا۔ اُنہاں کوں بلگیا جیویں کھیلو دا چور وی تھیں
کہتائیں ہے پیا۔

زمیندار نے آپے را کھویں رستہ گیر کوں جڈاں ایڈی آسانی
دے نال سنو لدا ڈٹھاتاں پریشانی توں وسم گیا، بس چپ غرٹ
تے بچت بھتی کھڑوتا۔

مٹھڑی سرائیکی

سَرائیکی ماہ بولی نہ رولو
لکھو، بیڑھو، ایکوں بولو
مٹھڑی بولی عام کرو ہن
نفرت دے چا جند رے کھولو

(ابن کلیم حسن نظامی)

اچو کی کہانی دی سو بھ

حبیب فائق دہلوان

سرپرست ادارہ فروغ سرائیکی پاکستان

اچو کے دورِ چ کہانی لکھن یا افسانہ آکھن دا دیہار بدل گے
سیانی دی بھج دھڑک نے قدیم کہانی دی ویترومنڈ کوں تبدیل
کر چھوڑے۔ اینویں لگدے جو قدم قدم تے کہانیاں دے ڈھیر
لگے لاکھن، گلاطہ صرف نگاہ دی بھال دی ہے۔ پھیرھا دی
مہاندرا (بہرہ) سامنے آندے آندے اندر آ پئی و ساکھ موحب
کہانی موجود ہوندی اے۔ آج دی کہانی صرف بندیاں دے
دیہار دی محتاج نہیں۔ انسانی روٹیاں تے سجنایاں دی
تھوریت لگدی ہے۔

اصل کہانی دی بنیاد وی انسانی روٹیاں تے اُسردی
ہے، ہنٹاں اے گیڑوی پے گے جو ہک واقعے دے پچھوں
بہوں سارے روئے کم کریندے پئے ہوندن۔ انہاں وچوئل
چنگائی تے بُراتی کوں کینویں نکھیڑیا ونجے۔ ہنٹاں زندگی
دی تانی چ نیکی دا پیٹا کھٹ وٹیا نظر آندے، کہیں ویلھے

تاں اینویں لگدے جو تانی پھٹ گئی ہے۔ ول بڑ ساؤ۔ جو
کینویں کہانی دامنہ متھا پھٹ مو یا نہ ہو سی، چے کہانی کوڑتے
سچ دی لکھوں ماں کینویں لفظاں کوں ہتھ لاؤں، چے ہتھ
لیندے ہیں تاں او ہے پھٹوں ڈیندن۔ ہک کہانی دے کمی
رخ بھی سگدن، این افسانے دی کہانی وی ہک عام انسانی
رویتے دا اظہار ہے، پر ایندے اندر کتنے سارے انسانی رویے
کم کریندے نظر آندن۔ گالھ ایہا ہے جو پھاہتی داکیا پھٹکن
منصف دی مرضی ہے جو جیندے گل وچ پوری آوے او کوں
پھٹے لاڈیوے۔ "اندھیر نگر ی بے داد راجہ، ٹکے سیر گاجراں
تے ٹکے سیر کھاجہ"۔

ہر کہیں کوں آپنے علاوہ سب لوک بُرے لگدن۔ آپنے
عیب کہیں کوں نظر نی آندے، عیب کرن آلے تاں آپنے عیباں
کوں لکاوٹن دا املک خیال رکھدن۔ بھانویں جو پنہاں کوں وی
عیب ار کرنا پئے و نچے او ایندے توں وی نہیں چکدے۔
انہاں کو تریاں اکھیں آلے لوک سا کوں ہر قدم تے ملدن۔
جیڑھے جو بے ڈوہے لوکاں کوں ہم جوں مجرم بنا چھڑیندے
ہن۔ جیڑھی ڈاٹری اے انصاف دے ناں تے چلیندے ہن
ایہا ڈاٹری کل کوں انہاں دے گل تے وی پھر سگدی ہے۔

پیر انہاں کوں ایندی خبر فی ہوندی۔

”بڈے پٹاخے“ آلی ایس کہانی وچ نصیحت
تے سبق آموز گالھیں دی نال نال ٹوریاں گئیں، جیڑھیاں کہانی
دے نال نال ٹردیاں راہندن۔ بھانویں جو انہاں دا کہانی نال
کوئی سانگا بندے یا نہیں بند اپر لکھاری نے طریقے نال کجھ چنگیاں
گالھیں پڑھن آلیاں کوں بڈسن دی کوشت کیتی ہے، ول دی
ایندے اندر جیڑھے روئے کم کریندے نظر آندے پن انہاں
دے بلے کہانی کار آپنی رائے دی بڈیندے نال نال چنگاتیاں
دی گل کتھ دی کریندا راہندن۔ کہانی کوں چھڑوا گائیں
تھیون بڈیندا۔ ایہا ایس کہانی وچ نو یکی گالھ نظر آندی اے

تہڈے پٹاخے

(ڈو جھا افسانہ)

چوڈاں شعبان دا ڈینہہ گزار کے جیڑھی پندرھویں دی رات آندی ہے،
اوکوں شب برات آدھن، ایس رات کوں ہال بلونگرے آپنے آپنے مکاناں
دیاں چھتاں تے چڑھ کے کندھیاں تے پناریاں اتے ڈیوے رکھ کے ہلیندے
ہن جیکوں چراغاں وی آکھیا ویندے، یا، ول خنکا ہواں تے بٹن آلے نکے
نکے مٹی دے ڈیوے جنہاں وچ سرہیوں دا، دھاٹیاں دا یا چنبیلی دا تیل
پاتا ویندے اتے مٹی دے ایس گول ڈیوے دے ہک پاسوں بنی ہوئی چُنج
دے وچ کپاہ دی وٹ بٹا کے رکھی ویندی ہے اتے ہن کوں تیلی لا کے کندھ
اتے قطار وانگوں رکھ ڈتا ویندے تاں ڈاڈھی روشنی تھیندی ہے، لے ڈیوے
موم بٹی توں زیادہ دیر بدلے وی ہن اتے ہوا دے ہول لے نال وسمندے
وی نہیں، بلکہ ڈیوے دی لاٹ ہوا نال لہراندی ہے تاں وڈا سوہٹاں منظر
بن ویندا ہے۔ ہن سانگے ایکوں ڈیوالی وی آکھیا ویندے، پر ہن تاں
بجلی عام تام ہے آج کل دیہاتاں وچ جتھاں بجلی کے نہیں اے ڈیوالی یا
چراغاں ہن وی تھیندے، پر شہراں وچ بجلی آلیاں چھوٹیاں مرحپاں
دیاں رنگ برنگیاں لڑیاں گھراں تے وڈیاں عمارتاں دے چھپروں لاتے
چانٹ اتے سُٹھپ کیتا ویندے، ول نال نال شبرات دے موقعے تے
پٹاخے و جاوٹاں بالوں اتے نینگراں دی ہک کھیڈ بن گئی ہے بلکہ ہن
تاں بالیں دے بہانے وڈے وڈے چھوڑتے کئی پڈھڑے وی ایس پٹاخے

بازی دی شوں شرک داشتونق پورا کریدن، اتے ایس رات کوں ہر پاسے
 برود دی بدبو اتے دھویں نے ہک عذاب کھنڈایا ہو یا ہوندے، موٹراں
 کھاڈیاں داشتور، انہاں دا گندا دھواں شیت چودھار دے ماحول کوں گندا
 کرن، چ کوئی کسر نہیں چھڑیندا جو ایس برود دی بدبو اتے دھویں دی لوڑ
 وی پوندی ہے۔ پہلے تاں ہال بلو نگرے وی ایس گند خانے، چ لوڑے
 پیے ہن، پر آج کل دے وڈے وڈے چھوکرے انہاں ہالاں توں وی کوں
 نکل گئے ہن۔ آکھیاں تاں اے ویندے جو ہال وی ایس ملک اسوجھلا اتے
 چمکدا ہو یا مستقبل ہن پر عملاً انہاں دے ہن روشن مستقبل کوں اندھاریاں
 دے وچ روٹن دے پورے پورے جتن کیتے ویندے پئیں، ایس گالھ دا ذمہ دار
 کوں اے؟ جیڑھے ویلے ہالیاں دیاں مٹھیاں حرکتاں اتے شطانیہاں دے وچ
 وڈے وی رل کھردن تاں بھلاوت ہالاں دا کیا قصور اے،

آج حال اے ہے جو چھوٹے، وڈیاں دے رگ رگ وچ تماش
 بینی اتے بد عملی حلول کر گئی اے۔ ایہو جہیں معاملے جگ تے سامنے آندے
 پین جو ڈیکھن آلیاں کوں حیرانی بھیندی اے، تے بندہ ایس سوچ وچ پئے
 ویندے جو ساڈیاں آنوٹ آلیاں نسلاں دا پتہ نہیں کیا بٹھی، بس اندھی
 مالک نظر دے، آدھن کرے مچھاں آلا تے پکڑیا ونجے ڈاڑھی آلا
 ایس پرائی مثال کوں چاڈ بکھوں تاں پتہ ایس لگدے جو وڈے وڈے
 پٹاخے سازاں کوں کوئی نہیں پکڑیندا جیڑھے جو خطرناک برود نال خوفناک
 دھماکے کرن آ لے گو لے بنیدن اتے دینا بھرے پٹاخے بازاء کوں

توں
مقابلیاں واپس واپس دینے لے وڈے پٹاخے باز شیت این وجہ نال ہر الزام
چھٹ ویندن جو اے تاں پٹاخہ سازی صنعت دے تخلیق کار ہن پے۔ اے
اے وڈے جیڑھے ویلے دُنیا دے پٹاخے باز اں کوں چیلنج کر کے چھٹ ویندن
تاں وِت اخباراں تے رسالیاں وچ اشتہار دیندن اے دھماکہ خیز مواد تھوکتے
پرچون وچیندن، اُنہاں اے ساڈے ملک تے شہر دے حاکماں واکوئی زور
نہیں چلدا، ایہو جیہاں دے رکتے کوئی بدھ بلبھاوانیں تھی سگدا جو اُنہاں دوزخ
دی بھا بٹاؤن والیاں واکوئی کوٹھپیا ونجے اے اُنہاں تے کسی قانون دی پکڑ
آے۔ جیکر کسی نکتے ہال وِت کئی ڈہ بارھاراں سال دے چھوہروڈے وڈے
پٹلخے باز دی ڈیکھا ڈیکھی اے شونق پورا کریندن تاں پولس دے ہتھے چڑھ
ویندن اخیر سنا دے حق دار دی تھی کھڑدن۔ پر سنا ڈیوٹ آلیاں کوں وی
چاہیدا اے جو چھوٹے ہالاں کوں ایہو جیہیں نرم سنا ڈیوٹ تاں جو اُنہاں کوں
تنبیہ تھیوے، ناں کہ نابالغ ہالاں کوں سختی دے نال اینجھیں سنا ڈیوٹی ونجے
جو اُنہاں مستقبل سبھ تباہ تھی تے رہ ونجے اے مجرم دی سختی اُنہاں دی گچی
وچ لٹکا کے اُنہاں کوں ہک سنا یافتہ مجرم دی شکل وچ این معاشرے تے وسیب
دے سامنے پیش کر ڈتا ونجے۔

گالھ پئی بھیندی تھی پندھراں شعبان دی تاں ہیں شام کوں ساڈا
ہک تھانے دے سامنے گزر تھیا، چہندے نال اے کہانی وابستہ ہے۔ دیہویں صدی
دے این نام نہاد ترقی یافتہ تھانے دی ذرا انفرادیت ڈیکھوئیں۔! نویں
زمانے دے این تھانے کوں ہک مارکیٹ دی طرحاں عمارت وچ قائم کیتا گیا تھی

انہاں ءچوں کجھ دکاناں کوں دفتر کیتے اتے کجھ زیادہ دکاناں کوں حوالات دے
 طور تے استعمال کیتا دینا پیا ہائی، یعنی ڈوجھے لفظاں ءچ پلس تے مجرماں دی
 مارکیٹ ہئی کہیں وی صورت ءچ تھانہ نہ لگدا ہا۔ موت دی سنرا پاؤن آلے
 خطرناک مجرماں کوں وی چیرھی چکی ءچ رکھیا دیندے اُتھاں وی کم از کم ہوا
 پانی اتے روشنی دا بندوبست ضرور ہوندا ہے پر ایں تھانے دی دکاناں نما
 حوالات ءچ نہ دیوار ءچ کوئی سوراخ ہئی تے نہ کوئی رُونِ دَر، روشنی اتے حیاتی
 دی رُمق توں مُبرّا ابہہ حوالات جتھاں انسانیت کُش نظارہ پیش تھیندا پیا ہے او
 انساناں دی بھلائی کیتے کم کرن آیاں تنظیمماں کیتے ہک سوچ اتے فکر دا لمحہ ہے۔
 تھانے دا اے نواں نکور نظام ڈیکھتے ساڈیاں اکھیں کھلیاں دیاں کھلیاں رہ گیاں
 اے تاں ہئی ایں تھانے دا ہک باہر لا نظارہ !، تے آوہن ذرا ایں ویہویں
 صدی دے ایں تھانے دے اندر دا حال وی سُن گھنو چیرھا جو زیادہ حیران کر ڈیون آلا
 ہے۔

ایں تھانے وِچ قوم دے چند نو نہالاں کوں پٹاخے ویچن دے جرم ءچ پکڑ
 کے حراست ءچ رکھیا گیا ہئی انہاں ءچوں ہک بینگر ہوں ڈینہہ ایف اے دا پرچہ
 جُڑے تے آیا ہئی، اتے وُت آنوٹ آ لے ڈیہاٹے وی اوند پرچہ ہئی، اے بیچارہ
 پٹاخے ویچن دے الزام ءچ پکڑیا پیا ہئی جیندا ناں ارشد ہئی۔ ایں بال دے
 پیو، چاچا وی مافی تلافی کیتے تھانے ءچ آئے کھڑے ہن۔ اتے تھانیدار کوں
 منت سماجت کریندے کھڑے ہن تے آدھے کھڑے ہن تھانیدار صاحب! اے
 بتکا بال ہے، نا سمجھ ہے تساں ایکوں دُر کا دُر کاٹے کے یا ڈو چاٹاں لا کے چھوڑ ڈیو

اساں پارت ڈیندے ہیں جو اے اگتاں تے ایہو جیں غلطی نہ کرے سی، اساں
 ایندی جارتے معافی منگدے اتے ہتھ جڑ پندے ہیں، مہربانی کر کے ایکو
 چھوڑ ڈیو جو کل وی ایندا امتحان ہے، جے تستاں آج ایکو نہ چھوڑیا تاں
 کل اے پرچہ کینویں ڈیسی، ایویں تاں ایندا تعلیمی سال بکل ویسی تے اے فیل
 ہتی ویسی،

اؤں چھوہر دے وارثاں دی گلہ و ات اچاں تھیندی پئی ہئی جو اوتوں
 ڈو صحافی بھراوی تھائے، آگے انہاں ایں نینگر طالب علم کوں جڈاں
 ڈٹھاتاں تھانڈار کوں اکھن لگے جو سیں ایں ہال دی پہلی غلطی جان کے ایکو
 مافی چاڈیو، معاملے کوں رفع دفع کرن اتے اؤں ہال دی جان چھڑاؤں کیتے
 ہر اخلاقی حربہ کیتا گیا، پر اینویں لگدا ہا جو انہاں صحافیاں توں جان چھڑاؤں
 کیتے ہک حوالدار نے ساڈے سامنے تھانڈار کوں آتے ڈسیا جو صحافی بھراویں
 جیندا آکھے اساں اؤں نینگر کوں چھوڑ ڈتے، اساں پرت تے ڈٹھاتاں واقعی
 و ہال تے اوندے وارث پہلے آلی جارتے موجود نہ ہن۔

و ت تھولی دیر بعد پتہ اے لگیا جو حوالدار نے آکے جیکوں چھوڑن دی
 ماڈے سامنے کال کیتی ہئی اوتاں باقاعدہ ہک پٹا خہ فروش دکاندار ہاتے اوندی
 سفارش کیتے ہک پے پولیس افسر دافون آیا ہا۔ اتے او نینگر پتہ نہیں کن ہا؟
 تھولی دیر تیں چھو کر دے وارثاں نے ایں تازہ صورت حال توں آکے اکاہ کیتا
 نے ڈسیا جو ساڈے ہال کوں تاں تہاڈے کارندیاں نے نہیں چھوڑیا بلکہ کہیں
 اے کوں چھوڑے، اتے ساڈے ہال کوں تاں حوالا تے چ بند کر ڈتا گے۔

انہاں دی ایں گالھ دے جواب وچ تھا نیدار نے وڈا شور مچاتے آکھیا، "میاں
لڑکے کوں حوالات وچ ایں گالھوں ڈھک ڈتا گے جو اوندے خلاف پرچہ درج
تھی چکیا ہا چٹھا جو روزنامے دی چٹھا ڈتا گے، "وَت تھا نیداروں بال دے
وارثاں کوں پھدو بناوٹ لگیا اتے آکھیس، "میں تاں سمجھیا ہا جیکوں چھوڑ ڈتا
گے اوٹھا ڈا بال تھی؟" حالانکہ اوہک وڈا بندہ کوئی بال نہ ہا جیکوں چھوڑ یا گیا
ہا۔ اتنے تیں تھا نیدار اٹھ کتے کہیں پاسے چلا گیا۔ اوندے ونجھن دے بعد
نینگر دے وارثاں نے ہک واری ول حوالدار تے محرتہ دی منت سماجت کر نیدے
ہوئے آکھیا۔ "سیں ساڈے بال کوں چھوڑ ڈیو،" انہاں دالے آکھن ہا جو
ہک ظالم پولیس اہلکار بولیا۔ "بھائی! اساں کیا کروں ساکوں تاں وڈے افسر
نے اے تھانہ کینسل کر ڈیوٹ دی دھمکی ڈے رکھی اے، اساں کاروائی تاں
آخر پانورٹیں سے تاں جو ساڈا اے تھانہ بحال راہوے، اصل وچ اساں وڈے
نرم دل ہیں، ہن تیں مجرماں دے خلاف کاروائی کرن دی بجائے انہاں کوں
چھڑیندے آئے ہیں، تڈا ہوں تھانہ ختم تھیوٹ دا خطرہ پئے گے پر ہن اینویں نہ
تھیوٹ ڈیسوں۔"

اساں پولیس آ لے دے اے ڈائلاگ سُن کے وڈے حیران تھی گپو سے
جو اے کہو جیئ سوچ ہے اتے کہو جہاں عمل ہے جو تعلیم حاصل کرن آ لے ہک
جوان دا مستقبل تباہ تھی ونجھن دا کوئی غم نہیں ہے فکر ہے تاں تھلے کوں
بچاؤن دا، اے سچ ہے جو خوف خدا ناں دی کوئی شے ہن کے نہیں رہ گئی؟
آپنے ذاتی فائدیاں دے بچاؤن کیے نوں پود کوں ان کیے گناہاں دی سزا
ڈیوٹ تے لک پدھ کھدے سے۔

جے اَساں پیو مارا ہیں تاں ساکوں خیال رکھنا چاہیدا ہے جو اتنے زیادہ
پیسے شہرات دے موقعے تے آپنے ہالاں کوں نہ ڈیوں، جیندے نال پٹاخے
گھن تے انہاں کوں ویچن دا شغل بناوٹ لگ ونجن، اتے پڑھن پڑھاؤن توں
دھیان ہٹ ونجنے، بلکہ ساکوں آپنی نوں پود کوں ایہہ سمجھا ڈیو تاں چاہیدا ہے
جو پندھراں شعبان دی رات وڈی عبادت و ریاضت دی رات ہے، نیکی اتے
پاکیزگی آلے پاسے آپنے آپ کوں مائل کر ڈیوٹاں آلی رات ہے، شب بہرات دا تاں
مطلب دی ایہو ہے جو اے یکتا انسانیت دے کیتے رب سائیں دی درگاہ و چوں
انعام اتے اکرام نال پرہ کر ڈیوٹاں آلی رات ہے، ایں رات کوں یکے معتبر فرشتیاں
ڈتے آنوٹاں آلے سائے سال کیتے ڈیوٹیاں لاڈتیاں دیندن، ہیں رات کوں دی
عزرائیل علیہ السلام دے سپرد او فہرست کر ڈتی ویندی ہے جیندے وچ آنوٹاں آلے
سال وچ انہاں سائے لوکاں دے ناں درج ہوندن جنہاں دی روح عزرائیل
نے قبض کرنی ہوندی اے، اتے ایں کلبوت وچ روح نکل ونجن دے بعد بندہ
مروندے، موت، حیات، رزق، صحت، بیماری دی تقسیم دے آلے سائے
پر و گرام ترتیب ڈتے ہیں رات کوں آنوٹاں آلے پورے سال کیتے سائے فرشتیاں
کوں ڈے ڈتے ویندن۔ ہیں سانگے اے رات وڈی ذات دے وڈے فیصلیاں
دی رات ہوندی اے، جیڑھے علم آلے، تے دیندار لوک ہن او ایں مبارکات
کوں اللہ دیاں عبادتاں کریندن اللہ کو کوں دُنیا تے آخرت دی بھلائی منگدن،
رواوتے سوہنے رب توں دعائیں منگدن، اتے کسی بے علم آخرت دے عذاب
توں بے فکر تھی تے پٹاخے بازی وچ آپنے آپ کو مشغول رکھدن، ویلا وقت

و نچندن آتے دوزخ دا سمان بٹیندن، اساں جیکر مجاز افسر ہیں تاں ساکوں آپنے
عظیم قائد دے ایں فرمان کوں یاد رکھناں چاہیدا ہے جو "بچے آوٹن آلی کل دا قیمتی
سرمایہ ہن" انہاں دا خیال بہوں ضروری ہے، قوم دے مستقبل کوں اندھاریاں
دے سپرد نہیں کرنا چاہیدا، بلکہ ایکوں تاریکیاں اچوں کڈھتے روشنی آتے چانٹ آئے
پاسے کرنا چاہیدا ہے۔

اگلے ہی لمحے پتہ لگیا جو اوں ارشد نامی سٹوڈنٹ زینگر کوں دوکان نما،
حوالات وچ بند کر کے شٹل گیٹ چڑھا ڈتا گے آتے کٹ دے تے وڈا سارا جندرا لڈتا
گے، آتے ایں طرحاں مستقبل دا ہک ستعارہ اندھاریاں آئے پاسے ودھا ڈیوٹن دا
فرض جینویں پورا کیتا گے، کیا ایں عمل دے نال ساڈے قائد دی روح خوش تھی
ہوسی؟

دلی دروازے توں انگ دے رستے آساں آپنے گھردی راہ گھدی آتے
سارے رستے جہاں جارتے ایہ نظامے ڈیکھدے ایو سے جو پاک دروازہ، حرم دروازہ
آتے ہو پڑ دروازہ آتے انہاں دروازاں دے درمیانی انگ دے حصیاں تے سٹرک
دے کناریاں تے وڈے وڈے کاروباری پٹاخہ فروش جہاں چوں زیادہ تر روشنی
دکاندار ہن جیڑھے جو بغیر کہیں قانونی روکاوٹ آتے بغیر پولیس دے خوف دے
وڈی موج نال پٹاخہ فروشی دا دھندا کریندے پئے ہن، چڈاں جو شہر دی انتظامیہ
نے ایں گھنداؤٹے دھندے آتے سخت پابندی لاتی ہوئی آے۔ اساں حیران تھی
تے سوچیا جو اے کیہو چئیں شہری ہن جو ہکتاں غیر قانونی حرکت کریندے ہوئے
آتش بازی کوں کھنڈیندے پئیں۔ ڈوچھا سٹرکاں دی اینویں ملی بیٹھن،

جینویں انہاں دے ہتر دی ذاتی ملکیت ہووے، انہاں لوکاں کوں قنون دا کوئی پاس نہ ہئی۔ حیران تھی تے اساں سوچیا جو آخر پولس تھلے ہر دروازے تے موجود ہن پر انہاں پٹاخے ویچن آیاں کوں پولس ہتھ نہیں پیندی، آخر انہاں حوصلے ایڈے کیوں ودھ گین اتے انہاں دے مکروہ کاروباراں توں پولس نے کیوں اکھ بند کیتی ہوئی اے؟

ایہہ ورا نہ جانن کیتے اساں اپنی سینکل موٹر ہک پاسے کھڑی کرتے ہک پٹاخہ فروش دے نیڑے گے، ڈھٹاتاں وڈے ساسے ہک کھڑے تے تھولے جیس تڈے پٹاخے، زرد تڑ، نکیاں شوشنیاں جلیبیاں اتے جہاز پے ہن پیام معاملہ خالی خالی اتے ڈھلا ملا ہے۔ کئی ہال پٹاخے گھنڈے کھڑے ہن۔

اساں دکان آئے توں چھپیا "کیوں میاں! وڈے وڈے پٹاخے گولے، انار، وڈیاں شوشنیاں اتے پھوک مار وغیرہ کے نہیں؟ بس ایہہ ننگے ننگے پٹاخے سی ہن؟"

پٹاخے ویچن آئے نے آکھیا: "بابو جی، تہا کوں کیہو جیس لوڑ ہن ساڈے کول پٹاخیاں دیا ساریاں ورائٹیاں موجود ہن۔" "اساں آکھیا کتھن؟ ساکوں تاں نہیں نظر آندے۔" پٹاخے فروش نے روہتکی دے نال نال غلابی سرانیکی بولیندے ہوئے اپنے ہک ہال کوں ہکل ڈٹس "اوئے لیلو ادھر آتے وت ساکوں مخاطب تھی تے آکھیس" بابو جی! وڈے وڈے آئیم وی موجود ہن، ایس لونڈے دے نال ونجو ڈیکھ لو۔"

اتنے تئیں چھو کرا وی آگیا، آکھن لگیا: "بابو جی آؤ! میں آپکو

بڑے پٹلے دکھاؤں ہمارے پاس بڑی درائیاں ہیں، آؤ سیں ڈیکھو۔
 ایں چھو کرے دی عمرتاں ڈہ یارھاں سال لگدی ہی پڑ۔ وڈا ترکھا
 تے چتر چھو ہر با۔ روہتی ہال ہا، تہوں اردو آلاہجہ دی وکھرے ٹائپ داہس،
 میں اوندے نال نال ٹردا رہیا تے دل عرج سوچیا جو سرائیکی زبان و ادب
 دی تحریک اتے سرائیکی دی قومیتی تحریک اتنا کم تاں کر گئی ہے جو ملتان عرج
 پنجاب سال توں رہائشی انہاں روہتک حصار عچوں آنون آئے لوکاں نے ہن
 آن تے سرائیکی پولن عرج دلچسپی گدی ہے۔ لگدے چینیویں اے سوچ انہا
 کوں آگئی ہے جو سرائیکی وسیب عرج راہندے ہیں تاں وت ایں خطے دی زبان
 وی تاں پولوں۔ رہیں سانگے ایں چھو ہر داوڈیرا وی گلابی سرائیکی پولیندا
 پیا ہا۔ آساں انہاں سوچاں عرج ہا سے جو یکدم اوں چھو ہر آکھا۔ بابو جی
 ٹھہرو، ایندے نال دی او بند گلی دی ٹکڑ آئے یک مکان دے تہہ خانے
 عرج لہندے ہوئے بولیا۔ آؤ جی، دیکھ لو، یہ بڑے بڑے گولے پٹلے
 تو ہم چھپا کر رکھتے ہیں تاکہ اگر پولیس اپنی کاروائی ڈالے چھاپہ واپہ پڑ جائے
 تو موقعہ پر چھوٹے موٹے پٹلے پکڑے جائیں، یوں ہمارا کاروبار۔ اور
 ہم بچ جائیں۔!

آساں دل عرج قیاس کیتا جو کمال اے! عجیب وقت آگے ساڈے
 ملتان شریف تے جو یک نکا جیاں کاٹکوروں چھو کر قنون دا کینویں منہ ڈنگا
 کریندا پئے۔ ایویں لگدے جو ایکوں جمدے لادی گھٹی اتے تربیت دی
 ایہا ڈتی گئی ہے۔ آساں اوں چھو کرے توں کچھ گدا اتے اوندے نال

اردو ۽ چ گالھ کیتی تاں جواو سمجھ سکے،
 "یارِ یہ باتیں تمہیں کس نے سکھا دی ہیں اتنی سی عمر میں۔"؟
 وڈی رازداری نال جواب ڈیندے ہوئے اوں ساکوں ڈس ڈتا، تے
 لے آکھیس،

"بابو جی! ایک پولیس والے نے یہ نسخہ ہمیں بتلایا تھا۔ جسے ہم
 منتقلی دیتے ہیں۔"

ایں جواب دے نال دی میڈے تصور ۽ چ اوں شٹل گیٹ آلی
 بند اندھاری دُکان ۽ چ مقفل قوم دا اونو نہال آتے معصوم صفت
 سرائیکی سٹوڈنٹ ارشد یاد آگیا، اُتے اوندی نادانی تے افسوس
 تھیا جواو وی کہیں ایہو جیئیں دُکاندار دی سرپرستی ۽ چ ایہہ مکروہ
 کاروبار کیتا ہوندا اُتے کہیں سیانے پولیس آ لے توں لے نسخہ کچھ گھدا
 ہوندا تاں اُج اوندے پٹلنے وی محفوظ رہا ہون ہا اُتے ایں گالھ توں ودھ
 لے جواوند اُستقبل دی!

سرائیکی لوک کہاٹیاں دی وڈی شان نرالی ہے
 چیرھا لکھدا پڑھانیں اوہو عقلوں حشالی ہے
 — (ابن کلم حسن نظامی) —

سرائیکی مار بولی دا ودھارا

ملک قادر بخش تھہیم ایڈووکیٹ

دنیا دی تخلیق توں بعد رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام
تے اماں حوا کوں زمین تے وارد فرمایا۔ منشاء ایزدی نال زمین دے
ٹوٹے ٹوٹے تے انسان آباد تھی گے سبھے خطیاں تے مخلوق دی آپنی
مار بولی ھ بس ایں نظام قدرت دے تلے سرائیکی خطے، پنج راہوں
آلی مخلوق دی ماء بولی وی سرائیکی بٹائی، سرائیکی بولی جنوبی ایشیا دی
قدیم بولی ہے جیندا مرکز ملتان ھ۔ مہاراجہ ہرنناکشیپ دے حالات
توں معلوم تھیندے جو ملتان شہر طوفانِ نوح دے ویلھے وی ہا،
ملتان تے سرائیکی بولی ہکی عمراں دے ہن، ایندا قدیم ہووٹاں کتنا
ہے، ترکڑی مہتھ گھن تے انصاف آپ چاکرو۔ تزلے ہزار وڑ ہیں
پہلے انتھاں "اسور" قوم حکومت کریندی تھی۔ اے بولی "اسورکی"
"آسری" "سرواکی" اکھویندی ہوئی "سرائیکی" تیکر پچی۔ وال دی
کھل لہاؤن کوڑی گالھ ھ، چینیویں عربیاں دی بولی عربی، ایرانیان
دی ایرانی، بلوچستان دی بولی بلوچی۔ سندھ دی بولی سندھی
پختونستان دی بولی پشتو، کشمیریاں دی بولی کشمیری، پنجاب
دی بولی پنجابی تے سرائیکستان دی بولی "سرائیکی" ھ۔ سرائیکی بولی

پاکستان دی ہکو بولی ہ چڑھی پاکستان دے ہر کوئے تے دُنیا
دے سبھے خطیاں ءِچ بولی تے سمجھی ویندی ہ۔ دُنیا ءِچ انگریزی
توں بعد ڈو جھے لمبر تے سرائیکی بولی ہے۔ معنوی وسعت دے
لحاظ نال عربی ایجنھیں بولی ہ جیندے ہک لوظ دا ہک نہیں بلکہ
کئی معنے نکدن تے سرائیکی ایس لحاظ نال عربی توں بعد ڈو جھے لمبر
تے ہ۔ سرائیکی بولی دے لفظ تے زبر، زیر، پیش بدلن نال
معنے تبدیل تھی ویندن، ایہہ صفت قدیم تے وڈیاں بولیاں
ءِچ ہوندی ہے، اُتے عربی، سرائیکی دے علاوہ کہیں سئی بولی ءِچ
کے نہیں، جینویں چھوہر، چھوہر۔ ککڑ، ککڑ۔ پڈھر، پڈھر
لفظاں ءِچ زبر زیر یا پیش تے بدل و نچن نال صیغہ بدل ویندے
اینویں ایس لوظ ءِچ زبر، پیش دے بدل و نچن نال معنی وی بدلدا
ویندا ہے۔

سرائیکی بولی جگ دیاں سمجھناں بولیاں توں مٹھی تے
وسیع بولی ہے۔ جگ دیاں ڈو جھیاں بولیاں ءِچ گالھ مہاڑ
کریندے یا ہک پئے دی خیر سلا پچھدے سُن گھنوتاں اینویں جا پے
جینویں بولن آ لے ہک پئے دے بگھیں پوندے پین۔ بندہ جگے
کہیں حصے تے راہندا ہووے یا جگ دیاں جتلیاں بولیاں سکھتے
تے پو لے آپنی مار بولی کوں نہ بھلتے۔ سیانے آہن جو چڑھی

قوم دی ثقافت توں اُونکوں محروم کرنا ہووے اُوں قوم کوں
اوندی ماء پولی توں محروم کر ڈیتا ویندے، تے جیندی آپنی ماء
پولی، آپنی ثقافت تے آپنی دھرتی کے نیں او قوم، قوم دی
اکھواوٹ دی حقدار نیں۔

سیس ابن کلیم نے سرانیکی ماء پولی کوں وٹو وٹک طریقیاں
نال جیواوٹ دا اہر کیتے۔ ایس دھرتی دی قدیم ثقافت لوک
کہانیاں، چ ظاہر تھیندی ہ، ویلے دی ضرورت کوں جانڈے
ہوئے انہاں سرانیکی لوک کہانیاں دی اے کتاب چھاپ تے آپنی
قدیم ثقافت کوں زندہ کیتے۔ بالاں کیتے نکیاں نکیاں سرانیکی
نظمیں تے ول رنگ بھرن کیتے تصویری خاکیاں آلی کتاب "الو لوی"
انہاں دا شہکار ہ۔ وٹ ایس خطے دے محرمیاں دا شکار جگ
واسیاں کوں بہت ڈواوٹ کیتے موضوعاتی مزاحمتی شاعری، چ
"ہیراس" دے ناں نال ڈوجھی کتاب شائع کیتی ہ، ہن سس ابن کلیم
دی اے تریجھی کتاب ہک پیاسو ہٹاں کارنامہ ہے۔ سرانیکی زبان
ادب اتے ثقافت دی تہ فی کیتے ابن کلیم دا اے تھوہر سرانیکی قوم
مدتاں تئیں یاد رکھسی۔

ہک ہی دندن

(لوک کہانی)

ہک نینگر جیندا ناں دندن "ہی او منجھیں چریندا ہا۔ اوندے چھٹی
ہے بھرا ہن اتے ستواں اے دندن ہا۔ چھیہاں بھرانواں نے اپنیاں منجھیں
وی چراون کیتے دندن کوں سپرد کیتیاں ہوئیاں ہن، کتے دندن دی آپنی
ہک ہڈھی جیں گاں ہی۔ اوندے بھرا دندن نال وانج کریندے ہن اتے
جھوٹا ہووٹن دی وجہ نال اوندی پچا ویندے ہن۔ دندن دڈا سیانلے تہ
آلا ہا۔ اُونے اپنا دل و نچاؤن کیتے ہک ترکیب سوچی، ہک لوہار کوں گیا
اُو کوں آکھیس "چاچا! میکوں ہک ایہو جیں ٹلی بٹاڈے چیرھی میں آپنی
گاں دے گل گھٹ ڈینواں تاں ٹلی پچوں اوازے آوے" سارا مال اے
دندن دا، سارا مال دندن دا" لوہار سمجھ گیا ہوا میں طرحاں دندن اپنا
دل و لاناوٹا چاہندے۔ اُون ٹلی بٹاتے دندن دی گاں دے گل پچھوئی
گاں ٹری تاں ٹلی کھرکٹ بگی، اُو کوں اُون کھرکاڑ پچوں ایویں لگیا جیویں
او آدھی پئی ہے" اے سارا مال دندن دا" لوکاں کوں جڈاں ڈسیس جو
میڈی ٹلی آدھی وڈی ہے" اے سارا مال دندن دا" او وڈے خیران تھے
تے اوندے بھرانواں کوں چکی کھاندے ہوئیں اکھیونے، لوک تاں آپنے
مال دا وی نہیں آدھے جو سارا مال ساڈا، پر کمال اے ہے جو دندن دی
تاں ٹلی وڈی آدھی جو سارا مال دندن دا" او چھیہے بھرا سٹر بھج گئے
تے آپت وچ مشورہ کتو نے جو کتھائیں دندن ساڈے مال منی تے قبضہ نہ

نہ کریندا ہووے۔ ہووے تاں آسان آ پٹاں مال ایس کنوئں کھس گھنوں
 اتے کوئی ایہو جیں سناوی ڈیوں جو او کوں پتہ لگ ونجے۔
 پتے ڈینہہ یکے بھرانواں نے ڈنڈن کوئوں آپٹیاں منجھیں کھس
 گدیاں، اتے کوئی موقعہ پاکے اوندی گاں وی کٹھڑ تو نے۔ جتنے
 بھولوں بے وقوف اے سن اتنا ہی سیاٹنا تے مقدر آلا او ڈنڈن ہا۔
 اے گالھ تاں کہیں توں لکی ہوئی کے نہیں جو ہمیشاں جاہل تے بیوقوف
 ہی سنھپ توں ڈردن۔ اتے کہیں دے مقدر نال کوئی نہیں بھڑبگدا۔
 ڈنڈن جڈاں گھر آیا تاں ڈیکھتے پر نشان تھی گیا جو اوندی گاں
 کٹھڑی پئی ہے۔ سمجھ گیا جو اے ساری کارستانی اوندے حاسدی بھرانواں
 دی ہے۔ ویلا ضائع کرن دی بجائے اٹھیا تے قصائی کوں بھجے تے سبڈ
 آیا۔ کھل لوھانے گاں دا گوشت او کوں ویچ چھوڑیسن تے کھل کوں
 صاف کر کے سکایس چا۔ اتے نال آ لے جنگل وچ ہاک واری ٹک تے
 ہاک درخت تلے ڈٹھا ہنس جو کئی چور مال پئے ونڈیندے ہن، اوں درخت
 اتے اے سکلی کھل چاتے ونج بیٹھا۔ کوئی ویلا رات دا ہا جو کجھ بندیاں دا
 ہلار اُسنیس اتے چپ تھی تے بیٹھا رہا۔ کھولی دیر گزری جو کجھ بندے
 آگئے، ہیں درخت تلے بہہ کے چوری کیتے ہوئے مال دا حصہ بکرا کرن
 لگے۔ انہاں چوں ہاک چور کاٹاں ہا۔ او آکھن لگیا ڈیکھو یار میں معذور
 ہاں میڈا حصہ پورا ڈیو چا نہیں تاں خدا دا قہر تہا ڈے اتے پوسی!
 چوراں نہیں اوندی گالھ سنی ان سنی کر ڈتی اتے ونڈ کرکے ڈنڈی مارن

لگے، ڈنڈن تاں اُتوں ڈیدھا بیٹھا ہا، گاں دی سُکی کھل جھکا ڈتس
اوکڑ کر کر بندی ہوئی چٹرھے ایلے انہاں اُتے آڈھٹی تاں سارے
چور مال مڈی اُتھائیں چٹر بندے بھیج کھڑوتے جوشیت خدا دا قہر آڈھٹے
ایہو جیں ڈرے جو پچھاؤل کے نہ ڈھٹونے۔ ڈنڈن دا منصوبہ کامیاب
بھتی گیا۔ درخت توں تلے لٹھاتے اُوں وڈے سارے کپڑے کوں چوہاں
کونیاں توں پکڑ کے ساری مڈی کٹھی کر کے وڈی ساری گنڈھڑی بنیدامونڈھے
تے سٹیندا گھرونج کھڑوتا، اتے آپٹے بھرانواں کوں سبڈ آیا تے آکھیں لے ڈیکھو
میں آپٹی موئی ہوئی گاں دے چم کوں وچ تے ایڈی مڈی کما آیاں۔ تساں دی
منجھیں بدھی بیٹھے ہو، انہاں کوں کوہ تے چٹرا وچ آوتے ایڈا مال کما آو۔
ڈنڈن کوں پتہ ہا جو اے یکے عقلوں فارغ ہن، نہ سوچیں نہ سمجھیں بس ٹر
پوسن، اتے انہاں نے چٹرھا میڈی گاں کوں کوہ ڈتا ہا اوندامراہ چکھسن۔
آوسیں اوہو تماشا تھیا، بے ڈینہہ فخر کوں اُٹھتی تے قصائی کوں سبڈی
آئے تے ساریاں منجھیں کٹھواڈتو نے۔ اتے چٹرے چائے ٹرپے بزار وونج
تے ہوکا ڈیوٹ لگے بھئی چٹرا وکاو، چٹرا وکاو، اوتاں سیس کوئی پنج روپے
ڈتے تے کسی ڈہ، ایں توں اُتے دھیلادوی کوئی نہ لافے، پریشان بھتی تے
آکھن لگے بھراؤ، آج لٹے گئے ہیں ساکوں ڈنڈن نے اے مت لائی ہئی!
ایں چکر چلاؤن تے آساں بدلہ ضرور گھنسوں۔ نامزد بھتی تے گھر وں آئے اتے
منجھیں دا ارمان کر بندے اُٹھے تے وونج کے ڈنڈن دے گھر کوں بھاہ لاڈتو نے
ڈنڈن وڈا سیٹا تے دورانیش ہا اپنا سارا مال کہیں پے پاسے رکھ آیا ہا ہیں سانگے

اُو کوں آپنی جھگی دے مٹرن دا کوئی ارمان نہ بھیا، او جڈاں مٹرتے سواہ تھی گئی
 تاں اوں ہک نویں ترکیب لڑائی۔ سواہ دا پورا بھر کے گڈوں اُتے لڈ کے ٹر
 پیا، ہک وکھرا کم اے کیتس جو اوں پورے دے چاہے نکراں سچ پنج پنج چھی
 چھٹی روپے دے نوٹ وی رکھ چھوڑیئیں بی یکی سواہ تھی، پورے آلا گڈوں ٹور
 کے تھوڑا اکجاں ٹریا تاں اُو کوں ہک کراڑ ملیا جٹیرھا اپنی ٹبری نال پیدل ٹردا
 وڈا ہا۔ آکھن لگیا "جوان آپنے گڈوں تے ذرا میڈی کراڑی کوں تاں بلھائی
 جُل، بشووی تھکی وڑی ہے۔" ڈنڈن "وڈا خوچرا ہا، جواب ڈتس" نہ سئیں
 نہ، جے میں تیڈی ڈال کوں گڈوں تے لڈے ایں پورے تے بلھایا تاں میڈا
 وڈا نقصان تھیسے" کراڑ آکھیا "کیہاں نقصان تھیسے؟" ڈنڈن نے پورے دے
 ہک کوئے، چوں نوٹ کڈھ کے ڈکھائے تے آکھیا "اے سارا پورا نوٹاں نال
 بھریا اوئے۔ جے میں تیڈی ٹبری کوں اُتے بلھا ڈتس تاں اے پڈمریسی چا
 میڈے سارے نوٹ سواہ تھی ویسے، ایندا ذمہ وار کوں بنسی؟" کراڑ نے
 جواب ڈتا۔ آکھن لگیا "میاں جے ایہو جیس کئی گالھ بن پئی تاں میں تیکوں
 نوٹاں دا پورا بھر ڈیساں" ڈنڈن وی ایہو کجھ منگدا ہا، مئی کوں پورے
 تے بلھا چھوڑیئیں! جتھ وُج لہتی، ڈنڈن نے گڈوں دا کن چھکیا تاں او
 ڈھینچوں ڈھینچوں کرن لگ پیا۔ اُو کوں چپ تھیون دے بعد مئی کوں تلے
 لہایا۔ اُتے پھند کھنڈینے اوئے پورا تلے بھکا مار یس، اُتے کراڑ کوں آکھیس
 ڈٹھے دے لالہ جی جڈاں میڈا گڈوں شور گھتی کھڑا ہا لگدے اوں ویلے
 تہاڈی پتئی اپناں کم ڈکھا ڈتے، مٹن اے پورا نوٹاں دا میکوں بھر ڈیو

جیڑھا دیوی جی دی بے پروائی نال سواہ بھتی گے، اے ڈیکھو پوے دے
چوٹھاں کونیاں تیں ہواڑیں وچ سبکی اے نوٹ بچ گین پے سٹر گین، کراڑ
آکھیا بلی اے تاں ڈینوریں پے کئے! سیں اوں آپنے گھروں آتے
نوٹاں دا پورا بھر ڈتا۔ ڈنڈن وڈا خوش خوش نوٹاں دا پورا گڈ دوتے
لڈیندا گھر بچ پیا، بھرانواں کوں سڈتے آکھیں، "تساں تاں وڈے
وڈے مکان بٹائی کھڑے ہواں نہاں کوں ساڑو تاں تہا کوں وڈا مال ملیسی
میدبی نکلی جیں جھگی ساڑی ہاؤے، اوندی سواہ جے بدلے میں اے پورا
نوٹاں دا بھر آیاں او کوں وینچتے۔"

آو سیں، ڈنڈن دے بھرانواں دی مت تاں ہئی کھری بچ
نہ ہک ڈھونے نہ ڈو، بھالائے آپنے آپنے جھگے ساڑ ڈتوئے، وت
پوریان بچ سواہ پاتے کھوتیاں تے لڈکے بزار ٹر پے، اتے ہوکے وڈے
ڈیون سواہ وکاؤ، سواہ! انہاں پاگلاں کوں اے پتہ تاں نہ ہا جو او
آپنی سوچتے شیطانی اٹکل نال سواہ دے پیسے کھرے کر آیا ہا۔ اے
ہوکے ڈیون تاں لوک آکھن "اوئے تساں لگدے تاں چنگے بھلے ہوئے
پر اے بے عقلی آریاں گالھیں وڈے کریندے دے، بھلا کڈا ہیں،
سواہ وی وکی؟ اوئے ایکوں اروڑی تے یا اینٹھیاں بچ سٹو!
اخیر سیں تھک تروٹ کے گھروں آے۔ تے اکھوئے بھائی ول مار
کھا گئے ہیں، ڈنڈن سا کوں ہتھ ڈکھا چھوٹے، ساڈے جھگے ساڈے ہی
ہتھوں سٹروا چھوڑے ہس، آپت بچ صلاح کتوئے جو ہن کیا کروں؟

اُٹھتے تے سِدھے ڈنڈن دے گھر وِج پُجے، ڈنڈن دی سیت چنکی جواو
 گھر نہ مل، مارن تاں ہوں کوں اے ہن، اگوں ڈنڈن دی ڈال کلّھی سی
 اے ازل دے تر کھتے تے غصتے دے بھرے کھڑتے ہن ڈنڈن دی ڈال دی
 بگچی کھٹتے او کوں مار گھتیونے، ڈنڈن آیا، اوں چڈاں ڈال اپنی کوں
 مویا ڈٹھا موںجھا تھیاتے سمجھ گیا جواں کم اوندے بھرانواں دا ہے !
 دل وِج امنّاں کیتس، جو جنہاں میڈی ڈال کوں آکے مار گھتے میں ایہو
 جیاں کم ڈکھیاں جواو اپنیاں ذالیں کوں آپ کھڑے کوہسن۔
 ڈنڈن ہمت کر کے اُٹھیا ڈال کوں نوں کوار آلی طرحاں مار سنگھا
 کرائس، بٹا جوڑ کے گھوڑی تے بلھا ڈٹس کوئی آسرا ڈے تے اینویں جا
 بلھائس، جینویں نوں کوار گھنڈ کڈھ کے بیٹھی ہووے۔ اتے ایندی نوں
 نوں شادی تھی ہووے، کوار گھوڑی تے اے نال نال ٹردا ودا ہا۔ تھوڑا
 اکاں گیا تاں چار پنج جوان چھوڑھیں کھڑیاں ہن اے ساریاں سہیلیاں
 سوہنیاں دی ہن۔ آکھن بگیاں کا کا ڈنڈن اپنی کوار تاں سا کوں
 ڈکھا۔ ڈنڈن نے موقع چنگا جاڈے ہوئیں آکھیا۔ نہ بابا نہ، اے ہے
 بہوں سوہنی، تساں ڈیکھسوتاں نظر مرے سو متاں اے مروئے تاں کوں
 ذمہ وار بٹسی۔ انہاں چھوڑھیں آکھیا ساڈے ڈیکھن نال
 اے نہیں مردی، تے جیکر مر گئی تاں ساڈا وعدہ ہے توں بیلے شک
 ساڈے، چوں ہک کوں پسند کرتے کدّی وِج نہیں تے اپنی ڈال چپا
 او کوں بٹا دیں۔ سبیں اندھا کیا منگدے، ڈواکھیں ! ڈنڈن دا

کم بن گیا۔ دید لاکھڑوتا جو انہاں عچوں سوج سوہنی کیڑھی ہے۔ اتے
 انہاں سوہنیاں چھوہیں کوں پکا کر نیدے ہوئے آکھن لگا، میں آپنی
 کوار ڈکھیندا پیا ہاں، تساں اپنے قول تے پکیاں رولہ ہے۔ جے اے مرگئی
 تاں میں آپنی پسند آلی تہا ڈے اچوں چاکھنی ہے۔ انہاں ول یقین ڈوا یا
 وت او ہو تماشاکیش، ذال ہی تاں موئی اوئی، اوند اکھونگھٹ چاتس چاتے
 بے پاسوں مونڈھے داتل جو ڈتس او تے آئی پی، گھوڑی توں ڈاھاندا
 ڈیکھتے چھوہیں نیڑے آیاں، جے ڈیڈھن تاں او سچی مچی مردہ بھتی گئی
 ہی۔ آو سیس! ڈنڈن انہاں عچوں یک سبھٹاں توں سوہنی چھوہیں
 کوں چیندا گھوڑی تے بلھیندا گھرو بج کھڑوتا۔ او کوں آپنی ذال بنا کے
 بھرانواں کوں سڈ آیا تے نوں سوہنی ذال ڈکھاتے آکھن لگیا، تساں
 تاں ہڈھیاں ذالیں گھراں عچ رکھی ودے ہوئے، اے ڈیکھو آپنی موئی
 اوئی ذال دے بدے عچ نوں کوار گھن آیاں۔ آو سیس، ڈنڈن دی
 سوہنی ذال کوں ڈیدھے ہی او بھنے تے آپنیاں ذالیں کوں ونج تے
 مار گھتیونے تے انہاں دیاں لاشاں کوں گھوڑیاں اتے سٹ تے ٹپے
 تے بزار عچ ہو کے ڈیون لگے، مردے وکلاؤ مردے، لوکاں آکھیا
 اے بیوقوفو! لاشاں عی کڈاہیں وکدیاں ہن۔ انہاں مردیاں کوں
 جلدی ونج تے قبرگستان عچ ونج پورو، نیں تاں لاشاں عچ بدبو پئے
 ویسے، اخیر سیس! انہاں قبریں عچ لاشاں دفناڈتیاں تے ول
 بہہ تے سوچو نے جو ہن یک قبر ڈنڈن کوں مارتے اوندی چا بنواں۔

اتے آگے ڈنڈن دے گھر، اُنہاں چوں ہلنے آکھیا ایلکوں ماروں
 نہ، بدھ کے دریا وچ سٹ ڈیوں آپے مچھیاں شچھیاں کھاویسن جے
 اتھاں مار ڈتو سے تاں ایندا مردہ نظر آسی تے وسیب دے لوک ساکوں
 ڈھکوا ڈیسن، "سبھٹاں نے ہکا مُکائی تے ڈنڈن کوں پکڑ کے دریا
 دے بنیں تے گھن گئے، اوندے گل وچ کئی بھاری بلا شئی پلتے اجاں
 دریا وچ بھکیندے ہی پئے ہن جو پروں کہیں آ لھڑی نے سکل چاڑھی
 "اوتے کوٹ او، کیا کریندے پئے ہو؟" اے ڈرے جو سئی اٹھوں
 بھج کھڑوتے، اوتاں سچیندے ہن نقصان آ پٹا کرن دے بعد، پر اے
 ڈنڈن وڈا سیاٹنا ڈٹ باز ہا۔ ہر معاملے کوں منٹاں سکینٹاں وچ
 سوچ گھندا ہا، تے دل اوندامقدوی چنگا ہا جو او چینیویں سوچے ہا اوں
 تھی ویندا ہا۔

آ لھڑی ڈنڈن دے کول آیا، آکھیس کیا گال اے بھئی؟ ڈنڈن
 آکھیا "چاچا! گالھ اے ہے جو میڈے بھرا کرنا چاہندن میڈی شادی پر
 میں ہالی پر نیوٹناں نہیں چاہندا، او میکوں رستی نال بدھ کے پٹری گھنٹا گین،
 توں جیکر میڈی جائتے بدھج پوویں بلکہ تیکوں بدھتے پوری وچ پاڈیواں جو او
 سنجان نہ سگن تیکوں تاں او گدی ویسین تے شادی تیڈی تھی پوسی"
 آو سیں، ڈنڈن دامقدّر چنگا ہا اتے آ لھڑی دامقدّر ہر یا کھڑا ہا۔ اوں
 آکھیا "یار میں شادی کرنا چاہنداں میڈی شادی ایں طرحاں تھی ویسی؟"
 ڈنڈن آکھیا "توں بے فکر اٹھتے بدھج میں تیڈے مال گائیں منجھیں تے

بکریاں داوی خیال رکھساں، آ لھڑی خوش تھی بدھیجیاتے ڈنڈن نے اوکوں
 پوری برج وی بند کر ڈتا، اتے اوند مال ہکلیندا ٹر پیا۔ ڈنڈن دے بھرا
 اٹھاں آئے تاں سمجھ گئے جوشیت آ لھڑی ڈنڈن کوں پوری برج پائے
 آپنا مال ٹور کے چلا گے، شام دا ویلا ہا اندھارا وی ہا۔ انہاں لمحہ دیر نہ کیتی
 پوری چائے دریا، برج ڈونگھی جاتے گھمکتونے، آو سیں! آ لھڑی شودا
 تاں گیا دریا، برج ٹانٹریں کھاندا، تے ڈنڈن اوند مال گھن تے گھرو بج کھڑا
 جڈاں اوندے بھرا گھر تچے رات کوں بے فکرے تھی تے سستے جوا ج ڈنڈن
 دامن نا نکل گیا، اے تاں آپوں جان اوکوں دریا دے شوہ پانی برج بوڑ آئے
 ہن۔ پر سیں! جیکوں اللہ رکھے اوکوں کوں چکھے، ڈنڈن اپنیاں پھرتیاں
 مال جیندا جاگدا ہا۔ فجر تھیندی گئی تاں ڈنڈن اٹھیا سویلے سویلے بانگاں
 ایلے بھیدان ہکلیندا بھرانواں دے گھراں برج تچ پیا، او اکھیں ملیندے
 تھے جو کہتھائیں ساڈا مال تاں کوئی چور نہیں ہکلی ویندا؟ ڈیدھن تاں ڈنڈن آ
 جے تے نال ایڈا سارا مال منی ہنس وڈے حیران تے پریشان تھے جو لے کیا
 ماشا تھی گے؟ اسان تاں ایندا رولا کڈھ آئے ہا سے پر لے جیندا جاگدا ویا
 تھوں نازل تھی گے؟ اتے ایڈا سارا مال وی کھقاؤں ولا آئے۔
 ڈنڈن اکھیا ڈیکھ گھنوں بھرا ووتساں میکوں دریا، برج سٹ تے
 بڈا احسان کیتے، میں جڈاں دریا، برج گیاں تاں پوری کھل گئی تے کمی
 سستے میڈے ہتھ برج آ گئے، میں انہاں کوں چھکیندا دریا توں بہر نکلیا آیاں
 میڈے ہتھ برج جیڑھے رستے ہن انہاں دے نال گائیں منجھیں ہن لے وی بہر

نکل دیا آہن، اے مال تہا کوں ڈکھاؤں آیاں، اتے اے اُلا نبھھا ڈیوٹ دی
 آیاں جو میسکوں تٹساں ڈونگھے پانی ءچ سٹو باتاں پیا وی وافر مال گھن
 آیا ہو واں یا! " ڈنڈن دی اے نویں ترکیب دی کامیاب تھی، تے
 اوندے بھرانواں نے رل تے آکھیا ڈنڈن بھرانیں؟ ساکوں وی تاں
 ایڈا مال مل پوے جیکر توں ساکوں دریا ءچ سٹ آنویں تاں!

ڈنڈن پیا کیا منگدا ہا، بھرانواں دی نت نت دی پنج پنج توں وڈا
 تنگ ہا، جو یکے لالچی تے حاسدی ہن، نہ کئی محنت تے پورھیا کریندے
 ہن، نہ چنگی سوچ رکھدے ہن، نہ آپت ءچ بہہ تے کوئی ترقی دا پروگرام
 بنیدے ہن، بس ڈنڈن تے اوندے ساوا سوکھا تھیوٹ تے سڑدے تے
 کڑھدے راہندے ہن، تے آج او بیوقوف آپنی موت آپ پے
 منگدے ہن، بے عقل تے کوڈن کہیں جائے۔

ڈنڈن آکھیا: تٹساں تاں میڈے ہمدرد بھرا ہو، تے میڈا چنگا
 چاہندے ہو۔ میں وی تو اڈا چنگا چاہنداں اتے مشورہ صلاح ایہا ڈینداں
 جو اے ارادہ ملتوی کر ڈیو۔ تے صبر شکر نال ٹیم گزارو، تے اے وی میسکوں
 پکا یقین اے جو تو اڈی مٹ تاں ہے کھری ءچ، دت لالچ نے اندھاوی
 کیتا ہوئے، تٹساں رکنٹاں تاں کے نہیں، پر ہک داری رل تے سوچ گھنؤ۔
 انہاں آکھیا ڈنڈن بھرا " جے تیں ساکوں دریا ءچ نہ سٹیاں فل
 آساں تیڈے یکے ایں مال منی تے قبضہ کر گھنسوں تے تیکوں ءی آساں
 مار گھنسیں زندہ نہ پھڑیسوں، ساکوں وی دریا راج سٹ آ بھرا"

ڈنڈن دے بھرا لالچ وچ پھاوے تھی گئے، تے اوندیاں منٹاں کرن لگ پئے۔ اُنہاں دیاں ترلیاں کوں ڈیکھتے ڈنڈن آکھیا: "اچھا تیار تھیو، میں تُو اڈی آکھی منیداں!"

اوسیں! ڈنڈن بھرانواں کوں گھن تے دریا دے کنارے آیا، ساریاں کوں بدھتے پوریاں وچ بند کریندا گیتے واری واری دریا دے شوہ پاٹی وچ شیندا گیا، اینویں ہک ہک کوں سٹیس تان جو پھیرے دے پھیرے دریا وچ ہڈ موئے،

اُنہاں دا ٹنٹا چاتے گھروں آیا۔ اتے اُنہاں دا سارا مال منی قابو کر کے ڈنڈن اُتھ پیا خوش خوش و سدا دے تے اُساں اُتھ پئے و سدا دے ہیں۔

اللہ خیر سدا!

(ہک حقیقت، ہک المیہ)

سناڈیاں کہانیاں ساڈے قصے
ذرائع ابلاغ توں رہ گئے تر سے

(ابن کلیم احسن نظامی)

ملکو دا پتر فلکو (لوک کہانی)

ہک بندہ چیندا ناں ملکو ہا اوند اپیشہ چوری کرنا ہی۔ شادی مادی
کینٹس کجھ ڈینہاں بعد اوند پتر چم پیا، پتر چمٹتے اُوکوں عقل آگئی جو
چوری چھوڑ ڈلتس، جیڑھا چنگا چو کھا مال پرائٹا لٹیا ہنس اُوکوں ٹنک
ٹنک تے کھاندا رہا تے آپنے پتر کوں پال سانجھ کے گھر وکر گڈس۔
ہک ڈینہہ ملکو دے نینگر پتر نے پیو توں پچھیا: بابا! میکوں
ہک کالھ تاں ڈس جوتیں آپنی حیاتی وچ کیرھا پورہیا کیتا ہے جوتیڈے
کول مال مڈی ملدی وی نہیں، تے میں کڈا ہیں نیکوں کوئی کم کار کریندا وی
نم ڈٹھا۔ میکوں تاں تیں سنا رہا بٹا چھوڑے، جے تیں کئی بحیداد میداد
بنائی ہوندی تاں اُوکوں وچ تے میں سونا چاندی دا و پار کراں ہا۔
ملکو نے آپنے پتر کوں جواب ڈتتا، "پتر! میں تاں تیڈے چمٹ
توں پہلے کریندا ہم چوریاں، تیڈے چمٹ دے بعد میں اے دھندا چھوڑ
ڈیتا ہوں بحیداد نہیں بناسکیا۔"
پتر آکھیا، بابا! جے توں تیار تھبیو میں تاں کٹھے چلتے چوری
کرن ویندے ہیں؟"

مثال مشہور ہے "چور چوری توں ہٹ ویندے پر
ہیرا پھیری توں نہیں ٹلدا۔" ملکو نے ہڈاں ایڈے اعتماد نال پتر کوں
چوری تے آمادہ ڈٹھا تاں فٹ پچھیس پتر، کتھاں وچوں چوری کرن؟

پتر آکھیا! بابا! سدھے بادشاہ دا خزانہ لٹن دیندے ہیں،
 ملکو آکھیا! بھیک ہے، جے مڈی مارا یو سے تاں رنج تے کھاسوں
 تے جیکر پکڑے گیو سے تاں چھے لگ ویسوں، اچھا جل پتر، پیر
 استاد داناں گھن کے۔

آو سیں، ڈوہیں تیجے تے بادشاہ دے خزانے کوں سندھ
 لا ڈتو نے، سوراخ، چوں ملکو اندر چلا گیا تے پتر کوں بہر کھڑا ڈتس
 اندروں سونا چاندی، ہیرے جواہرات چاتے سندھ دے وچوں
 پتر کوں ڈیندا رہیا، ملکو دے پتر نے ہک وڈی ساری زنبیل (تھیلے)
 وچ بڈی کھٹی کر گھڈی جڈاں زنبیل بھری گئی تاں خوشی عروج زور دی
 ہکل مارتے پیو کوں آکھیس "بابا! بہوں مڈی کھٹی بھتی گئی اے، باہر
 نکل ہن ایتھوں بھیج چلوں" نہ جان جو خزانے آ لے کرے توں پر لے
 پاسے پاہرے تے جیڑھا سنتری کھڑا ہا او ٹھک چھک اندر آیا، جے
 ڈیدھے تاں ملکو چور سندھ پیا پیدے، اجاں اونداسر بہر ہی تے
 پیا یگا دھڑ اندر ہا۔ سنتری نے ملکو چور کوں لتاں توں پکڑ کے اندر آ لے
 پاسے چھکیس تے ملکو دے پتر نے سر کو کوں پکڑ کے پیو کوں آپنے
 دھر چھکیا، سنتری اندر چھکے تے اوند پتر باہر چھکے، ملکو شودا
 عذاب دات آگیا۔ پتر نے ڈٹھا جو اندروں باہر دا دھڑ زیادہ ہے
 تے سنتری زور لئی کھڑے، تے جیکر سنتری اندر دھاڑ فریاد کریندے
 تاں پئے سپاہی آویسن تے میں وی پکڑیا ویساں اوندی عقل عروج ایہا

تجو نیرانی جو پیو میڈا تاں سنتری دی وٹھ تلے ہے پکڑیا گے، میں کوئی ایہو
جیاں کم کراں جو سُنچا نٹریا نہ ونجے، اوندے کول چھرا نہی اوس پیو دا
گاٹا چالہا یا تے رقم دی گنڈھڑی پیو دا سروی چیندا بھج پیا۔

سنتری نے جڈاں چور کوں دھرو تے اندر سٹیا تاں او
ڈیکھ تے او دھر گیا جو بغیر سر دے لاشہ تر پدا پیا یا۔ اوندے ہتھوں
پیروں چھٹ گئی جو اے تاں قتل وی میڈے تے پوسی۔ خزانہ وی
لٹیا گے تے چور دی سُنچاں وی نہیں بھتی سگئی، بادشاہ میکوں بھاہی
نہ لا ڈیوے،

ملکو دا پتر فلو ارام نال پیو دے سر آلا مد اغیب کر کے
تے شاہی خزانہ لٹ کے امن امان نال آپنے گھر تہج گیا۔

بادشاہ دے دربار وچ جیڑھے لیلے گالھ ٹری تاں ایہا مٹی
جو چور دی لاش دا سر گولیا ونجے، جاسوس تے سپاہی ٹرے وڈی
گول کتو نے پر کلھ نہ لبھیا۔

انوں کجھ ڈینہاں دے بعد فلو بادشاہ دی کچہری وچ حاضر
بھتی گیتے اکھن بلگیا۔ بادشاہ سلامت! میڈی ہک عرض ہے۔ او
اے جو ست سال بھتی گین میڈا بابا گھروں نکلیا ہوئے تے اوندی
پیشہ چوری ہا۔ میں تہاڈا شاہی اعلان سن تے آیا ہاں او لاش تاں
میکوں ڈکھاؤ، ہو سگدے او متاں میڈا بابا دی ہووے، بلکہ میکوں

تُساں چوردی لاش ڈے ڈیو، تُستاں وی اکیوں دُفنیسو چاتے میں وی
ایہو کچھ کر لیاں۔ ہک وزیر کول کھڑوتا ہا آکھن بلکيا بادشاہ سلامت
اے لاش وی ساڈے کیتے بھوگ بن گئی ہے بدبو تے ترکان پھیل گے
شاہی محل گندا تھیا ہے۔ میڈا مشورہ اے ہے جو اے لاش ایس سناے
کوں ڈے ڈتی ونجے، ایندے کفن دفن دارہ پھڑاے آپے بھگت
گھنسی۔

فلکو سناے نے پیودی لاش چاتی تے گھر گھن گیا، اونداسر
تاں ہس کول، برادری کول کھٹاکر کے کفن دفن کر کے ذونکی بھتی
کھڑوتا۔ شاہی خزانہ لٹیجی تے اوندادل ودھ گیا۔ تے او شینہ
بھتی گیا۔ "خزانہ او کوں تچ گیا۔ تے پیودا قتل وی نک گیا۔
کئی ڈیہاڑے گزار تے فلکو نے ہک وکھرا ڈھنڈورا پھروا ڈتا
جو لو کو! تہاڈے شہر دے وچ ہک ٹھگ بزاری آگے، اوندے ہتھوں
کوئی وی بچ نہیں سبکا، آپنے مال متاع تے نگاہ رکھو تے اے مالمداری
رکھو جو شاہی خزانہ وی ہیں ٹھگ لٹیا ہا۔ جیکوں شاہی فوج وی نہیں
پکڑ سبکی، ہوشیار تے خبردار بھتی راہو و۔، ہن لوکاں دے مال دی داری
ہے۔ تر کڑے بھتی راہو و۔"

ایں اعلان دی خبر شاہی دربار وچ چچی تھی تاں بادشاہ پریشان
بھتی تے وزیر کوں آکھیا۔ اے چورتاں ہروں بھروں پکڑ گدا ونجے

کیڈے ڈڈھپ دی گالھ اے جو، چور چوری دی کیتی، سُن سینه زوری
وی کریندا پے۔ کھلم کھلا چٹا اعلان کر ڈتس، رعایا کیا آکھسی جو بادشاہ
آپناں خزانہ تاں بچا نہیں سگیا، ساڈا کیا بچسی۔ وزیر سُن، سُن کوئی تر لا
لا، ترکیب سوچ جو، اے چور پکڑ یا ونجے۔

وزیر آکھیا! سوہنی سرکار، اے تاں سوکھی گالھ اے۔
اینویں کم کریندے ہیں، سونے دے اشرفیاں دی ہک بچی
چالیندے ہیں تے اوندے نال لکا کے پہریدار چا بلھیندے ہیں
اعلان کرن آلا چور سونا چاؤن آسی اوکوں پکڑ گھنسوں۔

بادشاہ نے وزیر دی تجویز سُنی تاں خوش بھتی آکھیس
ٹھیک ہے۔ ایہو کوواہ کیتا ونجے۔ بادشاہ نے تجویز تے عمل
کرن دا حکم ڈے ڈتا۔

ہک چور سستے تے سونے دیاں اشرفیاں دی ڈھیری لگ
گئی، لکاتے پہریدار بلھا ڈتے گئے، تے انہاں کوں آڈر کیتا گیا جو
جیڑھا بندہ جھکا بھتی تے اشرفیاں چاؤن لگے اوکوں گرفتار کر ڈتا ونجے
البتہ انوں انوں اٹھدے پھر دے لوکاں کوں نہ پکڑ یا ونجے۔

فلکوں نے بادشاہ تے وزیر دی ساری تجویز معلوم کر گھدی، اوں
لک گھن تے گرم کر کے آپنی جتی دے تلے کوں لا چھوڑی، اینویں ٹہدا
ونجے ڈھیری دے نالوں جو لنگھے تاں جتی نال اشرفیاں چھپڑ وچن

ہک پاسے تھی کے انہاں کوں لہاتے گھتلی، سچ پا گھننے تے ولد اڈھیری
کول تچ و نچے اینویں سارا ڈینہہ آنداتے ویندار یہا۔ اتے ہر پھیرے
سو نے دیاں اشرفیاں کھسکیندار یہا۔ سہی مخلوق وی آندی ویندی
رہی۔ جے شام کوں وزیر ہوریں اشرفیاں بگنڈن تاں او اڈھو اڈھ
گم ہن۔ وزیر نے سپاہیاں کوں آکھیا: نامرادو، اشرفیاں چو
گین، تساں چور نہیں پکڑیا۔ سپاہیاں آکھیا: سئیں آساں اکھیں
بھال تے بیٹھے رہے ہیں، کوئی بندہ وی اشرفیاں چاؤٹ کیتے جھکا
کے نہیں تھیا۔ آساں تہاڈے حکم تے اشرفیاں بھنڈانیاں وی ہن۔
اتے بھلا کوئی کینویں جھکا تھیوے ہا، اوں مرنا ہا۔ جے
اکھیں کوں پیرتے خرسی وی تھئی تھی تاں اوں پیرا چا چلتے کھینا
ہا۔ اخیر خبر بادشاہ کول گئی۔ اوں آکھیا: وزیر ہا حال ڈے، چور پکڑیا
گے۔ وزیر مکالا ملے ہا، اتھ تاں مسئلہ وی پیا ہا، پیسے، اشرفیاں
چو گیاں پر چور نہ بھیا، وزیر نے بادشاہ کوں حال ڈتا۔ بادشاہ
آکھیا: اے چنگی کال کے نہیں، خزانہ الگ مکرادیندے، ڈو جھالے
جو چور وی نہیں پکڑیا گیا۔ وزیر چپ!

کچھ ڈینہہ گزے تاں چور نے ول اعلان کرا ڈتا: جو اپنے مال
اسباب انخیاں رکھو، ٹھگ نوں واردات کرن آلا ہوتے۔

بادشاہ نے وزیر کوں طلب کیتا، آکھن لگیا: ہن ایہو جیں

بھابی بٹائی دُخے جو، اے چور نہ سبکے۔

وزیر نے نویں تجوینہ اے ڈٹی جو، ایک چوک دے وچ مال
دولت دا انبار لاڈتا وُتھے، تے ڈہ بارٹھاں سپاہی تلواراں تے
بندوقاں آلے پرے تے کھڑا ڈتے دُجن، جے ایڈا جگرے آلا
جو ہے تاں چاڈ کھاوے۔ ہروں بھروں پکڑیا ویسی۔

بادشاہ تجوینہ پسند کر کے ایندے اُتے عمل کرن دا حکم
ڈے ڈتتا۔ ایس سارے انتظام دی کنسو فلو کوں پے گئی
اُوں ستیں ہک نواں ڈرامہ سوچیا۔ نائی آلی رچھانی چاگدس، ہک
مُنکر چوری دا بنائیس، ایس چوری عیج شراب دی بوتل پلٹ ڈتس
جو کھانوٹ آلے کوں نشہ مشہ ڈاڈھا تیز چڑھے، وی نال چاش
اتے کپڑے دے ہک پلوں عیج بھٹے ہوئے داٹے، پے عیج بلیاں تے
اینویں پنج چھی گنڈو پٹریاں بدھ کے ٹر پیا۔ خزانے دی رکھوالی
عیج جیڑھے سپاہی کھڑوتے ہن انہاں دے کولوں وُچ لنگھیا۔

سپاہیاں آکھیا "اوئے اورے آ!" ساڈیاں جامتاں
بٹا۔ فلو بیا کیا منگدا، ٹھک پھک سپاہیاں دے سامنے او چوری
آلا مُنکر کھڑکھڑتس، انہاں دیاں جامتاں بٹا وُٹ کھڑو گیا۔

سپاہیاں پچھیا "اوئے اے کیا گدی وڈیں" آکھن لگیا!
سین، کمی بندا بھیم تاں، جامتاں کیتم اے ویلاں جٹاں نے ڈیتاں ہن

کہیں جوار ڈٹی ہے۔ کہیں جھنّے دانے، تے اے ہک زمیندار نے اپنے
پُتر دے دھموٹ دی مزیدار چوری ڈٹی ہے، اے گالھ کر کے چوری
کوں لکاوٹ لگیا تے آکھیس " اے میڈے بال تے میڈی ذال کیتے
ہے۔ سپاہیاں آکھیا " اوئے ذال کوں پچھے کھواوین پہلے
سا کوں کھوا۔ اتساں سویل دے بکھتے تر تے خزانے دی رکھوالی بیٹھ
کر بندے ہیں۔ اوہرے کر، گھن آ۔ اتساں کھوں ! "

فلکو آکھیا : " کھاؤ سیں ! کھاؤ ! اے چوری تہاڈے
کولوں تاں جنگی کے نہیں۔ پہلے تساں تے پچھے کوئی بیا ! "
سپاہی چوری کھاندے گئے تے اوندے ہرچ پاتی ہوئی
شراب دے نشے نے آپنا کم ڈکھاوٹ شروع کر ڈتا، تھولی دیر بعد
سارے سپاہی نشے نال پڑھتی تے ڈھاندے گئے۔ اوں سیں کیا کیتا
ہر سپاہی وانک تے ہک ہک کن کپ گھٹس ر چھانی چ پیندا
تے مال مڈی سمٹیندا واطم بھیا ! شام کوں پھلوٹ پوون بگی، بادشاہ
آکھیا سپاہیاں کوں سڈیا ونچے دولت کیتے تے چور کیتے ؟

انوں جیڑھے ایلے سپاہیاں وانشہ اکھڑیا تاں ہک نے
بے کوں آکھیا " اوئے تیڈا نک تے کن کے نہیں، اوں آکھیا، اوئے
تہڈا وی نک کن کے نہیں۔ آخر کار بادشاہ تیں گال پچج گئی۔ بادشاہ
این نوں وقوعے تے ہیاوی پریشان تھی گیا، تے آکھن لگیا " اے

نامراد سپاہی اندھے ہیں، او نامی گرامی ٹھگ مال مڈی وی چاگے
تے انہاں دے نک کن وی کپ گے، وزیر آ۔ اے ڈاڑھی بڑی بیٹی
روز ڈیہاٹے ٹٹیندے پئے ہیں، نسقان تے نسقان پیا تھیندے
ہیں کوئی پکا تھ چورتے پاتا ونجے۔" ایہ مشورے پئے چلے
ہیں جو، پئے ڈینہہ و ت چور دا اعلان تھی گیا۔ آپنے مال مڈیاں
سنبھال گھنوں تے خبردار تھی راہو، ٹھگ کل نویں واردات کر یسی
بادشاہ تئیں گالھ اپڑی اوں وزیر کوں آکھیا "اے تاں
ڈاڑھی بڑی بیٹی ہن کیا کروں؟" اوں آکھیا بادشاہ سلامت گالھ
انیویں ہے، یک بی سکیم کروں تے او اے ہے۔ یک اٹھ رقم
تے اشرفیاں دا چالڈوں، ادندی مہار کڈھ گدی ونجے تے اوں اٹھ
کوں بازار وچ چھوڑ ڈتا ونجے، چٹھا وی چور ہے او اٹھ کوں
ضرور پکڑ یسی، تے آساں ایں طرحاں چور کوں پکڑ گھنوں۔
بادشاہ نے اے نویں نرونی تجویز بہوں پسند کیتی، اے
ایندے تے عمل کرن دا حکم ڈے ڈتا۔

انوں سیں، فلکو چور کوں وی ایں سکیم دا پتہ چل گیا
اوں نے آپنی سکیم لڑائی، اوں یک طوطا پالیا ہویا ہا، طوطے کوں
یک دھاگہ وٹ کے ڈتس، تے آکھیس توں اٹھ دی نکیلی دے اے
ونجے بہتہ تھی، تے جیڑھے ایلے ساڈے گھر دے کوں آنگھے ایہو

دھاگہ اوندے نک وچ پاڈیویں طوطا اڈدا، اڈدا، تے اٹھ وی
 ٹردا، ٹردا جڈاں فلکو دے گھر کولوں آ لنگھیا تاں طوطے نے اوندے
 نک وچ اوں دھاگے دی نیکل پاڈتی جیڑھا فلکو نے طوطے کوں
 سمجھاکے ڈے چھوڑیا ہا۔ طوطا دھاگے دا ڈوجھا سہرا گھر وچ گھن
 گیا، فلکو نے ہولے ہولے دھاگہ چھکیندے چھکیندے اٹھ کوں
 آپے پوہے دے اندر ولا گھدا۔ مال مڈی لہاکے اندر سا بھر کھیس
 تے اٹھ کوں کھٹے تک وڈا سارا ٹوٹا ویڑھ عرج مار کے اوندے
 اندر پور کے اٹھ دا مدّا غائب کر ڈتس۔

شام تھی گئی، کو تو ال بھدن تاں نہ اٹھ ہے تے نہ دولت
 گول، گول کے سارے سپاہی پاگل تھی کھڑوتے، اکھن بگے پتہ نہیں
 دولت نال لڈے ہوئے اٹھ کوں زمین بگل گئی اے یا آسمان چا گدے
 بادشاہ تبیں خبر پہنتی تاں او وڈا مونجھا تھیا۔ اٹھ تے نگاہ رکھن
 آ لے یکے سپاہیاں کوں گھانڑی و ات ڈے ڈتس۔ وزیر کوں آکھیس
 ساڈی اے وی تجوزی بگل گئی۔ نقصان تے نقصان تھلی ویندے ہیں،
 ہن کروں تاں کیا کروں؟ وزیر آکھیا: سوہناں دولا کیا کر سگدے
 ہیں، کئی شے ہتھیں پے وی آوے تاں کچھ کروں؟ وزیر یک سیانی بڈھری
 کوں جاندا ہا، بادشاہ کوں آکھیس اے کم اوندے ذمے لیندے ہیں۔
 بڈھری کوں سڈیا گیا، حال حقیقت ڈتی، تاں بڈھی آکھیا بادشاہ

سلامت! چور میں تہا کوں گول ڈیندی ہاں، بادشاہ آکھیا چے توں
اے چور گول ڈیویں تاں وڈا انعام کرام ڈیوے۔

آو سئیں۔ پڈھڑی گھر گھر ٹردی پھر دی ہک ڈینہ قدرتی
فلکو دے گھر وچ کھڑوتی، اکاں بیٹھی ہئی فلکو دی ماں، پڈھڑی توں
اوں پچھیا، ماسی کینویں آئی ہیں؟ پڈھڑی جواب ڈتا، ساڈی
بادشہزادی دے ڈھڈے چ پے گئے درد، تے شاہی حکیمان آکھے دہ
سیراٹھ دا گوشت ہووے اوند اکڈھنے عرق تے اوں عرق وچ دوا
بٹاکے ڈتی ویسی تاں آرام آسی! میکوں ڈس پی ہے جو تیدے
گھراٹھ دا گوشت ہے پیا، پہلے تاں فلکو دی ماں آکھیا "نہ بی بی، نہ
ساڈے گھراٹھ شٹھ کے نہیں، تاں گوشت کھتوں آسی؟"

پڈھڑ وڈی مکار ہئی، آکھن بجی "ہائے ہائے، ہک پے دا
خیال دی نہیں رہیا، کوئی مردے مردے پے نہ بچ باہر نہ نکلے۔ مانی سیں
اشد کوں جان ڈینوئی ہے، شہزادی تیدے دھیاں وانگوں ہے مردی
پئی ہے، نہ مین کھٹ کے تھوڑا چیاں گوشت کڈھ ڈیسیں تاں تیدے
کیا ویسی؟" اینویں لگدے پڈھڑ تاڑی بیٹھی ہئی جو ویڑھے دیوچ کئی
شے پور کے تازی تازی مٹی پدھری کیتی گئی ہے۔

فلکو دی ماں آکھیا: "چے گالھ اینویں کہیں کوں ڈسئیں نہ
تاں ول ہاں میں گالھ کریندی تے جیکر توں اکاں پھنڈن پے ونجیں

تے بھید کھولن پئے ونجیں تاں ول نہیں کرندی۔ ہڈھڑی جواب دیتا
 نہ بابا! میں کوئی ایڈی مکی جھولی ہاں جو توں میڈا کم کریں تے میں تیدھا
 بھیت ڈسیں۔ جڈاں فلکو دی ما دی تسلی ہتی کئی جو، فلکو
 دے اکھاں تے اے راز، راز دی راہی، تاں اٹھی تے بوبا چا مار یس
 تے وت مٹی ہٹاتے کہی نال۔ تے چھری چاتے اوں پورے سوتے
 اٹھ دا ڈہ سیر گوشت کپ ڈتس،

ہڈھڑ خوش! جو اٹھ دا بیچ مل گئے، ہن بادشاہ تیں اے
 راز چچا کے ڈھب سارا مال گھنساں۔ ہڈھڑی گوشت دی پنڈ
 برقعے رچ لکیندی بو ہے توں باہر پتی تاں ڈو قدم ٹری ہو سی جو اوں
 فلکو پیا آندا ہا۔ او کوں ڈیکھ تے ہڈھڑی گوشت لکاؤن لگی۔ فلکو
 پچھیا، اماں کہتوں پی آندی ہیں،؟ دنال دی او سمجھ گیا جو، اے ہڈھی
 کئی مکاراں ہے تے مکاری کیتی آندی ہے، ہڈھڑ آکھیا، "پتر بس ذرا
 ایں گھر گئی ہم" فلکو آکھیا، "اماں اے کیا ہے گنڈھڑی رچ؟"
 بس وت کالھ ہڈھڑ توں لک نہ سبجی ڈس کھڑوتی جو، اے اٹھ دا گوشت
 ہے۔ فلکو ٹھک پھک سینترا بدلیا۔ آکھن لگیا، مائی اماں اے
 گوشت تاں تھوڑا ہے۔ میں وی سُن آیاں جو، بادشاہ دی دے
 علاج کیتے حکماں نے ویہہ سیر گوشت منگے۔ آہ پیا گوشت
 دی گدی ونج، تیدھا ہکو پھیرا تھیوے، وت وت نہ آوٹا پوے

ہڈھڑا کھیا سچھی مچی؟ اینویں گالھ ہے، تاں جُل پیا گوشت دی دے چا
ہڈھڑ گھر وڑی گہی تاں فلکو نے ہٹا کاتی اوکھ گچی تے گھتی اوند اکھا
پدے وِج پیا، وِت پیا ٹو یا کھٹ تے لاش پور سٹیس تاں جو، مال
دولت تے اٹھ دانچ گھروں بہر نہ نکلے۔

بادشاہ تے وزیر انتظار وِج رہے نہ کئی ڈینہاں تئیں ہڈھڑی
ولی تے نہ اٹھ دانچ ملیا۔ آخر چپ تھی گئی۔

کچھ ڈینہہ گزے وِت اعلان تھی گیا جو، آپے مال مڈیاں کوں
سنبھال رکھو، چور، ڈاکو ول آگے وے، بچ سبکدے ہوتے تاں
بچ ڈکھاؤ۔ تے، شاہی خزانے دی وی خبر کئے نہیں۔

بادشاہ تئیں خبر پہنچی تاں پریشان تھی گیا۔ وزیر کوں سڈا
تے اکھیس تیدے سارے حربے بے کار گین۔ اے کوئی وڈا گچھا چور

ہک چوری تے ڈو جھا سینہ زوری، ہنٹ تاں میں آپ ہاندھاں ایں
پاہرے تے، ٹگ سونے والا رکھو آپے ڈٹھا ویسی میں دولت

تے خود پہرہ ڈینداں۔ ڈیدھاں کینویں نہیں آندا ڈاکو، تے کینویں
نیں پکڑیندا۔ سپاہی کمین پڑاں کریندن، اینویں بلکے چینیویں

چور دے بھئی وال بنے کھڑے ہوون۔ وزیر آکھیا "بادشاہ سلامت
تہاڈی تجویز تاں وڈی لاجواب ہے، پر، کیوں نہ کچھ سپاہی تے میں

وی نال تہاڈے رہوں؟ بادشاہ آکھیا! نہ کئی لوڑ نہیں، میں کلہا

بہوں آں! وزیر آکھیا سوہناں جینویں تیڈی مرضی۔! اتھاں چپ
دی جا، ہے آلاکونی نہیں سگدا۔

فلکو کوں پتہ لگ گیا جو، آج بادشاہ خزانے دی رکھوالی
خود پیا کر بندے۔، اوں نے آپنی تجوینہ جوڑی۔ کیا کم کیستس؟
یک سوہناں چیاں زمانہ جوڑا کپڑیاں دا گھدس گاہنے ماہنے وی
گھن گدس، تے، اے زمانہ لباس پاتے مچھیاں مناتے، گاہنے پاتے
میکپ ٹھہاتے، خوبصورت عورت دے روپ، چ بٹھن کے
فٹ فٹیک ہتی تے بادشاہ دی خدمت چ آگئی، بادشاہ اوکوں
ڈیکھتے پو اہتی کھڑوتا۔ اوندے نال کپاں شپاں مریندار بہا ڈاڈا
خوش باش ہتی گیا۔ (فلکو) عورت دے سوہنے روپ چ ہن رستے
ہک سوٹا گدی وڈی مہی اے ڈوہیں شیتیاں جادو دیاں ہن۔

بادشاہ پچھیا "سوہنیو! اے کیا ہے؟ آکھن بگی سوہناں
اے نہ کچھ۔" بادشاہ آکھیا "ڈس تاں سہی جو، اے کیا راز ہے۔" اوں
آکھیا، "اے ہک رستی ہے تے بیا سوٹا ہے۔" بادشاہ پچھیا "ت اے
کریندا کیا ہے؟ اوں آکھیا "بس اکاں نہ پچھو سوہناں" بادشاہ
آکھیا "میں تاں کچھ کے راہساں، اوں آکھیا جو، اے رستی ویلٹی
پوندی ہے تے سوٹے نال کٹناں پوندے۔" بادشاہ وڈے ناز نواز
دے وچ بیٹھا مہی، آکھن بگیا "وت اینویں کر کے ڈکھا۔" بادشاہ

نے تارڑی مارتے سپاہیاں کوں سبڈیا تے آکھن لگیا "تسٹاں سارے
محل، چوں چلے ونجو، جیکر کئی دھاڑ دھاڑ دی آواز وی آوے
تاں رستے نہ پئے آواہے۔ جے کوئی آیاتاں او کوں بھاسی لاڈیسا
سپاہی سیس نو بندے نکل گئے۔

بادشاہ کلھاہتی او کوں آکھیا "چل ڈکھا جیڑھا تماشاہے
ایں رستے تے سوٹے دا"۔

اوں ستیں، بادشاہ دے پیراں کوں رستی چا بدھی تے آکھیس
میں تجربہ کر بندے ہو میں بدھے میں۔ جیڑھے ایلے رسی بدھیج گئی
تاں آکھن لگئی "ولھیت مئی رستی تے کٹ میاں سوٹا، ولھیت
مئی رستی تے کٹ میاں سوٹا" او سیئیں! بادشاہ کوں رستی نے
جوڑ کے بدھ ڈتاتے سوٹے نے دڑگ دڑگ کٹن شروع کر ڈتا۔ بادشاہ
کھیندا گیا، دھاڑ دھاڑ گھٹیندا گیا پر، آوے کوں؛ سپاہیاں کوں تاں
اوں آپ بھجا ڈتا، دھاڑ بڑنگ بادشاہ گھتی پیا ہو دے تے پیریدار
سمجھیا جو، آج چور بادشاہ دے ہتھیں آیا پئے، تے بادشاہ او کوں کٹی
پئے، عورت دے روپ، چ فلکو چور قیمتی مڈی ہیرے تے
جواہرات، سونا زو پانچیندا پئے رستے توں محل دے بہر نکل کے گھر
ونج پچیا۔ جیڑھے ایلے بادشاہ ٹیٹج ٹیٹج کے بیہوش ہتی گیا
تاں رستی وی ڈھلی ہتی گئی تے سوٹے وی کٹن بند کر ڈتا۔ جڈاں

شور دی آواز بند تھی تاں پہریداراں سوچیا ہن تاں جُل کے ڈیکھو
جو، بادشاہ چور کوں بدھی پیے کہ مار گھتس؟

جے اندر ونج ڈیدھن تاں بادشاہ آپ لہو لوہان تھیا پیے۔
ہکے ہکے تھی کھڑوتے۔ جو، اے کیا بنی؟ بادشاہ کوں پانی دے
چھٹے مارتے ہوش وچ گھن اے، وزیر نے کچھیا، تاں بادشاہ
شرمندہ تھی آکھیا "میڈا حال تاں بُرا تھی گئے۔ ہک زن آئی ہئی۔"
میکووں بدھیندی، مڈی مال چیندی وائٹم تھی ہے۔ ہک بتارا تاں
نتر اے جو، اے چور کوئی جوان نہیں ہک زن ہے۔، وزیراں مشیراں
آکھیا "سرکار! اے کم کہیں عورت دا نہیں تھی سگدا، ساکوں تاں اے
شک پوندے جو، ہر حال چور مرد ہے تے او بادشاہ سلامت
دی خوش ذوقی تے ٹھکرک دا فیدہ چیندے ہوئے زنانے روپ چ آیا
ہے۔ بادشاہ وڈا بے چستاتے بے عزتا تھیا۔ کیا کرے ہا

ہکا چپ چا وٹیس، ہن تھیوٹاں تھو اوٹاں تاں کچھ نہ ہا،

بادشاہ دی ہک دھی وڈی سیانی ہئی، اوں نے جو، اے
سارا حال سُنیا تاں مونجھی تھی، ہک ڈینہہ بادشاہ کوں آکھن لگی
باباسیں جے اجازت ڈیو تاں چور میں تہا کوں پکڑ ڈیندی ہاں۔ تے
تساں میڈی بے عزتی دا خیال نہ پے کرا ہے، بھانویں جیڑھے رنگ
ڈھنگ نال وی میں چور پکڑن دا اہر کراں میکوں اجازت ہووے

بادشاہ چور دے سہتھوں وڈا نہج تھیا بیٹھا، دھی کُوں آکھن لگی۔
 "پتر-میکوں آپنی عزت توں تیڈی عزت پیاری کئے نہیں، جیڑھی وی
 میڈی منزل بنی ہے او شالا کہیں دسمن دی وی نہ بنے، البتہ میں
 چاٹداں جو، تیڈا سٹھپ چور کُوں پکڑ ڈکھیسے۔" ایں کم دے وچ
 میڈی پارھوں تیکوں کھلی چھٹی ہے، چینیویں ہتی سبکی چور پکڑ ڈکھا
 تاں جو، میں اوں بد بخت توں آپناں بدلہ گھنناں۔"

بے ڈینہہ بادشہزادی نے کہہ ڈتا اعلان، جو، آج رات
 اتی وچے توں اتی وچے تئیں کوئی وی ہٹی آلا آپنی دکان نہ پیا کھولے
 جے کہیں ایں حکم دی سرتابی کیتی او کُوں پھاسی لاڈتی ویسی۔ رے
 ہک طرحاں دا کر فیو لگ گیا، ہر کوئی گھراں وچ بند بھتی گیا، اندروں
 کُڈے لاڈتے گئے، دکاناں وی بند، تے ہر پاسے چپ غرٹپ!
 فلو گھروں نکل کے لکدا لکاندا ہک کراڑی دکان تے پچیا
 کُڈا کھڑ کائیں، اوں اندروں پچھیا کون اے؟ ایں آکھیا لالہ جی!
 کون شوٹ کُوں چھوڑ میکوں لاچیاں ڈے، اوں آکھیا، نامرادا تیکوں
 پتہ کئے نہیں بادشہزادی دا آڈر ہتی گئے کر فیو لگیا ہے، توں کنتے آموئیں
 باہروں فلو آکھیا لالہ! توں لاچیاں دی پوڑی بدھتے درد اطاق
 پڑا کا کر کے اندروں سہتہ بہر کڈھ کے پوڑی ڈے ڈے میں پوڑی
 چا گھنساں تے پیسے تیڈی تلی تے رکھ گھنساں۔ اللہ خیر سدا!

توں باہروی نہ پیا نکل، دکان وی نہ کھول۔ دکاندار آکھیا، اے
 ٹھیک ہے۔ آؤ سیں! کراڑنے لاچیاں دی پوٹری بدھ کے
 طاق پڑا کر کے ڈیوٹ کیتے ہانہ جو باہر کڈتھی، تاں فلکو نے ہانہ
 پکڑ گئی طاق چاکیتس بند، درساں اتے پیرہ کھ کے آ زور لائیں
 کراڑ زور لاوے اندر تے فلکو زور لاوے باہر، آخر کار ایڈ زور لائیں
 جو دکاندار دی ہانہ مونڈھے توں نکل آئی، فلکو نے ہانہ چاگدی
 سلاری دے اندروں لکیندا سدھا باد شہزادی دے دربار چ پج گیا
 باد شہزادی وی کھی تخت تے بیٹھی تھی تے مال دولت وی اپنے اکوں
 ڈھیر لائی بیٹھی تھی، اوندے کول ہمت کر کے لگا گیا، سلام دعا تھی
 تے آکھن لگیا "شہزادی سین توں وڈی سوہنی تے سیانی ہیں، توں ہر
 حال چ چور کوں پکڑ گھنسیں، میکوں اجازت دیویں تاں میں سارا
 کھنڈیا ہو یا مال کٹھا کر رکھاں اوں آکھیا ٹھیک ہے، مٹن مال کٹھا
 کرن دا ٹیم وی تھی گے، فلکو ہک خوبصورت نینگرہ کپڑا چا وچھائیں
 تے ساری مڈی کٹھی کر کے اوندے وچ رکھدا گیا۔ شہزادی آکھیا اے
 کیا کریندا ہیں؟ اوں آکھیا کچھ نہیں کریندا پیا، میں کوئی اے مڈی چا
 کے ویندا تاں نہیں پیا، انتھائیں تیدے سامنے بیٹھاں تے توں وی
 انتھائیں بیٹھی ہیں۔ شہزادی کوں اوندی گالھ تے تسلی تھی گئی۔
 حقولی دیتیں فلکو آکھیا "شہزادی سین، میکوں اے پیشاپ

تے ہونے میلوں توں و نچن ڈے، شہزادی مسیحی بیٹھی ہئی اکھن بجی
میں تاں تیکوں فی و نچن ڈیندی، فلکو اکھیا اچھا ناراض نہ تھی میں ہمتیں
ویندا، توں پرے منہ کر بہتے تے اے گھن میڈی بانہہ پکڑ بہتے میں پے
پا سے منہ کر کے پیشاپ کر گھنداں، فلکو نے سلاری آ لے کپڑے، پتوں
اؤ با بانہہ کڈھ کے شہزادی دے ہتھ اؤں ویلے پکڑ اڈتی چڑھے ویلے
منہ اؤں نے پرہاں کیتا، یک پانی دا کرواوی اٹھائیں پیا ہئی، اؤکوں
فلکو نے ذرا ڈنگا چا کیتا جیندے، پتوں پانی ویجھن دی آواز اؤں لگی
اے رقم دی گنڈھڑی چیندا پھٹ گیا۔

شہزادی بانہہ تاں پکڑی بیٹھی ہئی پرے، منہ پرے کیتی بیٹھی ہئی
چڑھے ایلے زیادہ دیر گزر گئی تاں اؤں پچھاں ول کے ڈٹھتاں اٹھاں
نہ دولت ہئی نہ اونینگر، پرے حیران تے پریشان تھی گئی جو اے موندھے
تئیں بانہہ کینویں میڈے ہتھ، چ رہ گئی ہے؟ شہزادی شور گھت ڈٹا
جو، پکڑو، پکڑو چوری بانہہ ہتھ آگئی ہے، چورتاں دوکھا ڈے تے
بھج گئے پرے۔ اے پتہ لگ گے پکڑو اؤں نامراد کوں جیندی بانہہ کے نہیں
میں زور لائے میں تاں چوری بانہہ میڈے ہتھ آگئی اے،

سپاہی تے پہریدار بھجے محل پتوں نکل کے بازار، چ اے
تاں بازار، چ فلکو خزانے دی گنڈھڑی سرتے چا کے ڈوہاں ہتھاں
نال پکڑی ویندا۔ پرے سپاہیاں کوں تاں شہزادی اکھیا ہا یک بانہہ

آلے کوں پکڑ آؤ، ہیں سانگے فلو کوں پچھاں چھڑیندے اکاں بھج
جکے۔ انوں بادشاہ نے وڈی خوشی نال وزیراں مشیراں کوں اکھیا
ڈیکھ گھنؤ شہزادی نے دھی دھیں ہوندے اوئے چور دا بچ تاں
گھسن گدے، ہن چور تک نہیں سگدا پھاسی لگے دی لگے؛ وزیر نے
دی بادشاہ دی ہاں بچ ہاں ملائی چا۔

رات گزر گئی ڈینہہ تھی گیا؛ بادشاہ دی اعلان کر ڈتا۔ جو
اوں نامراد کوں پکڑ آؤ چندی بانہہ ہک کوئے نہیں۔ ساڈے خزانے
کوں ہوں لٹی رکھے۔ وت تاں سیں سرکاری اعلان تھی گے، پھڑھا
بندہ ہک بانہہ آلا نظر آؤے پکڑتے بادشاہ دے دربار چ گھن آؤ۔
انوں سیں فلو چورتاں شاہی خزانہ گھن تے امن امان آپنے
گھر و بچ پچیا، تے او شودا کراڑ چندی بانہہ اے کڈھ آیا ہکیم کول
علاج کیتے و بچ اپڑیا، شاہی اعلان تاتھیا کھڑا لوکاں نے اوں کراڑ
کوں چور سمجھ گداتے پکڑ کے سپاہیاں دے ہتھ ڈے ڈتوئے سپاہی
اوں کوں شاہی دربار چ گھن گئے نہ پچھوئے نہ اوندی سٹیونے شودے
کوں پھاسی چاڑھ ڈتوئے، تے بادشاہ دا حکم پورا کتوئے۔

آؤ سیں شاہی دربار تے گھر گھر و بچ نامی گرامی چور دے پھاسی
لگ و بچن تے خوشیاں تے خیراتاں تھیون لگ پیاں؛ پر، ڈو جھے
ڈینہہ سارے بوئے تھی کھڑوتے جڈاں فلو چور نے وت اعلان کر ڈتا

جو، نامی گرمی چور شہزادی کوں پھدو بٹل کے نکل گیا ہے، پھاسی و اسی
نیں لگیا تے کل دل آندا پئے دے شاہی خزانے کوں لٹن! خبردار تے
ہوشیار تھی راہو و۔

اے اعلان سُن دے دی اوں نگری دا بچہ بچہ، جوان پڑھے
تے زنانیاں ڈر گئے۔ تے آئے بادشاہ دے خلاف تھی گئے، جا رہا تے
لوک ایہے مقاللاں کریندے رہیے جو، اے بادشاہ نکمّاں تے عیّاش
ہے شہزادی وی ڈرامے باز تے کوڑی ہے، یک بے قصور کوں پھاسی
لو اچھوڑ س۔ اتوں وزیراں نے یک پیا چا اعلان کرا یا، جو، شاہی
خزانہ خالی تھی گے، رعایا ٹیکس ڈوڑا ڈیوے تاں جو، شاہی خزانہ ولدا
بھرتج و نچے۔

بے ڈینہہ لوکاں نے شاہی اعلان دے خلاف جلوس کڈھے
تے آکھیا جو، "اساں ٹیکس، آبیانہ تے مالیہ ہیں گالھوں شاہی خزانے
عرج جمع کرویندے ہیں جو او کوں چور ڈاکو لٹی رکھن، یاوت بادشاہ
دے اَلّے تلّے عیشاں کرن، مُشریر وزیر موحاں مارن تے رعایا کما کما
تے خزانے عرج ٹیکس جمع کرا دے کھڑی، اتے چیرھا حکمراناں دی نااہلی
نال خزانہ برباد تھی و نچے او کوں پورا کرن کیتے ڈبل ڈبل ٹیکس ڈیوے
کھڑی۔ اے نہیں تھی سگدا۔"

بادشاہ تئیں جڈاں اے خبراں پُنیاں جو، رعایا بغاوت کیتی کھڑی

تاں پئے ڈیہنہ بادشاہ کوں مجبور تھی تے اے اعلان کراوٹاں پیا۔ چڑھاوی
چور ہے او ظاہر تھی پوے، میں او کوں ادھر راج وی ڈیساں تے آپنی
دھی داسا کھ وی ڈیساں جڈاں اے شاہی حکم لکھیج گیا تے تسلی تھی
گئی تاں فلکو میدان بچ نکل آیا تے بادشاہ دے دربار بچ بچ پیا
سپاہیاں دے کپے ہوئے نک کن اتے پیاں نشانیاں ڈٹس۔ تاں
دے بادشاہ آکھیا جو بھی ہن کیا تھی سبکدے شرط چڑھی رکھ بیٹھاں
ایکوں پورا کرینداں۔ اوں ستیں فلکو کوں ادھی بادشاہی ڈے ڈتی
تے شہزادی دارشتہ وی، پئے ڈیہنہ آپنی دھی کوں فلکو نال پرنا ڈٹس
فلکو بادشاہ دا جو انتر تے راج باج دا مالک بن گیا۔

اوندے ہمسائے ملک دے بادشاہ نے چڑھے ایلے سٹیا
جو، ایں بادشاہ نے ہک چور کوں آپنی دھی ڈے ڈتی ہے۔ پر، میڈے
پتر کوں رشتہ نہ ڈتا ہس۔ اوں بادشاہ کو خط لکھ بھیجا جیندے بچ
لکھیں، بادشاہ توں ایڈا پاگل تاں تھی گئیں جو، تئیں آپنی دھی ہک چورتے
ڈاکو کوں پرنا ڈتی ہے۔ او بادشاہ ایہو خط پڑھدا بیٹھا اوتوں،
اوندے جو انتر فلکو آگیا، پچھیس جو کیہاں خط اے۔؛ جیکوں پڑھ
کے تساں مونجھے تھی گئے ہو؟ بادشاہ ڈسیا اے ڈیکھ میکوں
الانبھا آیا پئے۔ ہن میں کیا جواب لکھاں؟

فلکو آکھیا، "سیاں فکر نہ کرو، صبر کرو۔ ایں خط

داجواب جانے تے میں جانناں بادشاہ فلکو دی گالھ سُن کے بے فکر
تھی گیا، تے آکھن لگیا "میڈا چوانترا تاں ہے وی لکھاں دچوں ہاں ایہو
جیاں سیانٹا تے پینترے بازتاں شغل میلے رچہری وڈیاں وڈیاں دی پھوک
کڈھ ڈیندے، دکن نال بنیدے دونا تے وت دھوپ مار کے اوکوں بھاہ
چا کر بندے" شہزادی وی اے گالھ سُن گدی تاں آکھن لگی بابا سیٹساں
ڈیکھ گھنائے، میڈا مرد اوں بادشاہ کوں خط دا ایہو جیاں تسلی آلا جواب ڈیسیں جو
اوندیاں ستے پشتاں یاد کر لیں۔

وت ہک ڈینہہ فلکو نے سوہرے کوں اجازت چا گدی تے ٹریا
آپنے مشن تے، ٹرڈا ٹرڈا تے پچھدا ڈسیندا ڈو جھے بادشاہ دی نگری وچ
پچیا۔ اتے لکدا لکاندا شاہی محل دے وچ وڑ گیا، جیرھی ترکیب سوچ تے گیا
ما اوندے اتے عمل کرن دی خاطر اوں جاکھوڑا آلی جاتے وچ کھڑوتا چھتاں
بادشاہ پیشاپ دھشاپ کرن دیندا ہا، فلکو۔ آپنے منہ تے رتالالنگ
مل کے سنگھاں آلی ٹوپي پائے آپوں جان عزرائیل دی شکل بن کھڑوتا۔
کوئی ویلرات دا ہا جو اوں بادشاہ کوں آیا پیشاپ تاں اولیٰ ترین
آوڑیا۔ اجاں ہک بی سنگھاں آلی مخلوق ڈیکھ تے ڈر گیا۔ تے آپرے عقل
کوں ہتھ مریندے ہوئے ہمت کر کے اوں توں پچیس "توں کوں ایں؟"
اوں آکھیا "میں عزرائیل ہاں، تیڈی روح قبض کرن آیاں۔" اتھائیں!
بادشاہ ہو ریں دی ڈر دے مارے سٹی گم کھئی گئی۔ ٹی چڑھ گئی دماغ تے،

اُتے ہمت کر کے بادشاہ آکھیا۔ فرشتہ اجل سئیں مہربانی کر کے میگوں کوئی
 مہلت تاں ڈیوچا، میں وقت دا بادشاہ ہاں آپنے پُتراں، دھیاں اُتے
 وزیراں مُشرّاں کوں سنبھالا چاڈینواں، آخری ملاقات وصیت مہصیت کر
 جھٹناں۔ اوں آکھیا: کئی ضرورت کئی نہیں، میگوں حکم رُبی اے ہے جو
 ہک سیکنٹ وی مہلت نہ ڈتی وُجے، جیڑھے ایلے ڈھٹس جو، ہُن
 اے ڈریا پڈیا کھڑے تے رب دی رضا منی کھڑے، تاں آکھن لکیا
 ہک ترلہ میں لاسبگداں تیبڈی اے زاری سُن کے۔ بادشاہ آکھیا اوکینویں
 فلوکو (جیڑھا جو کھٹ موٹھ دا عزرائیل بنیا کھڑیا سہی) بادشاہ کوں آکھن لکیا، او
 اینویں جو، تیکوں صندوق وُج سما ڈینداں تے تیکوں چاکے میں لپے رب
 دے اکوں گھن وینداں، اُتھاں توں خود آپنے رب دے اکوں زاری چاکر
 وُت میں وی تیبڈی سفارش کرسیاں، میگوں امید ہے جو، بیج ڈاہ بال
 دی عمر تاں ودھو اڈیساں، بادشاہ آکھیا: اے ڈاڑھی سوہنی کالھ اے
 بادشاہ نے صندوق منگوایا تے اوندے وُج سَم پیا، فلوکو (عزرائیل) نے
 چاتا، جینویں تینویں دھرو دھرا کے آپنے سوہرے دی بادشاہی وُج
 گھن آیا۔ صندوق ہر توں لہا کے آپنے سوہرے قدماں وُج رکھ کے آکھن
 لکیا: وڈی سرکار! کال ہے اینویں سئیں! اے جیڑھا تیبڈا بندہ ہے موت توں
 وڈا لکدا پئے، ایندے بال بچے، شاہی دا وڈا کاروبار اُتے سو دھندھے
 رُکدے ہن ہک ہی شادی وی کر فی ہسں، ایں میبڈی مننت کیتی ہے

تے میں دی ہاں تاں عزرائیل، سنگدل تاں ضرور ہاں پر ایندی زاری
 آج میڈے دل تے پئے گئی اے۔ اثر کر گئی ہے، تے توں تاں وڈا
 شہنشاہ ہیں مہر بانی چاکرہ یں تاں تیبڑے اگوں کوئی دی مشکل کے نہیں
 فلوکو داسوہرا سمجھتاں گیا جو میڈا جوا نتر اکم ڈکھالے۔ وت دی
 اوں اچا اچا فلوکو توں پچھیا "اے فلاٹے ملک دا بادشاہ ہے جیں
 آپنے ہمسائے ملک دے بادشاہ کوں خط لکھیا ہا جو، تیں ہک چور نال
 آپنی دھی دی شادی کیوں کیتی ہے؟" فلوکو آکھیا! "جی حضور!"
 اے اوہو ہے۔ اندروں صندوق وچ قیدی بادشاہ سٹدا پیا ہا۔
 صندوق دے وچوں زور دا آکھیس، مہر بانی چاکرہ و میڈے مالک!
 میڈی عمر پنج ڈاھ سال ودھا ڈیو۔

فلکو دے سوہرے بادشاہ نے حکم ڈتا، صندوق کھول ڈتا ونجے
 صندوق دا ڈھک کھولیا گیا تاں اڈوں عی بادشاہ ہاتے اڈوں عی
 بادشاہ! اوں صندوق آ لے بادشاہ کوں ڈیکھتے آکھیا! بادشاہ
 سلامت تیبڑے نال کیا بیٹی؟ اوں صندوق وچوں اکھدے ہوئے
 آکھیا! "یار بادشاہ میڈے نال اے تماشا کیوں کیتے؟"

فلکو دے سوہرے آکھیا! یار میڈے کو لوں کیا پچھدیں!۔
 مریں شالا! اے میڈا جوا نتر ہے تیکوں تاں نکئی جیں ہک مکرہ

ڈکھائی ہے، اتے تیکوں یک رات، چچ چائے کے اتھاں گھن آے
تیکوں ڈرا کے ادھ مو یا کر چھوڑے سی، تیبڑی سٹی گم کر ڈتی سی
تے تیکوں مجرم بنا کے میڈے کول گھن آے۔ میڈے نال
کیڈے مدتاں توں ایہے تماشے کیتی رکھے سی، تے میڈی پوری
رعایا کوں ڈینہہ رات ڈرا ڈرا کے ادھ مو یا کر ڈتے سی۔ میں
ایندے پناں کر توتاں توں عک نک تھی کے ایندے اکوں چا
ہتھیار سٹن! ادھ راج تے دھی رانی دارشتہ ڈنم!، تیبڑے
کول تاں یک رات کیتے گے، تیبڑا ستیاناس چا کیتس، اتے
تیکوں موت ڈکھا کے میں کولوں تیبڑی زندگی بھیک منگن آے
تے ہن توں ایندے مجرم ہیں، جے اے تیکوں چھوڑے تاں چھوڑے
نیں تاں میں تیکوں بندی خانے، چچ قید کر ڈیساں تے توں میڈی
قید، چچ مرویسیں تے میں تیبڑی شاہی تے قبضہ کر کے ہیں کولوں
اٹھوں دا بادشاہ بنا ڈیساں۔

اوں قیدی شاہ آکھیا! بادشاہ سلامت، میں بھل
گیا ہاں، آج میں قائل بھئی گیا، ایہ شخص دی عقلمندی دا۔
ایہو جیاں سیاناں جے میڈے کول ہوئے تاں میں وزیر اعظم
بنا ڈینواں، اتے اپنی شاہی دے ہر کاروبار دا ہر مشورہ ہیں کولوں

گھنٹاں۔ اے تاں ہیرا ہے ہیرا۔! "جے اے میکوں
معاف کر دے تاں میں ایلوں ادھر راج تے دھی داسا
وی بُنداں،

فلکُو اپنے سوہرے بادشاہ کوں آکھیا، تئساں بادشاہ ہو
میڈے پیو ماں ہو، جو حکم چاکرو، میڈی کیا مجال اے!
ہک بادشاہ نے ڈو جھے کوں جکڑی پا کے ہاں نال
لایا تے آکھیس جینویں تیدادل آکھے اوہیں کر!
اوسیں! فلکُو کوں ڈو جھی شاہی چوں وی ادھر راج تے
ڈو جھا ساکھ مل گیا۔ او اُتھ موج کر نیدا پے تے اُتھ اُتساں!۔

سرائیکی وسیب دے دیہاتاں وچ مکان کوں جھوک "سڈیا ویندے
تے سرائیکی دھرتی دے دل ملتان وچوں ہک محبوب تے مقبول سرائیکی روزنامہ
اخبار "جھوک" دے ناں نال چھاپیا ویندا پئے۔ ایندی تعریف وچ ہک قطعہ

"جھوک" سرائیکی و سسے پیئی
علم دارستہ ڈسے پیئی
میڈا مولا! قائم دالم رکھ
ایکوں ڈیکھ جہالت نسے پیئی!

(ابن کلیم احسن نظامی)

اناراں بادشہزادی

(لوک کہانی،)

ہک بادشاہ اوندے ست پتر من، انہاں ۷ چوں
چھوٹے شہزادے داناں بئی لعل بادشاہ، جڈاں لے ستے بھراجوان
بھتی گئے تاں انہاں دے پیو بادشاہ نے آپے وزیراں مشیراں کور
ہک مہم تے بھیجیا تے اوہم لے ہئی جو، دنیاں پھر کے ڈیکھو تے ایں گاہ
ڈاپتہ کرو جیڑھے بادشاہ دیاں ست دھیاں ہوون انہاں ستاں نال
میدے پتراں دارشتہ تھیوے،

آؤ سیں! لے وزیر مشیر ٹرپے، نگری نگری پھر دے
پھر دے ہک ایہو چیں سلطنت دے چ پہنچے جتھاں انہاں کور ست
وزیر ملے، سلام دے عاتھی تاں انہاں آکھیا بھراوو! ساڈے بادشاہ
دے من ست پتر تے آساں ایہو چیاں بادشاہ بھدے ودے ہیر
جیندے ست دھیاں ہوون تے انہاں نال ساڈے بادشاہ دے ستار

پُترِاں دَارِشَستہ بھئی وُنجے ، اُنہاں آکھیا! سئیں تہاڈی منزل تاں
 تہاکوں مل پئی ہے ، او ایں طرحاں ، جو ، ساڈے بادشاہ دیاں سست
 دھیاں ہن تے آساں سست پُترِاں آلا بادشاہ گلیندے وِڈے ہیں
 جوڑ بن گئے ڈوہاں بادشاہاں دیاں وزیراں دی ساری کال وات
 آپت وِچ پکّی بھئی کبھی پکّے نال پروگرام بٹاڈ تو نے شادیاں دیاں
 ترنخاں مرنخاں طے بھئی گیا ، ڈوہاں شاہیاں دے وزیر واپس پکّے
 آپے آپے بادشاہاں کوں حال جوہلہ ڈتو نے تاں او وِڈے خوش تھئے
 شادی دے انتظام بھینوٹ پئے گئے ، ہک پئے کوں تحفے تحائف تے
 مبارکاں سلامتاں دے پیغام ڈو بجن پئے گئے ۔ شادیاں دیاں ترنخاں
 نیڑے آگیاں ۔ بادشاہ نے سست پُترِاں کوں سبکے انہاں کوں سارا
 پروگرام بٹایا ، چھٹی تاں شادی کیتے تیار بھئی گئے پر ، چھوٹا تے ستواں
 شہزادہ لعل بادشاہ تیار نہ بھیا ۔ بابے کوں آکھن لگیا بابا سیں تساں
 وی ویندے پئے ہو ۔ میڈے سارے پھرا وی ویندے پئین وزیر مشیر
 وی تہاڈے نال ہن پچھوں شاہی خالی ہے ، ہو سبکدے کوئی ہمسایہ
 بادشاہ چڑھائی چاکرے تے ساڈی شاہی تے غالب بھئی وُنجے ، تہوں
 میڈا مشورہ اے ہے جو تساں وِنجوں شادیاں کرا آؤ ، میڈی شادی
 بعد وِچ چاکرائے ۔ بادشاہ نے مشورہ پسند کیتا ۔ چھیہاں پُترِاں دیاں
 براتاں گھن کے روانہ بھیا ، لعل بادشاہ پچھوں رہ پیا ۔

جڈاں لے بادشاہ وَاچے گاجیاں نال دھیتے پاسے پُچا تاں اُتھوں دے
 بادشاہ اُلا نبھا ڈیتا جو، قول اقرار تاں سَن بُراتاں داہا، چھٹی کیوں؟
 آنوٹن آ لے بادشاہ نے یکی حال حقیقت سُٹائی، دھیتے بادشاہ دی سمجھ
 عِج کال آگئی، اوں آپنی چھوٹی دھی بلھا گدی باقی دیاں چھ دھیاں
 کوں نوٹن آ لے بھی شہزادیاں دے نال پرنا ڈیتا۔ چھپے شہزادے آپنے
 پیوں بادشاہ نال آپنے دیس پئے۔ آپنیاں ذالیں نال چنگا گز ریندے
 رہے۔ کچھ ویلا گز ر گیا تاں انہاں آپنے خاوندان کوں آکھیا "تساں،
 ساڈی زکھی بھین کوں کیوں نوے پرنا آندے؟" انہاں جواب ڈتا
 ساڈے بھرانے ایں شادی توں انکار کر ڈتے، "کئی ڈینہہ گز سے
 لعل بادشاہ پائیں باغ عِج آپنیاں بھر جاپاں کوں پیا لنگھدا ہماں
 انہاں آپے کچھ گدا،" میں وے لال بادشاہ توں جو ساڈی بھین کوں
 نہیں پرنا آندا، کوئی اناراں بادشاہ دی پرہیزسیں؟" لے سڈے
 عِی لال بادشاہ اُتھوں چلا گیا تے انہاں سوچاں عِج غرق تھی گیا جوہن
 تاں میں ہر حال عِج اناراں بادشاہ دی نال عِی پرہیزساں، ہک گنڈھری
 رقم دی چاہدھیں تے گھوڑا کھلیندا، میں مہم تے ٹر پیا۔ کئی راتاں تے
 کئی ڈینہاں دا سفر کریندا ہک جاء تے وُج پہنچا، اُتھ ڈھس جنگل
 بیابان ہے، پر ہک بندہ نظر آیس، اوندے نال سلام دُعا تھی تے
 اوں بندے کچھیا "اللہ دا بندہ توں کوں ہیں تے کنتے دیندا ہیں؟"

اوں جواب دُتّا میں فلاٹے بادشاہ دا پُتر ہاں تے لال بادشاہ میڈا
 ناں ہے۔ میں اناں راں بادشہزادی دی تلاش وچ ہاں
 جنگل آلی جھگی وچ بیٹھے ہوئے عابد آکھیا "میاں تیکوں
 اناں بادشہزادی نہیں مل سگدی، اوں آکھیا کیوں؟ عابد آکھیا
 ایندیاں بہوں شرطاں ہن۔ شہزادے آکھیا کیا شرطاں ہن میکوں لے
 مہر بانی کر کے ڈس چا۔"

عابد آکھیا "پہلی شرط تاں اوندی اے ہے جو، سال پکّا تیکوں
 راہوٹاں پوسی، ڈو جھی اے جو، ہک کھوہ ہے بغیر ڈانداں دے اُوکوں
 گھیر کے سو وگھے دا باغ اوں کھوہ دے پانی نال بھرن پوسی او باغ
 ہے اناں دا، تیدے ڈتے ہوئے پانی نال او باغ تھیسے ساواوت
 اوں تے پھل لگسی چڈاں او پھل پک ولسی و ت تیکوں اناں بادشہزادی
 مل سگسی، تہ بجھی شرط اے ہے جو، ہک پنج پار چینے کوں ہک وگھے
 باغ دیوچ کھنڈایا ولسی تے و ت او چیناں تیکوں چڑ کے کھٹا کرنا پوسی
 اے تہے شرطاں تیکوں منظور ہن؟ لعل بادشاہ آکھیا منظور ہن۔!
 پیر، اے جیڑھے ڈو شرطاں ہن ہک سال راہوٹاں تے سو وگھے دا باغ
 کوں کھوہ گھیر تے پانی لاوٹا لیاں اے تاں میں پوریاں کر گھنساں تے
 اے جیڑھے تہ بجھی شرط چیناں کھنڈاؤن و ت اُوکوں کھٹا کرنا دی ہے اے
 بہوں مشکل ہے ایں شرط دے کیتے توں مہر بانی کر کے میڈی مدد چا کر

سماں میں تیدھا تھوڑا رایت ہوساں۔ عابد آکھیا "میکوں تیدھی مدد کمرے
 خوشی تھیں، کیوں جو" توں ہک بہادر تے ہمت آلا مرد لگدیں۔ اینویں
 کم کر اے ڈو وٹے گھن تے لکاو بج او سامنے کھوہ کھڑے تھیا۔ ہک وٹ
 اوندے پڑتے رکھ چاتے ہک رکھ چا پڑھجے دے وچ تے وٹ آکھ اے
 وٹے، وٹے کھوہ، بھرے باغ تے ملے اناراں بادشہزادی۔ اوں
 لعل بادشاہ عابد دے آکھ تے عمل کیتا، ہئی کوئی اوں عابد دارانہ
 کھوہ تاں سیں آئے آپ وٹ پئے گیا تے باغ پانی نال بھر بچن پئے گیا۔
 او عابد کوئی وکھرا مالی ہا، پر کلھاکر کچھ نہ سگدا ہا، لعل بادشاہ دی ہمت
 آلا بندہ ایکوں ٹکریا نہ ہا، ہن تاں سیں باغ بھر تہج گیا۔ عابد مالی نے
 بادشاہ کوں ڈسا ڈتا جو، آج تاں سیں مدتاں دا ترہ سا ہو یا باغ پانی نال
 شرط دے مطابق بھر تہج گے، اتے اناراں بادشہزادی دے امیدوار دی
 آگین، بادشاہ آکھیا سوہنی کال اے۔ بے شرطاں پوریاں تھیون
 پچھے کالھ کر لیسوں۔ ڈو جھی شرط چینی دی پڑوپی آلی دا اے بنیا
 جو، اوں عابد نے چڑیاں دے کھنجاں دی ہک مٹھ بھر کے لعل بادشاہ
 کوں چاڈتی تے آکھیس اے گھن میں اگوں اگوں ٹرے چیناں اے
 کھنڈنیدا ویساں تے توں پچھوں اے کھنڈنیدا آنویں تے
 آکھیں اے کھنڈنیدا چڑیاں بن وچو، چکو چیناں تے بھر پڑوپیاں تاں جو
 میکوں ملے اناراں بادشہزادی۔ لعل بادشاہ نے اینویں کیتا، لحظہ

گزر یا پڑو پی بھڑج گئی چینیٹے نال - تر بجھی شرط سال راہوں دی سی
 او ایں گالھوں سی جو باغ پکٹاں با - آؤ سئیں، جڈاں تر یہی دے
 تر یہی شرطاں مٹی گیاں پوریاں باغ کوں پھل لگ گیا، پک دی گیا تاں
 اوں عابد مالی نے باغ وچوں ہک وڈا سارا انوکھڑا انار تر وڑ ڈٹتا
 تے لعل بادشاہ کوں آکھیس اے گھن ونج ایہا اناراں بادشہزادی
 سی، ایکوں گھر ونج تے بھنیں راہ دے وچ اے انار نہ پیا کھوئیں
 لعل بادشاہ وڈا پریشان بھیا جو، اے کیا؟ اتنا سفر وی کیتم، سال
 وی ریہم، تپشٹا کیتم تے ملیا اے ہک انار، بھلا ایں انار وچ وی
 پنج فٹ دی شہزادی مے سبکدی اے - وت سوچیں جو، اے وی
 ہک راز ہو سبکدے، خیر، اوں انار کوں گھن تے ٹر پیا - کجھ سفر
 کیتا ہس جو دل وچ خیال آندا گیس ٹیہک وچو انار چا کڈھیس
 تے بھن ڈٹس، ہکھ تس تاں ہس - مٹھے مٹھے رس آ لے دانے ہن
 کڈھی آیتے کھا دھی آیا - جڈاں راج گیا پچھے قیاس آیس جو، اے
 میں کیا کر بیٹھاں، عابد تاں آکھیا گھر ونج کھولیں وچوں اناراں بادشہزادی
 نکلیسی تے میں راہ وچ چا بھنم تے کھاوی گیاں - ہن کیا بھنسی - ؟
 بہوں دیر سوچیندا زیہا اخیر و لدا واپس لگا گیا - اوں عابد مالی کوں
 ونج حال ڈٹس جو، میں تاں او انار کھا گیاں تے اوندے وچوں تاں
 یکے دانے نکلے ہن، تیں میڈے نال اے کیا کیتی؟ اوں آکھیا کھلا

میں جو تیکوں آکھیا ہم جو ایکوں رستے وچ نہ بھنیں گھر وچ تے بھنیں
 پر تیں تاں آپنے نال وڈا ظلم کیتے ہن ہک سال ولدا اینویں کر، لعل بادشاہ
 وڈا خیران تے پریشان تھی گیا، ایندے سوا بیا چارہ کوئی نہ ہا، اوں اخیر ایہو
 سوچیا جو اپنی غلطی دا آپے ی مہکتی کران، اوں سیں ہک سال بیا تپسیا کٹیا
 جڈاں دوبارہ باغ کوں پانی لکھیا تے انار پکے وت عابد مالی نے دوبارہ لعل بادشاہ
 کوں انار چن ڈتا، ایں انار چا گھدا بیہک عرج رکھ تے ٹر پیا۔ سفر کریندا کریندا
 کسی منزل لاں طے کریندا گیا، بکھشتش برداشت کیتس پر، راہ وچ انار نہ
 بھن کے کھا دھس، ڈند تلے ککرا رکھ تے صبر دا گھٹ بھری رکھیں، اخیر
 اپنی بادشاہی عرج تہج پیا، آجی جنگل وچ ہا، تھکیا تروٹیا وڈا ہا، ہک سنبھ
 جیں کھوہ دی من ٹے کھڑو تھیا، اُنھاں ہک ساوِل نال بھری ہوئی ٹالھی آلا
 درخت ہی ڈاڈھی سوہنی ٹھڈھی چھاں جو ڈھس تاں دل وچ قیاس
 کیتس جو آپنے وطن دی حد وچ آتاں گیاں کہیں لحظے پہنچ ویساں ہک جھٹ
 آرام تاں کر گھنناں اے سوچ تے ٹالھی تلے سُم پیا۔

ہن ذرا لعل بادشاہ دے پچھاں دا حال سُنو! اوندے بھر جایاں
 کوں پتہ لگ چکیا ہی جو اناراں بادشہزادی دی تلاش وچ لعل بادشاہ
 نکلیا ہوئے۔ تاں اُنہاں ہیں گالھ دی جسوسی کیتے ہک نوکر کھڑی کیتی
 جو، او ایں گالھ دی کو رکھ تے ساکوں ڈستے جو لعل بادشاہ اناراں باد
 شہزادی کوں گھن آئے تاں جو اسان اوند کوئی کواہ کردن تے اوندی

جائے اُساں آپنی بھینٹ کوں پرناؤں

آؤ سئیں، او نوکرتاں، ہیں گول پھروں، چ وڈی تھی، اووی
ہیں جنگل، چ آوڑی، کیا ڈیدھی ہے جو، یک خوبصورت شہزادی ہے تے
آپنی جھولی، چ لال بادشاہ دا سر رکھی بیٹھی ہے تے او مزے دا ستاپے
نوکرانی تار گئی جو، ایہا اناراں بادشہزادی ہو سی۔ !

تھیا، ایں ہی سئیں، جو، لال بادشاہ دی ٹیپک، چ چڑھا
انار تھی او سمدے ایلے اوندے پاسے تلے جو آیا تے زور پیا تاں او
انار پھس پیا تے اوندے، چوں اناراں بادشہزادی نکل تے سستے اوئے
لال بادشاہ دا سر اپنے گوڈے اُتے رکھ کے بہہ گئی۔

نوکرانی نے سئیں، نوں ہک مکری سوچی، اناراں بادشہزادی
دے سامنے آئے او کوں ڈیکھ تے روندی وی ہے تے کھلدی وی ہے،
اوندی ایں حالت کوں ڈیکھ تے اناراں بادشہزادی پچھیا، "ہیں مئی توں
روندی کیوں ہیں تے کھلدی کیوں ہیں؟ نہ سلام تے نہ دعا،"

اوں فریہن نوکرانی آکھیا، "میں ڈر دے مارے پریشانی، چ
سلام دعا بھل گئی آں، تے کھلتی ایں گالھوں ہاں جو توں ایہدی سوہنی
تے حسین و جمیل ہیں تے روندی ایں گالھوں ہاں جو سُنے اتھاں ہک
دیونے آنوڑیں تے اوں آفات نے ہک ڈیکھنے نہ ڈو، تیکوں کھاؤنچے
اناراں بادشہزادی آکھیا ول میں کیوں کراں،؟ نوکرانی آکھن لگی، توں

اناروے

اینویں کم کر جو آپنے کپڑے لہاتے میگوں چاڈے تے توں میڈے کپڑے
 پاکھن تے میں تیکوں لکیندی ہاں تے لال بادشاہ داسریں آپنے گوڈے
 تے رکھ باہندی ہاں چڑھی آفت ہے یاد یو ہے او میگوں کھاویسی
 تے توں بچ پوسیں تے لال بادشاہ کوں وی بچاؤن دا میں کوئی ترلہ لیسا
 اناراں بادشزادی اوندی مکرئی عرج آگئی تے آپنے کپڑے لہاتے
 او کوں ڈے ڈتس تے اوندی پوشاک پاکھتس۔ اتے وت اناراں باد
 شزادی کوں اندھے کھوہ عرج سٹ گھتیس۔ تے آپ لال بادشاہ
 داسر چاتے آپنے گوڈے اتے رکھ بیٹھی، جھٹ ویلا گزریا تاں لال
 بادشاہ جاگ پیا تے آپناں سر ہک مانی دے گوڈے تے دیکھ کے وڈا
 حیران تھیا، دل عرج سوچیس جو اے رن کوں اے؟ اوندے کپڑیاں
 ول ڈیدھے تاں بہوں قیمتی ہن جینویں جو اے اناراں بادشزادی ہووے
 تے جے اوندی شکل ول ڈیدھے تاں ڈینی وانگوں ہے، ول قیاس
 کر بندے شیت کوئی راز ہووے، چپ تھی گیا، اگلے سفر دا اہر کیتس
 اٹھوں ٹر پیا تے کوئی ویلا رات دا جو، آپنے محل آچیا، ہر پاسے بلجل
 مچ گئی جو لال بادشاہ آگے تے اناراں بادشزادی گھن آئے۔

گھر پچدے ہی لال بادشاہ نے اپنی نک بچاؤن دی خاطر
 ہک آڈر جاری کر ڈتا جو، کوئی عورت، حتیٰ کے ماء بھین یا بھر جانی اندر
 فی آسگدی نہ کہیں کوں میں آپنے نال آؤن آلی عورت ڈیکھن ڈیساں

محل برج آون و بنجنتے تاں لگ گئی پابندی۔ کئی ڈیہاٹے گزرے
تاں بھرانواں کیتی صلاح جو، آساں ستے پھرا شکار کھیڈن جلوں، ٹر
پئے شکار بھیندے ٹر دے کر بندے ہوں کھوہ تے آویندن، تہہہ
ڈاڈھی لگی وڈی ہوندی نہیں، کھوہ کول کھڑو ویندن تے نوکراں
چاکراں کوں آدھن، بوکا لڑکاؤتے پانی کڈھو، جے او بوکا کھوہ
شکیندن تاں کیا ڈیہن جو ہاک ڈاساں سوہناں پھل ہے جیڑھا پانی تے
تردا وڈے چینیوس کوئی شہزادی باغ برج ٹھل دی وڈی ہووے، انہاں
شہزادیاں کوں حقیقت حال کیتی، ساریاں ڈٹھاتے وچ آپ بوکا پاتا
جیڑھا دی بوکا پاوے پھل اوندے ہوکے برج آون دی بجائے پوتے چلا
ونجے، چھپے بھرا جڈاں تھک ہار گئے تاں اخیر برج لال بادشاہ بوکا پاتا
پھل اوندے ہوکے برج آگیا۔ لال بادشاہ نے ہوکے وچوں پھل چاگدا
او کوں سنگھ کے آپنے ہر آلے تلج دیوچ رکھ ڈٹس، سارے شہزادے
شکار کھیڈ کے واپس محل برج آپھتے، لال بادشاہ آپنے گھر پجیا تاں اول
مکراں نوکرانی (جیڑھی کوڑ موڑ اناراں بادشہزادی بنی ہوئی سی) نے جڈاں
ڈٹھا جو آج لال بادشاہ دی طبیعت وڈی خوشنما ہے، وڈی حیران تھی
تے سوچن پئے گئی جو شکار توں تھک ترٹ کے آیا ہے و ت وی ہوں
خوش تے نہال ہے۔ او گوڑے برج پئے گئی۔

لال بادشاہ اپناں تاج لہاتے رکھیا تاں پھل اوندے وچ

پیارہ گیا، رات کوں سُتے رہیے۔ سویل تھی گئی تاں لعل بادشاہ جڈاں تلاب
عرج دھاوٹ لگیا تاں اوں رن کوں سہتہ گولے ڈیون دا موقعہ مل گیا، اوں
تاج دھر ڈھٹا تاں ہک سوہناں پھل نظر آیا۔ دل عرج سوچیس جو اینویں
لگدے کوئی راز ایں پھل عچ ہے پیا۔ اے سوچ کے اوں پھل چلاتے
لگا گدا۔ بادشاہ دھاں دھوں تے آیا تاں تاج ہرتے رکھدا شاہی
در بار دھر نکل گیا تے پھل خیال دل توں لہہ کیس۔

اوں مکری رن نے ڈو جھیاں شہزادیاں نال ملن وائرہ لایا
جڈاں ملی تاں آکھن لگی اے پھل بادشاہ دے تاج عچوں لہجھا ہے، انہاں
پھل ڈیکھ تے آکھیا اڑی اے پھل کوئی اسرار آلا لگدے ساری رات
پیارہ گئے مرجھایا نہیں اینویں لگدے ہنٹے پٹیا گے۔ بس توں ایں پھل
دامرنا کڈھ۔ اگاں ایں رن نے وی لال بادشاہ دی اجازت نال ہک
پڈھڑ نوکر رکھی ہوئی تھی جیڑھی اکھوں کانی تے ہروں گنجی تھی پر شوق توں
سر عرج ڈو ڈو کنگھیاں لٹکیندی تھی، اوں رن نے ہیں پڈھڑ کوں آکے
پھل چاڈ تاتے آکھیس ایکوں دوری عرج پاکے سوٹے نال چارہ گرتے
وت ہک گھڑا پانی دا وچ پاکے بہر ویٹ آ۔ پڈھڑ نے اوں کیتا
رات گزر گئی، فجر تھی تاں نوکرانی (پڈھڑ) کوں آکھیس "ونج تے ذرا ڈیکھ
آواں جتھا پھل دار گڑیا ہو یا پانی ویٹ آئی ہا نوں اکتھاں کوئی نوں
گالھ تاں نہیں تھی کھڑی۔ او ڈیکھ تے آئی تاں ولدا جواب ڈٹس

سین پھل آلا پانی اینویں لگدے کوئی جادو دا پانی، مئی ڈھم تاں اُتھاں
 ہکٹ اڑھی سوہنی بوٹی جتی کھری ہے، اوں آکھیا وِج تے اوکوں منڈھوں
 پٹ آ، پڈھڑ بوٹی پٹ آئی تاں اوکوں رگڑوا کے تے لوٹا پانی دارلا
 کے آکھن لگی ہن تیدی ڈیوٹی اے ہے جو، وِج کھوہ چلو اچا جیڑھا فجر
 توں گھن کے شام تیں واہندا رہوے تے توں کھاڈے وِج، ایں بوٹی آلا
 پانی ہک ہک چوّا کر کے لوڑھ بیٹھی۔ "پڈھڑ ٹرپی آپنی مالکُن دے
 حکم تے جوڑ کے عمل کینٹس، ہک چٹی زمین کوں پیا پانی لگدا ہا، ایں چوّا
 جوّا کر کے پانی ویسی رکھیا ڈینہہ توں رات تھی گئی، اے پانی مُکا کے
 ولی۔ رات خیردی گزیر گئی، جے فجر وِج تے ڈیدھن تاں اوں ساری
 زمین اُتے باغ جمیا کھڑے، تے وڈی حیرانی آلی کالھ اے ہے جو ایں
 نوں نروئے باغ دا پھل وی پکيا کھڑے۔ اوں کوڑی شہزادی نے لال
 بادشاہ کوں حیران تھی آکھیا "اے کوئی قیامت دی نشانی اے جو پٹی زمین
 تے ہک ڈینہہ پانی لگدے، رات گزردی اے تاں سویلے باغ تیار کھڑے
 اے کوئی وڈا خطرناک شگون ہے، اینویں لگدے یا تیدی خیر کے نہیں یا
 ول مبدی خیر کے نہیں، آج باغ کپو اچا نہیں تاں کوئی وڈا نقصان تھیو
 ہے۔ دیر نہ لا، باغ کٹواڈے۔"

لال بادشاہ اوں مکر فریب دی گتھلی دے آکھے لگ پیلے تے
 لکڑ ہاریاں تے درکھاڑاں کوں عین کم تے لاڈتس۔ باغ کپین پئے گیا

ہوں وستی ورج ہاک چھو کر وی را ہندا ہا جیندا ناں گنجو ہئی او بھید اں
 بکریاں تے گبیٹیں منجھیں چریندا ہا، او کوں اوندی اماں نے آکھیا
 پتر کیا گالھ اے ایڈا چروک تھی گئے توں مال چراؤن نہیں گیا؟ گنجو جواب
 اے ڈتا "اماں آج ہک نواں باغ پے کپیندا لال بادشاہ داتے میں تاں
 اوں باغ دے میوے کھاؤن ویندا پیاں آج مال نم چریندا۔ گنجو دی
 مار و لدا ڈتا "پتر ایں کر توں مال چھیر و نچ تے میں باغ اچوں تیڈے
 کیتے میوے چن آساں۔ گنجو مادی گالھ من کے مال چھیرن چلا گیا
 پچھے اوندی مار کوں گالھ بھل گئی، دیگر ایلے خیال آئیں تے سوچن لگی
 جو، گنجو آسی تا قہر تیری جو میڈے کیتے میوے کتھن؟ انوں سیں
 اے ٹردی ٹردی شام ایلے ونج اپڑی، باغ کئی کپو کے سنج وی تھی گیا
 ہا او کوں لبھنا کیا ملے؟ جڈاں موڑی دی چٹ تھی گئی ہئی، خیر گولیندے
 بھیندے او کوں ہک امبلی لبھ پئی، او امبلی چاتی آئی تے آکے
 صندوق ورج سنبھال رکھیس۔ ڈینہ لکھتے توں بعد گنجو وی مال چرکے
 آکیتے آندے دی پھٹیس اماں میوے کتھن؟" اوں آکھیا توں مال
 شال ڈھک آ، میں تیکوں چاڈیندی ہاں" گنجو فارغ تھی آیا، تاں
 اوندی ما آکھیا "پتر صندوق ورج میوہ لاکھتے ونج ڈھک لہاتے چا
 گھن" گنجو چے صندوق دا ڈھک لہیندے تاں کیا ڈیدھے اندر ہک

ہک وڈی سوہنی تے مَن موہنی عورت بیٹھی ہے، اوتاں ڈر گیا تے آکھن لگیا
اماں ٹی اماں اے کیا؟ اے تاں وچ عورت بیٹھی ہے۔ گنجودی ما آکھیا
پتر اے کینویں تھی سگدے، میں تاں ہک امبلی چا آئی ہم او با وچ رکھی سہی
توں غنولیا تاں نہیں کھڑا۔ گنجو آکھیا "ول اماں اے کوئی جن ہے یا
کیا ہے؟ جڈاں گنجودی ما، نیڑے آئی تاں صندوق آلی عورت پولی
اماں نہ میں جن ہاں نہ دیہہ تے نہ پری ہاں، میں آدم زاد ہاں
مہر بانی کر کے میکوں کپڑے ڈیوتاں پاتے ہا ہر آندی ہاں۔ گنجودی ما
نے کپڑے ڈتے تاں او پاکے ہا ہر آگئی اتے گنجودی ما، کوں شروع
توں گھن اخیر تیئں اپنی ساری کہانی سٹاڈتس۔ تے آکھیس، اماں
ہن توں کہیں دے اکوں ناں نہ میڈا گھنیں، تے کوئی تیئں کنوں پچھے تاں
توں آکھ ڈینویں، اے میڈی ڈوتری ہے۔ گنجودی ما، نے اناراں باد
شنرا دی نال وعدہ کر کھدا۔

انوں محل دے اندر دا حال سٹو، اوں کوڑی تے مکاری
آلی اناراں باد شنرا دی لال بادشاہ کوں آکھیا "میکوں ہک چٹا لیدا
گھناڈے میں پلیندی ہاں! لال بادشاہ او کوں لیدا گھناڈتا، اوندے
گالھیں یکیاں پوریاں کر نیدا ہا پر دلوں خوش نہ ہا۔ جڈاں لیدا آگیا
تاں اوں کوڑی شنرا دی آکھیا اے ہے شاہی لیلہ، اے جیندے گھر وچ
چلا ونجے، جو کچھ کھا دے پیوے، کہیں دا کھیر پیوے، دانے کھاوے یا

ایندی مرضی کہیں داسونا چوکھا دے ایکوں کھلی چھوٹ ۽ بھانویں کہیں دا
 کوئی وی نقصان اے لیدا کرے ایکوں کوئی انگل دی پھٹ وی نہ ڈیوے
 جسیں ایکوں ہک انگل وی چاماری اوندی انگل کپڑتی ویسی تے جے کہیں
 چنگا چوکھا ایکوں ماریا اوکوں پھاسی لاڈتی ویسی۔ آؤ سیٹیں لیدا چھٹ گیا
 کہیں ایلے کہیں دے گھر، کہیں ایلے کہیں دے پوہے تے، لوکاں دی ہر شے
 بر باد کیتی رکھیس کہیں کچھ نہ آکھیا، ہک ڈینہہ اناراں بادشہزادی دی ہک
 ہمسائی دانے سوکیندی بیٹھی سی لیدا اوندے ویرھے وڑا لیتے اوندے
 دانے کھاؤن پئے گیا، کندھی دے پاروں اناراں بادشہزادی ڈیدھی کھڑی
 سی آکھن لگی اڑی لیلے کوں بھاڈیدھی نہیں تیڈے دانے اُجاڑی یندے
 ہمسائی آکھن لگی۔ بی بی! تیکوں پتہ کسے نہیں جوالال بادشاہ دا حکم ہے
 چڑھا ایں لیلے کوں انگل دا اشارہ وی کرے اوندی انگل کپڑتی ویسی
 اوں آکھیا جے میڈے داناں کوں ونجیندا تاں میں ایندا مرنا کڈھاں ہا
 لحظہ گزریا لیلہ اُتھوں جو ہٹیا تاں اناراں بادشہزادی دے ویرھے تہج
 گاتے اوندے دانے خوار کرن پئے گیا، اوں چاگداسوٹاتے کڈھ کے
 مارئیں اوندی لت تے، لیلے دی تاں چنگھ بھنی گئی، لیلہ ہٹکدا ہٹکدا
 لوہا لنگڑا تھی محل ورنج اپڑیا، لال بادشاہ دی ذال ڈٹھاتاں دھاڑ دھاڑ
 گھت ڈٹٹس میڈے لیلے دی اے حالت کیں کیتی ہے، معلوم کینا ونجے
 تے مجرم کوں پکڑتے پھاسی لی ونجے، لال بادشاہ آکھیا، غم نہ کھا، ایکوں

کوہ ڈیندے ہیں، تے بیدا بیا گھن گھنٹوں۔ پراوندی مکار ڈال آکھن لگی
کوئے ناں، جیں اوندی جنگھ بھٹی ہے اوندی جنگھ بھٹی وچے، اخیر،
پچھ پریت تھیون پئے گئی اخیر گنجو دے گھر تیس سپاہی پنج پئے تے اوں
چھوہر (اناراں بادشزادی) کوں پکڑے گھن گئے، لال بادشاہ نے حکم دے
جو مجرم جیڑھاوی ہے او کوں مارتے تلاء دے مندریں تے پور ڈتا ونجے
حکم تے عمل کر ڈتا گیا،

پئے ڈینہ لال بادشاہ سیر سپاٹا کریندا باغ وچ ہک درخت
کوئوں لنگھیا تاں اوندی شاخ تے طوطا مینا آپت وچ گالھیں کریندے
بیٹھے ہن، طوطا آدھے میناڑی مینا گالھ سٹاویں ہا ڈینہ کئی وچے
ہا۔ مینا پئی آدھی ہے طوطا وے طوطا گالھ سٹاواں او کوں جیڑھا پاوے
اوں گالھ دا مل۔ بادشاہ ایں جوڑے دا حال سنن کیتے گھوڑا روک تے کھڑو
گیا، کہانی ایہا شروع تھی گئی، مینا کچھ گالھیں سٹاکے چپ تھی ویندی ہے
ول طوطا آدھے میناڑی مینا گالھ تاں پوری کریں ہا۔ مینا آدھی ہے طوطا
وے طوطا گالھ سٹاواں او کوں جیڑھا پاوے گالھ دا مل، پرتوں تاں ہیں
کھوتا دا کھوتا، بادشاہ سٹا کھڑے، ایں گالھوں جو کہانی اوندی آئی ہے
اناراں بادشزادی آلی، تے مینا وی کھوتا ہوں کوں بٹائی بیٹھی ہئی،
اتے کہانی چلدے چلدے جڈاں آئی ایں گالھ تے جو لال بادشاہ
نے اناراں بادشزادی کوں مراکے تے تلاب دی من ٹلے پروا ڈتے

تاں اوں ویلے طوطا پیا آدھے "اڑی میناؤں تاں اناراں بادشہزادی
 مہر کھپ گئی ناں؟" مینا آدھی ہے کوئے نہ وے طوطا جیکر کوئی عقل آلا
 ہن وی سندا ہو وے تاں اجن وی ویلا ہے پیا اوں کوں کدھ گھننے۔
 گالھ مک گئی، بادشاہ اٹھوں بھٹاتے آکے پتہ کراہیں جو، کتھ پوریاہی
 او کوں جیس یلے دی جنگھ بھتی نی۔ اٹھاں پچھیا تے ونج کے آرام نال
 آپ مٹی ہٹاؤں پئے گیا۔ سارے نوکر چاکر حیران، جو آج بادشاہ کوں کیا
 تھی گئے آپ مٹی پٹیندا ہے، پتہ نہیں کوئی خزانہ لھدا ہے، بادشاہ نے
 تھرا تھرا کے مٹی ہٹائی ہے ڈیدھے تاں سچی مچی اندر اناراں بادشہزادی
 جیندی بیٹھی ہے، محل بادشاہ او کوں ڈیدھا گیا تاں خوشی وچ پنچ کھڑو
 گیا۔ اناراں بادشہزادی کوں آکھن لگیا "میڈی سوہنی تے من موہنی ملکہ عالیہ
 میں تاں تیڈے فراق وچ مر لٹھاں توں میگوں زندگی دے کہیں موڑ تے اپناں
 بچ تاں ڈینویں ہا آخر میں تیکوں وڈیاں گراڑیاں شرطاں پوریاں کر کے جیت آیاں
 اناراں بادشہزادی جواب ڈتا میڈا ماہی میڈا جانی میں ہاں تیڈی راٹی، توں
 جے میگوں جیت آیا ہاویں تاں وت میڈا کھراوی تاں چاویں ہا، میڈے گولن
 داوی اہر کریں ہا، میں تاں کئی داری تیکوں ڈکھالی ڈتی ہم جے ہن وی تیکوں
 طوطا مینا حال حقیقت نہ ڈیندے تاں میگوں تاں تیس مر واکے پروا ڈتا ہا،
 تے بئی مکاراں نال شادی مادی کر کے موج کریندا ہیں،"

لال بادشاہ آکھیا "میں اوں مکر وی پوڑی نال شادی نہیں کیتی، محسن

ہک بڈ کھالا کیتا ہو یا ہا میں، تے اُنت ودا پیندا وڈا اہم، پر اُوڈا میکوں ہر موڑ تے
 آپنے مکرے جال، عچ پھسا گھندی ہی۔ مہن میکوں ہر گالھ روشن ہتی گئی ہے تے
 کرینداں تیڈے نال نکاح، توں میکوں آپنی برادری دا اتہ پتہ ڈے میں سمجھناں کوں
 سڈاں تے دھوم دھام نال شادی کروں تے وڈے امن چین کروں۔ لال بادشاہ
 گھر بچیا، اوں مکرے رن کوں بھار لاتے ساڑ ڈتس، تے پچھے سڈیس اپنیاں
 بھر جایاں کوں تے اکھیس مہن آوتے آکے اناراں بادشزادی ڈیکھو، چوتھا کوں
 پتہ لگ ونجے سٹھپ کیا ہوندے، انہاں ساریاں وی کیتس دعوت تے پہلے
 ڈتس انہاں دے ہک ہتھ عچ امبے پئے ہتھ عچ تیر کاتی تے اکھیس چڑھے
 ویلے امب کیسیواں ویلے اناراں بادشزادی اسی تہا ڈے سا منھیں!
 او سیں اوں دعوت آلے وڈے کمرے عچ جڈاں اناراں بادشزادی آئی
 تاں اوند احسن و جمال ڈیکھن آلیاں یکیاں شہزادیاں نیں امباں دی بجائے
 آپنے ہتھ کپ ڈتے، بویاں تھی گیاں تے اکھن لگیاں لال بادشاہ اسان
 تاں اینویں مخول کیتا ہا جو توں کئی اناراں بادشزادی پر نیسیں پر تیں تاں
 ساڈے مخول کوں سچ مچ ثابت کر ڈکھایا ہے۔ ساکوں فخر ہے جو اناراں بادشزادی
 ساڈی بھر جانی ہے۔

تقدیر دالکھیا مٹدائیں

(سریلی لوک کہانی)

ہک بادشاہ جنگل ءچ شکار وڈا کریندا ہا، اوکوں مل پئی ہک
’بڈھڑی مائی، بادشاہ حیران تھی تے پچھیا“ مائی ءکیا، ایڈے خوفناک
جنگل ءچ توں کیا وڈی کریندی ہیں؟ ”چتھاں سوارى دے سوا کوئی بندہ
نہیں اپڑ سگدا۔“

’بڈھڑی آکھن لگی“ میں ہاں تقدیر بی بی، تے لوکاں دے رشتے
وڈی بنیدی ہاں، اُج تیبڑی دھی دارشتہ تیبڑے ہک نوکر نال بٹائی
آندی ہاں۔“

بادشاہ آکھیا، ”میبڑی دھی دارشتہ تے میبڑے کرموں نوکر نال؛
اے کڈا ہیں نہیں تھی سگدا، میں کرموں دا خانہ خراب کر ڈیساں یا اپنی دھی
کوں مار گھنسیاں پر اے محل ءچ ٹاٹ دی ٹاکی نہ لگن ڈیساں۔“

اے شہیدی تقدیر ناں ٹہری گئی آپٹاں راہ، پکڑ بادشاہ دے
ہڈاں کوں لگ گئی بھاہ۔ دوستیں پچھاں محل دو بچھیا۔ تے پچدے ہی
وزیر کوں سبڈتے آکھیس جو کرموں نوکر کوں مراٹے، وزیر ہئی ذرا ڈرپوک

آکھن لگیا "بادشاہ سلامت! بندے کوں مارن بغیر کہیں قصور دے وڈا ظلم ہے
میدامشورہ اے ہے جو ایندے لُتے کئی ایہو جیس اوکھ پاڈتی ونجے جیندے
وچوں اے نکل نہ سکے تے اپنی موت آپے مروی ونجے!

بادشاہ وڈا لائی لگ بیٹی، وزیر دی گالھ سُن کے آکھیں میاں وزیر
تیبدمشورہ معقولے آخر اسال صاحب انصاف ہیں تے عدالت دی کرسی تے
بیٹھے ہیں بس کوئی تجویز ایہو جیس لڑا جو نانکری مروی ونجے تے سوئی وی
نچ ونجے! "وزیر آکھیا، "بادشاہ سلامت تساں بے فکرے تھی ونجوتے
اے کم میڈے تے چھوڑ ڈیو،"

پے ڈینہہ کرموں کوں وزیر نے طلب کیتا تے آکھیں، بادشاہ نے
ہک مہم تیبڈے ذیق لئی ہے اوکوں تیں بھگتا نوڑیں، تے او اے ہے۔ جو
توں ورنج کے سمجھ کوں پچھ آجو، توں مٹھے مٹھے کیوں ابھر دیں تے تیکھے
تیکھے کیوں لہہ ویندیں،؟ (وزیر نے سوچیا جو نہ اے سورج تیں اپڑیسی تے نہ
ولدا و لسی) تے نال ہی وزیر نے کرموں کوں آکھیا، "جیکرے لے گالھ سمجھ توں
پچھ کے توں نہ آئوں تاں ان تے نہ پیا و لیں، بادشاہ سلامت نہیں تاں تیکوں
گھانڑیں وات چاڈیسی" کرموں نے وزیر دے اگوں تاں آکھ ڈتا، جو حکم
سرکار دا اوہو پورا کر لیاں۔ پر۔ گھر آن تے مونجھا تھیا جو اے ڈاڑھی بیٹی!
اپنی ماتوں صلاح گدس تاں او آکھن لگی ہن پچڑا، تیکوں جو میں آدھی ہم
بادشاہ دیاں نوکریاں نہ کر، ہن لگے ہی پتہ،" کرموں آکھیا، "اماں ہن جیڑھی

مہرتے آئی ہے او کوں بھگتا نوڑیں، مہربانی چاکر میگوں کئی زاد لار لے
کئی دُعا شواوی کر چاہتاں جو کامیاب بھی آنواں تے وت آکے تیڈی خدمت
کراں۔ اوندی مار آکھیا، پتر میں دُعاوی کریندی ہاں جو اللہ تیکوں فتح چا
ڈیوے، تاں جو توں جلدی دل آنویں، توں اوں پاسے ٹر پوجھتوں سمجھ اُبھرے
آخر کڈا ہیں تاں اُپر پوسیں۔“

فخر تھی تاں او، وزیر کول پُجیا، سرکاری خزانے چوں او کوں ہک
گھوڑی سواری کیتے، اتے سفر دے خرچے کیتے کجھ رقم دی مل گئی، تے سیں او
روانہ تھی گیا۔ کئی منزلاں طے کریندا کریندا، ہک درخت دے تلے تھک ہار
کے بہہ گیا۔ زندر آوٹ پئے کیس کپڑا دچھاتے سم پیا۔ بیڑھے ایلے اٹھیا
تے ہوش خواں نال ڈھٹس تاں وڈا حیران تھیا جو او درخت ادھا ساوا تے
ادھا سکا ہئی، ایہو سچیندا بیٹھا ہئی جو، درخت چوں آواز آئی، میاں اللہ
بندا توں رات میڈے تلے آستیں، تے میڈی حالت تے پریشان وی ہیں، اے
ڈسا جو توں کوں دیں تے کن دیندا ہیں؟

کرموں آکھیا، میں بادشاہ دا سنہڑا چاتے ویندا پیاں سمجھ کول،
درخت آکھیا میاں کرموں، توں ویندا چینویں تینویں پئیں ہک میڈا سوال
ہے ایندا جواب دی سمجھ توں پچھتی آنویں تے او اے ہے جو، میڈا ادھا پسا
ساوا تے ادھا سکا کیوں ہے؟

کرموں جواب ڈتا ہے میں پنج پیہم تاں سمجھ توں تیڈے ایہ سوال

واجوب ضرور گھن آساں، درخت اکھیا ونج، میں تیڈی کامیابی دی دُعا دی
کرینداں۔

کرموں سیں اٹھوں ٹر پیا، گھوڑا بھجیندا بھجیندا ہک رٹھ کو لوں
لنگھیا تاں اٹھاں ہک گھوڑا چر داوڑا، اوں گھوڑے کوں وی پکڑ کے نال
جاگدس، راہ وچ گھوڑے پچھیا۔ میاں اللہ دابندہ، توں کن دیندا ہیں۔؟
کرموں یچی حال حقیقت ڈتی تاں گھوڑے اکھیا، میاں کرموں توں دیندا تاں
اویں وی ہیں ہک میڈی وی مشکل حل کیتی آنویں، اوے سچے جو میڈی ککھ
وچ پوندے درد تے اے ایڈا خوار کر نیدے جو میں توہاں توہاں کھڑو ناں
اجھڑ تیں میکوں درد ہے پیا، سمجھ توں چھپیں پا جو اے درد میکوں کیوں
پوندے؟ کرموں اکھیا اچھا بھئی ہے میں اوت تیں پہنچ پیم تاں ضرور
پچھتی آساں۔ اگاں ٹریا، سفر کر نیدے کریندے دریا دی منہ تے
ونج پہنتا، تے ونجٹاں ہنس پار، ہیں قیاس وچ کھڑا ہو پار کینویں
ونجاں؟ کیا ڈیدھے ہک وڈی ساری مچھتی نے دریا دیاں لہراں وچوں
ٹپ ماریا تے اوندے کول کنائے تے بچ گئی، اکھن لگی۔ میاں بندہ اللہ
دا، آ! میڈی کنڈھ تے چڑھ آتیکوں پار پچاڈیواں، کرموں ٹپ مارتے
مچھتی دی کنڈھ تے بہہ گیا مچھی او کوں گھندی دریا دے پار پہنچ گئی، تے اکھن
لگی۔ اللہ دابندہ توں کتنے دیندا ہیں؟ اوں اکھیا۔ میں دیندا پیاں سمجھ
کو لوں پچھن جو توں دیر نال کیوں ابھر دیں تے تیکھے تیکھے کیوں لاہندیں؟

مجھی نے اے سُن تے آکھیا جے توں ویندا وی پیں تاں ہک کم میڈا وی
 کیتی آویں، سمجھ کو لوں اے کالہ پچھی آنویں جو، میڈے سرے وچ ہر
 لیلے کوئی شے پڑدی راہندی ہے اے کیلے؟ تے کینوس مٹسی۔؟
 ول توں جڈاں ولسیں تاں میں تیڈی انتظار سچ ہو ساں تے تیکوں جا
 کے دریا دے پار وی پچاڈیساں،

کرموں آکھیا چلو ٹھیک اے جے کچھ پیچم تاں ولدا آڈیساں
 اٹھوں ٹرپیا، سفر کرنی دے کرنی دے الحذر قیاس پتج گیا سمجھ دے کول
 جڈاں سورج دے سنا منٹھیں تھیا تاں سلام دعا دے بعد اوں توں پچھیں
 جو اے مخلوق خدا، میں کچھ سنیہے پئی وڈاں مہربانی کر کے انہاں
 دے میکوں جواب تاں ڈے، سمجھ آکھیا کچھ میاں بندہ رب دا۔!
 کرموں آکھیا، میڈے ملک اکہ ہے بادشاہ اوں میڈے ذہن
 اے کم لاڈ تے جوتیں توں پچھاں توں دیرناں کیوں ابھر دیں تے تیکھے تیکھے
 کیوں لاہندیں؟ سمجھ نے جواب ڈتا، میں دیرناں میں کالھوں ابھر داں
 جو مزدور لوک مزدوری تے او شودے وڈے سویلے اٹھدن تیاری تیاری
 کریندن، دھانوں دھونوں تے ٹکڑی ٹیری کھاندے کرنی دے دیر دیر تھی
 ویندی ہے، او اوکھے نہ تھیون تے انہاں کیتے ویلا تنگ نہ تھی وئے
 میں میں کالھوں دیرناں ابھر داں جو، او آرام ناں اپنیاں اپنیاں نوکریاں
 تے سوکھے تھی تے وئے پچن۔، اتے وت لاہندا تیکھا تیکھا میں کالھوں

ہاں جو، او محنت کرن آ لے آرام نال گھر بچ و بچن، جیڑھے ویلے او تھک
تھرٹ ویندن تاں میڈے ول ڈیڑھن، جے میں لکدا پیا ہوواں تاں او
جلدی جلدی چھٹی کرتے آپٹے ہالاں پتیاں، عچ ویلے نال اپڑ ویندن،
کرموں وڈا خوش تھیا، تے سمجھدا شکریہ ادا کر کے اکھن لگیا، راہ
عچ میگوں کجھ پئے سوال ذمے لائے گین، او ترے گاہیں ہن مہربانی
کر کے انہاں دا وی جواب چاڈے،

سمجھ آکھیا، ضرور ڈسیاں پچھ تیئیں کیا کیا پچھنیں؟ کرموں
آکھیا، "ایک درخت تلے ونج ستا ہنم اونداسوال اے ہے جو، میڈا ادھا
پاسا تاں ہے ساوا، پر ادھا سکیا ہو یا کیو ہے؟ ایندی کیا حکمت ہوسی؟
سمجھ آکھیا، "اوں درخت توں ونج آکھیں جو، تیدڑا جیڑھا پاسا
سکا ہو یا ہے اوندے تلے پے تھیا ستاں بادشاہیاں دا خزانہ اوں
دولت دی گرمی دی وجہ نال تیدڑیاں جڑاں سکیاں پین، جے تیں پاڑاں
تلے نہ لاہون پانی دی نمی نہ پکڑن او تیں ڈو جھا پاسا، سا دل نہیں پکڑ سکدا
تے جیڑھے پاسوں پاڑاں تیدڑیاں زمین عچ لتھیاں ہوئیاں ہن او پاسا
ساوا ہے۔" تے جے تیئیں اے خزانہ تیدڑے تلوں نہ نکلیں او تیں اینویں
توں سکارا ہسیں۔"

کرموں نے وت پیا سوال پچھدے ہوئے آکھیا، "وت راہ
عچ میگوں ٹکڑے ہک گھوڑا تے اوں اے پچھے جو، میڈی ککھ عچ

ایک سو پنج

یونندے دردِ ایندی کیا وجہ ہے تے کیا تدارک ہے؟

سمجھ آکھیا "اوکوں وِج ڈس جو، تیں پیتے سمندر توں پانی
اوں پانی وِج لڑھیا ویندا ہا ہک میرا، تے او میرا پانی دے گھٹ
نال تیدڑی ککھ وِج چلا گے تے پڑدا کھڑے جڈاں تیں او میرا
نیں نکلا تیدڑا درد نہیں وِج سگدا۔"

کرموں آکھیا "سمجھ بادشاہ تیدڑی وڈی مہربانی، تہ بھی
گالھ میگوں کیتی ہئی چھتی نے، جو اونندے سر وِج راہندے درد، اے
کیا راز ہے؟ تے ویسی کینویں؟

سمجھ آکھیا "اوکوں وِج آکھ توں ہیں دریا دی مچھی تیدڑے
سر وِج جیڑھے پاسے درد راہندے اُتھاں ہک لعل پھسیا کھڑے
جے تیں او موتی نہ نکلسی تیکوں آرام نہ آسی۔"

سارے سوالاں دے جواب گھن کے کرموں وڈا خوش تھیا
تے سمجھ دا بہوں بہوں شکریہ ادا کریندا، اجازت منگدا ولدا واپس
مڑ پیا۔ ولدا سفر کریندا کہ نیدا پہلے تاں پہنتا دریائے، جڈاں
دریا دی منڈرتے آیا تاں لحظہ گزریا او ہا مچھلی جیڑھی کرموں دے
ولٹ دا انتظار کریندی پئی ہئی کنا سے تے آگئی آپنی کندھ تے سوار
کر کے پانی وِج تڑی تڑی اُوار آٹ لگی اوکوں کنا سے تے لہا کے
پچھن لگی میڈا سوال سمجھ کوں کیتو؟ کرموں نے اوکوں ساری

حالِ حقیقت سنا دتی، مچھی آکھیا و ت پیا کوٹ ایلوں کڈھسی؛ توں
 عی کوئی تر لہ لا، مچھی وڈی ساری سہی و ات جو پاڑیئیں کر مٹوں اوندے
 اندر وڑ گیا اندروں ڈیدھتے تال سر دے ہک کونے پرچ ہک ہیرا ٹنگیا کھڑے
 نور لاکے او کوں کڈھ کڈھ س، تے آپنی قمیض دے کھیسے پرچ رکھ دے لٹس
 مچھتی دے ہر دادر دھک گیا، او تاں خوشی نال ٹپے مریندی کر مٹوں دا
 شکریہ آدھی ٹپ مارتے دریاء پرچ وڑ گئی،

کر مٹوں و ت ٹر پیا اگیاں آپنی منزل کن، اگوں جنگل دے
 کنارے تے گھوڑا کھڑوتا ہا اوندے انتظار پرچ گھوڑے او کوں چلتے
 اگلی منزل کن ٹر پیا، راہ پرچ حال پچھدا گیا۔ کر مٹوں نے او کوں سارا
 حال ڈتا جو تیڈے اوں پاسے پرچ پھسیا کھڑے ہک ہیرا، او پڈدا کھڑے
 جے تئیں نہ نکلسی آرام نہیں آوٹاں، گھوڑے آکھیا و ت اے تھورا دی توں
 میڈے اتے لاچا ایلوں کڈھ، کر مٹوں آکھیا اینویں کڈھاں؟ گھوڑے آکھیا
 میکوں جتھاں در دے میں اتھاں تیکوں نشان ڈینداں توں اتنی جا، کوں
 چاقو یا چھری نال چیرا ڈے تے ہیرا کڈھ گھن، کر مٹوں سیں اینویں کیتا
 ہیرا کڈھ ہٹیا تاں گھوڑا خوش ہتی گیتے آکھن لگیا تیڈی وڈی مہر
 بانی، تیں ہک گنگ ام تے تھورا لا ڈتے، میڈی تکلیف دور کر دتی اے
 اللہ سیں تیڈیاں تکلیفاں وی کٹے چا،

کر مٹوں ٹر یا اگیاں آپنی شاہی آلے پاسے تے راہ پرچ

پوندا با درخت جس سجھ دو سنیہا بھیجا با۔ اوں درخت تلے آرم کیشے
 ساری حال حقیقت ڈٹس، درخت آکھیا میاں بندہ رب دا جے ہک
 تھورالا چھوٹے ہی تاں ڈو جھاوی لاٹھا، میڈے پاڑاں پرچوں خزانہ وی
 کڈھ چا۔ کرموں نے سیئیں کئی کام کیئے مشقت کیشے اخیرا وستاں
 شاہیاں دا خزانہ کڈھ گدا، او سیئیں کرموں تاں تھی گیا وڈا امیر کبیر
 اوں سوچیا ہن میں بادشاہ کول ونج تے کیا کر نہیں، ہووے تاں اتھائیں
 ٹکناں کراں، پہلے تاں اوں درختاں دیاں لڑیاں پٹ پٹ کے اوں
 خزانے اُتے رکھیاں، خزانہ لکا کے پچھے کیا کم کیشے جو، اپنی وطن آلی
 شاہی توں بارہاں کوہاں تے زمین گھن گدس تے اتھیاں ہک محل وین
 بنو ایس جینویں اوں دے بادشاہ دا ہئی تے وت وڈے دھوم دھام
 دے نال راہوٹ پئے گیا، سخی وی ہاتے غریباں دی امداد کرن آلاوی!
 ایندی شرافت، امیری تے سخاوت دے چرچے اوں بادشاہ تیئیں پہنچے
 جیندا کہیں زمانے اے کرموں نوکر با، اوں ہک واری کرموں دی دعوت
 کیئی، جڈاں کرموں بادشاہ دی دعوت تے گیا تاں او کوں کہیں وی
 نہ سنجاتا جو اے اوہو کرموں نوکر ہے، ہک تاں کرموں نے اپنا ناں
 کرم علی رکھ گدا با، وت ڈاڑھی رکھ گدس تے شاہانہ پوشاک ٹھہانی ہئی
 کوں سنجائے جو اے ہیں شاہی داپرا تاں نوکر ہے۔ کرم علی جڈاں

بادشاہ دی دعوت تے آیاتاں او کوں تحفہ ڈیوٹ کیتے ہک میرا گھن آیا
 جیڑھا اوں مچھی دے ہر چوں کڈھیا ہا۔ بادشاہ تاں اوں ہیرے کوں
 ڈیکھ کے پووا بھتی گیا، ایڈا قیمتی ہیرا تاں اوں ندگی وچ نہ ڈھٹا ہا۔ بادشاہ
 کوں کرم علی نے وی آپنے محل وچ ولدی دعوت ڈتی، بادشاہ جڈاں کرم
 علی کوں آیاتاں ڈیکھ ڈیکھ تے حیران قیما جو کیداسو ہٹاں محل ہے۔ وافر
 مال دولت ہے، تے کرم علی آپ وی ڈاڈھا سو ہٹاں ہے۔ بادشاہ دی
 دھی جوان ہئی اوں کرم علی کوں آپنی دھی دارشتہ کرڈتا۔ نکاح شکاح
 بھتی گیا رخصتی بھتی گئی، بادشاہ خوش، جو، میڈی دھی کوں چنگارشتہ
 مل گئے تے ایہو جیاں رشتہ بادشاہ کوں مل دی نہ سبکدا ہا۔

انوں کرموں وڈا خوش، جو او بادشاہ دا جو انترابن گیا۔
 کجھ ڈینہہ گزے تاں اوں کرم علی دی ذال نے آکھیا میڈا سر داسائیں توں
 کوئی اپنا حال ڈینویں ہا، تیڈے وڈ وڈیرے کون ہن؟ کرموں محنتی تے
 سچا بندہ ہا سچی سچی سارا حال کر سٹالیں۔ جو کینویں اوندے پووا بادشاہ
 نے ایندے اُتے سختی پاتی ہئی تے کینویں اوندے مقدر نے ہندر پیٹی تے
 آج بادشاہ نے سبڈ کے دھی دارشتہ ڈے ڈتے، اے سارا ماجر اسٹ کے
 او وڈی حیران بھتی تے خوش وی جو، اوند اگھوٹ ہک محنتی تے سچا بندہ
 ہے۔ کرموں دی ذال جڈاں ستو وارے تے آپنے پیکے گئی تاں اوں
 آپنے بابے بادشاہ کوں کرموں دی ساری کہانی سٹاڈتی۔ بادشاہ

سُن تے وڈا حیران تھیا۔ تے و ت اُو کوں او پچھلا ویلا یاد آیا جڈاں
جنگل ۽ چ اُو کوں تقدیر بی بی ٹکری سئی تے آکھیا ہس " میں تیڈی دھی
دی شادی تیڈے ہک نوکر نال کراونی ہے "

بادشاہ نے اخیر اے اقرار کیتا " جو تقدیر دالکھیا
کوٹن مٹا دے؟ " بادشاہ آپنے کھر خوش، کرموں آپنے گھرتے
اُنساں تَساں سارے آپنے گھراں ۽ چ خوش پئے وسدے
ہیں۔ شکر ہے سوہنے رب دا۔

جھٹھاں لوکاں دی ہے سبیت چنگی
اُو ہے جگت تے کرماں والے ہن
تقدیر دالکھیا مٹد انٹیں
سوہنے رب دے کم نرا لے ہن

(ابن کلیم حسن نظامی)

”ابن کلیم وڈا کاتب اے!“

تخریر:۔ ملک محمد صفدر جھونگل (چکوال)

ہک بزرگ ہر اُس بندے نوں جس وچ بہوں ساریاں خوبیاں
 ہووٹاں، آکھدے نیں ”اوہ اوڈا کاتب اے“ غور وں تجربے دے
 بعد اہ معلوم تھیا کہ بزرگاں دی مراد کاتب توں ”کامل“ اے، ابن کلیم دی
 حیاتی تے انہاں دے کم نال واقف شخص توں پچھوتاں او ایہو ای جواب
 دیسی کہ ابن کلیم تاں وڈا کاتب مر دے۔ اللہ دے بندو! ابن کلیم صرف
 کاتب ای نیں، اس دے علاوہ وی بہوں کچھ اے۔ او مصوّر اے، شاعر
 اے، ادیب اے، سابق امیدوار صوبائی اسمبلی دے طور تے کدے سیات
 دان بی آہا۔ صحافی اے، صوفی اے جیہڑا حافظ قرآن، ول ایم اے
 عربی، گولڈ میڈلسٹ اے، کاتب وی تے داستان گو وی، پر آخری
 گل اے جے ابن کلیم دے متعلق کوئی آخری گل نیں کہتی جاسکدی،
 اس واسطے ابن کلیم دے متعلق کوئی نیں کہہ سکدا کہ اوڈا آ لے ویلے
 وچ اس نوں لوگ کس حیثیت جاں رہے ہوسن۔ اس دی حالاں
 تک مکمل دریافت ہووٹاں باقی اے۔ ابن کلیم دی کئی صفتاں آلی
 شخصیت دی تسلی اے جھک وی ڈیکھو تے اندازہ لاچھوڑو۔!

میں انہاں دی داستان گوئی دے متعلق کچھ آکھن توں پہلے
تساں نوں ہک گل سُناٹی چاہنداں۔ اور نگزیب عالمگیر بادشاہ دا زمانہ
آج۔ ہندوستان وچ ہک پادری آیا جس داناں فادر برنیئر آج۔ واپسی
تے اُس سفر نامہ لکھیا۔ او آہدا کہ ہندوستان ہک ایسا ملک اے جس دا
ہر بندہ کسی نہ کسی بیماری دامر لھن اے، تے نال کسے ہک بیماری اڈاکر
بی ہے۔ اس توں اہ ثابت ہو یا کہ برنیئر جس ہندوستانی نوں دی
ملیا اُس نوں او نیس دو کہانیاں ضرور سُنائیاں، آج اور نگزیب
دے دور آ لے ہندوستانیوں دے تسی بی نمائندے ہوتے میں بی، پر
ساڈی حیثیت بدل گئی اے، اساں کوئی کہانی کسے برنیئر نوں نیس
سُناوٹی۔ بلکہ ابن کلیم دی کہانی سُنی اے۔ اس حیثیت نال اساں
سائے کہانی رکھن والیاں دا او نمائندہ اے۔

”ملکو دا پتر فلکو“ وی ہک کہانی اے جس وچ سانوں اہ آفاقی
سبق ملدا ہے کہ فتح ہمیش دانائی دی ہوندی اے، پر دانائی کسی دی
میراث نیتوں دل داستان گو ابن کلیم بی ہک بڑا دانابندہ اے بلکہ وڈا کاتب
اے، قدرت قلم دے اس بادشاہ کولوں شاید کوئی بہوں وڈا کم گھنٹاں اے
پہلے پیار دے نغمے ”الولولی“ فیر دل دی آہ ہر پتر اس تے ہن ابن کلیم دی
کہانیاں دی اے کتاب جیہڑی تساڈے ہتھ وچ اے اس دی کسی دور
دراز مٹھی ہوئی منزل داسراغ دے رہیاں نیں، ... تساں نوں میڈی
گل نال اتفاق اے ناں!

عصر حاضر میں لوک کہانی کی بازیافت

ڈاکٹر ندیم نیازی (عیسیٰ خیلوی، رحیم یار خان)

کہانی سننے سنانے کا رواج ثقافت کا حصہ تھا۔ قصبوں، قریوں، چھوٹے شہروں میں چوپال، چوک، حجرے بنے ہوتے وہاں رات کو کچھ لوگ اکٹھے مل بیٹھتے اپنے دکھ سکھ اور روزمرہ کے معمولات اور معاملات سے ہٹ کر بھی مختلف مشاغل میں رات گئے تک خوش گپیاں کرتے، دن بھر کی تکان اتار کر گھروں کی راہ لیتے اُن مشاغل میں کہانی اور داستان گوئی کو بڑی اہمیت حاصل تھی، ہر روز کوئی نہ کوئی باری باری لوک کہانیاں سناتا۔ گھروں میں بڑی بوڑھیاں نانی، دادی، سبھی بچوں کے بہلانے، سنانے کیلئے رات کو انہیں کہانیاں سناتیں۔ اگر کوئی بچہ دن کو کہانی سنانے کا تقاضہ کرتا تو اس کو ضد سے باز رکھنے کے لئے کہا جاتا، کہ دن کو کہانی سنانے سے مسافر راستہ بھول جاتے ہیں۔ معصومیت رسیدہ بچے ضد گزیدہ خواہش سے اس لئے باز آ جاتے کہ بیچاے تھکے ماندے مسافر بھٹک گئے تو منزل پر کیسے پہنچیں گے۔ اب وہ رواج کہاں؛ بدلتی اقدار نے ثقافت کے رنگ و پ کو بدل ڈالا ہے، محشر سے قبل محشر کا عالم اس امر کا غماض ہے کہ اب چوپالوں، چوکوں اور حجروں کا وجود ناپید ہے۔ ایک پڑوسی دوسرے سے بیزار ہے۔ شرعی حدود و قیود کے اطلاق کے لئے تسلیم و رضا کے ساتھ عمل پیرا

ہک سوتیرھاں

ہونے کی بجائے ان سے لا تعلقی اور انحراف کی واضح صورت نے انسانی و اخلاقی اقدار کو پامال کر کے رکھ دیا ہے حتیٰ کہ اکثر گھروں کی فضا اخلاقی فحط سالی اور بُحران سے انحطاط پذیر اور مکرر ہو چکی ہے۔ بزرگوں سے محبت احترام کی بجائے جنریشن گریپ نے ان کے سکون و طمانیت کو تاراج کر دیا ہے۔ ان داستانوں اور لوک کہانیوں کا سلسلہ مخصوص محور و مرکز سے بڑا ہوا ہوتا تھا جن کی اساسی حیثیت بادشاہوں، جنات، دیو، پریوں، جادو گروں، چڑیلوں، اُڑن کھٹوے اور دیگر کسی علامتی حوالوں سے مملو اور وابستہ ہوتی۔ الف لیلہ، ہزار داستان کا ایک دور میں دیر پا چرہ چارہ۔

ثقافت میں کہانی کے عمل و دخل کو افسانے کی خلل اندازی نے متاثر کیا، افسانہ ہیئت، متنوع موضوعات اور اسلوب بیان کے اعتبار سے کہانی کی نسبت مختلف صورت اختیار کر گیا۔ کہانیوں اور افسانوں کے مزاج کا تضاد نہ صرف قابلِ توجہ ہے بلکہ افسانہ بدلتے موسموں اور رُتوں کے ساتھ بدلتا چلا گیا، گذشتہ دور کی لوک کہانیوں کو ابنِ کلیم صاحب نے فنی مہارت اور چابکدستی سے کتابی صورت میں تشکیل دیا ہے، گویا انہوں نے کہانی کو زندہ کرنے کے لئے جس خجرات اور حوصلہ سے عصرِ حاضر میں لوک کہانی کے بڑے نقوش کو ابھارا ہے اس طرح عصرِ حاضر کی ثقافت کو عہدِ رفتہ کی ثقافت سے جوڑنے کا عزم عمل ظہور پذیر ہے یہ احسن اقدام نہ صرف لائق ستائش ہے بلکہ انفرادی سوچ و کاوش کا توجہ طلب رویہ اور دُر تارا ہے، کہانی کی زبان بظاہر سرائیکی ہے مگر تنقیدی نگاہ سے دیکھا

ہک سو چوڑاں

جائے تو پنجابی، ہندکو اور سرگودھا وغیرہ میں بولی جانے والی علاقائی زبانوں کے الفاظ بھی درآئے ہیں، سابق ریاستی زبان اور ملتان کی کو اب سرائیکی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس کے ٹھیٹھ ترین الفاظ مکمل طور پر برتنے سے اجتناب اور ہندکو کی آمیزش و اختلاط نے کہانیوں کی زبان میں چاشنی اور شیرینی و مٹھاس میں اضافہ کر دیا ہے، ممکن ہے یہی ملتان سرائیکی زبان ہندکو کے ملاپ سے جنم لیتی ہے، اس طرح زبان میں وسعت پذیری کا وصف پیدا ہو گیا ہے۔ اب یہ مجموعہ کہانی پاکستان کے طول و عرض میں نہایت بہتر انداز سے پڑھا جائے گا۔ لہذا نتیجتاً اس کے اثرات کا پھیلاؤ اسکی شہرت اور پسندیدگی کے لئے ارزانی کا سبب بنے گا۔

ابن کلیم صاحب کے دو شعری مجموعے "آلو لولی" اور سرائیکی مزاحمتی شاعری پر مشتمل مجموعہ "ہیٹر اس" کے ضمن میں ان کی شعری فطانت و متانت کے متعلق اظہارِ کمر چکا ہوں۔ ان کی خطاطی کا گہراں قدر پہلو بھی لائق تحسین ہے اس سے مترشح ہے کہ ان کی شخصیت پہلودار ہے اور ہر پہلو گہرا ابدار کی طرح درخشاں، پرکشش اور قابلِ قدر ہے، ان کی کہانیوں میں تسلسل، موضوعاتی تنوع، تخیل کی فراوانی، واقعاتی تاثر سے معمور ہے۔ سلاست میں نہ جھول ہے نہ کہیں مجروح ہونے کا احتمال پایا جاتا ہے۔ ان فنی مناقب کے باوصف ان کی کہانیوں میں مٹو، عصمت چغتائی، نسیم انہولوی اور اسی قبیل کے افسانہ نگاروں کے افسانوی تخلیقات جنسیاتی تخریب کاری، لمحاتی لذتیت، حیا سوز فحاشی، بے شعوری پن، اخلاقی گراؤٹ، ذہنی نا آسودگی، شرعی عوامل سے بغاوت، بے راہ روی کے

منفی رویوں کے اظہاری وسیلہ سے خجالتی شہرت کی ذرا سی تیرگی تو کیا اس کی سایہ فگنی کا منفی رجحان بھی نہیں پایا جاتا۔ چند ماہ قبل اسلام آباد ریڈیو اسٹیشن سے انٹرویو کے دوران ظفر نیازی صاحب کے ایک سوال کے جواب میں منٹو کے بارے میں نے اس کی خامیوں کا ذکر کیا تھا۔

ابن کلیم صاحب کی یہ منزہ روش نہ صرف ان کو انفرادیت سے ہمکنار کرتی ہے بلکہ ممتاز بھی۔ ان کے محاورات کا استعمال اور روایت پسندی کا عنصر غالب ہے جو تحریر کی شوخی اور فنی حسن میں اضافہ کرتا ہے۔ ان کی سرائیکی نوازی سرائیکی وسیب کو دعوتِ فکر دیتی ہے کہ وہ اردو جو کہ بین الاقوامی حیثیت اختیار کر رہی اس سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اپنا قیمتی وقت علاقائی قدیم زبان سرائیکی کی ترویج و ترقی اور ارتقاء و ابلاغ کے لئے وقف کرے، اس لئے سرائیکی زبان کا پیڑ اور وزن پنجابی زبان کے ساتھ ساتھ پھلتا پھولتا نظر آتا ہے۔

شکریہ!

سٹیں حبیب فائق نے میڈی این کتاب "نانا پھلوٹ" تجویز کیتے جیوں سیں اُمید ملانی، ملک قادر بخش تھیم، حافظ محمد ریاض راغب اتے ملک محمد ارشد (ایڈیشنل سیکرٹری جنرل پاکستان سرائیکی رائٹرز گلڈ) نے پسند کیتے، میں انہاں مہرباناں دا، اتے پئے انہاں دوستاں دا تھورائیت ہاں جنہاں تھو صدہ بدھلتے۔

(فقیر، ابن کلیم حسن نظامی،

۱۱۶ سوانح مصنف

موجود :- ”خطرِ رعنا“ (تعلیق کے سات سو سال بعد ایجاد ہو گیا)
باضابطہ طرزِ تحریر جو عربی فارسی و اردو کی تحریر کا نمونہ ہے

اعزازی لقب :- ”ناڈرا قلم“ (از بین الاقوامی کمیشن اسلامی ثقافتی ورثہ ترکی)
اعزازِ خاص :- شاہ خالد گولڈ میڈلسٹ (پاکستان سائنسی مسلم ورلڈ)
مستند :- غالب کیڈمی و عرب کچل سنٹرلیک آفسر کبٹیس نیو دہلی

نام — حافظ محمد اقبال خان لنگاہ

المعروف — ابنِ کلیم حسن نظامی

تعلیم — حفظ قرآن ، ایم اے عربی

فنی خصوصیت :- خطاطِ بہت قلم

سند و اعزاز :- رائی زنی فرہنگی ایران

دیگر اعزازات ایوارڈ و اسناد

امریکن کچل سنٹر کراچی، گوٹے انسٹیٹیوٹ کراچی، قومی عجائب گھر کراچی، پاکستان کونسل آف آرٹس، اسلام آباد،
راولپنڈی آرٹس کونسل، پنجاب آرٹس کونسل لاہور، عجائب گھر لاہور، آبائین آرٹس کونسل پشاور، ملتان آرٹس کونسل، ملتان،
ایوارڈ بدست صدہ پاکستان گورنر پنجاب، حلقہ اہل قلم جہلم، ڈسٹرکٹ کونسل جہلم، ڈسٹرکٹ کونسل ملتان، میونسپل کارپوریشن ملتان،
پاکستان پبلک ریلیشنز سوسائٹی، ملتان ایوارڈ مجلسِ ارباب فن، آفریدی ایوارڈ، ساغر آرٹس کونسل، عزمی ایوارڈ بزمِ فکر و فن ملتان،

اعزازی عہدے

چیف آرگنائزر :- دبستان فروغِ خطاطی رحبرٹ، سرپرست :- گل رعنا ادب سوسائٹی ملتان، صدہ جماعتِ حشیشہ کلیمینہ
چیف ایڈیٹر :- ہفت روزہ کلیم ملتان، سرپرست :- کیلی گرافر ذالیسوسی ایشن ملتان چیف بیورو :- اردو میگزین منزل (سوڈین)
پرنسپل :- کالج آف اسلامک آرٹس ملتان، چیف بیورو مدینہ بہاولپور، ممبر ایگزیکٹو کونسل :- ادارہ کشف القلوب اسلام آباد
جنرل سیکرٹری انجمن مدیران جرائد پنجاب، پرنٹر و پبلشر :- کلیم آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان، سرپرست ادارہ فروغِ سرائیکی

فن خطاطی پر مصنف کی چھ اہم تصانیف

- ۱- ”تاریخ فن خطاطی“ (مع نادرونیاب نمونے خطی) ۴۰/-
- ۲- نقوشِ رعنا موسوم مرقع خطاطی (ساتوں خطوں کی تحفہ) ۴۵/-
- ۳- ”جلوت رعنا خطاطی“ (علامہ اقبال کا کلام پر قرآنی خطاطی) ۸۰/-
- ۴- ”قلم اور اہل قلم“ (برصغیر کے نامور خطاطوں کا تذکرہ و نمونے) ۴۰/-
- ۵- ”کاپی سدا خطِ نستعلیق“ (ابتدائی تعلیم کیلئے) ۵/-
- ۶- ”مرقع رعنائی“ (خطر رعنا کے قوانین فن پائے) ۳۰۰/-

ابنِ کلیم کی دیگر تصانیف

- ۷- ”دلی یا ترا“ (سفر نامہ دہلی مع تصاویر و پیکچر تاریخی عمارات)
- ۸- ”جمہوریت ہماری سیاست“ ۱۰۰/-
- ۹- ”مرقع روحانیت“ (مصنف کے داد بزرگوار کی سوانح) ۴۰/-
- ۱۰- ”مجموعہ اُردو وظائف“ ۱۰۰/-

ابنِ کلیم کی سرائیکی تصنیفات

- ۱۱- ”الو لوی“ (بچوں کیلئے باتھویر سرائیکی نظیں) ۱۲- ”ہیٹراس“ (مزا جمنی سرائیکی شاعری) ۱۳- ”پھلیوٹ“ (دو افسانے چار لوک کہانیاں)
 - ۱۴- ”سچا رنگ تصنیف آلا زریو“
- فن خطاطی، مہتوری و امورِ دینیہ، روحانیت اور سیاست کے موضوعات پر دیگر بے شمار تحقیقی مقالات، جات، زبانِ اردو و سرائیکی
علاوہ انہی سرائیکی مزا جمنی شاعری وغیرہ قومی اخبارات و جرائد میں شائع شدہ موجود ہیں۔ (ترتیباً حاجی شفیق اللہ خان)

”الُولوی“

چھوٹے بڑے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی سرائیکی نظمیں اور رنگ بھرنے کیلئے تصویری خاکے، ایک دلچسپ کتاب جو ڈرائنگ، ہیک بھی کام دے اور سرائیکی جیسی بیٹھی زبان کو پڑھنے کی طرف ہر چھوٹے بڑے مرد عورت کو راغب کرے، صفحات ۶۴ ہیں، چار رنگا خوبصورت ٹائٹل، عمدہ کاغذ قیمت صرف ۳۰ روپے

الُو کا مطلب ”نہیند“ اور لُولی سے مراد لوری ہے، اس کتاب کی نظموں میں ٹھیٹھ سرائیکی لفظ اور محاورے شامل کئے گئے ہیں جو کہ روزمرہ کے استعمال میں آنے چاہئیں۔ اور لوگ انہیں سمجھنا چاہتے ہیں۔ اس حوالہ سے یہ کتاب پہلی سے لیکر ایم اے تک کے طلباء و طالبات کے لئے بے حد مفید ہے۔ مصوری کے شائقین کے لئے تو یہ ایک لا جواب تحفہ ہے۔

منگوانے کا پتہ :- ناظم گل رعنا ادب سوسائٹی
حسن پروانہ روڈ ملتان پاکستان

”ہیٹراس“

منفرد لہجے کے سرایتیکی شاعر ابن کلیم کے انقلابی انداز میں تحریر کردہ موضوعاتی مزارحمتی نظموں پر مشتمل کتاب ہے جس میں سرایتیکی خطے کے لوگوں کی محرومیوں کا ذکر ہے اور ان کے ساتھ روا رکھتی جانے والی زیادتیوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے، سرایتیکی خطے میں بسنے والے پنجابی، مہاجر اور سرایتیکی لوگوں کو اپنے حقوق کے حصول کی جدوجہد کی خاطر ہمت بندھائی گئی ہے۔ سرایتیکی شاعری میں ”ہیٹراس“ کی صورت میں ابن کلیم نے انقلابی شاعر جدید کی صورت کی تقلید کو اپنے لئے فخر و اعزاز جانا ہے۔

کتاب مجلد ہے، ۸۰ گرام سفید کاغذ صفحات ۸۴ اعلیٰ کتابت و طباعت، لاجواب سرایتیکی تحریر اور دیدہ زیب لمینیشن والا گولڈن پتی کے ساتھ چھپا ہوا خوبصورت ٹائٹل کا ڈیسٹ کور، قیمت / ۵۰ روپے آج ہی منگوا کر اپنی لائبریری کی زینت بنائیے۔ پتہ،
ناظم گل رعنا ادب سوسائٹی حسن پروانہ روڈ ملتان
فون نمبر ۵۱۰۵۴۵